P10/1-10

پہلا حصہ کیسٹ

کائنات کے سب سے خوش قسمت ترین انسانو! اللہ سے محبت کرنے والے صاحبان ایمان حضورؐ سے وابستہ ہونے والو۔ ان پر وارفتہ ہونے والو صاحبان نصیب انسانو۔ آپ کو مبارک ہو کہ آج آپ کی محفل میں اللہ بھی موجود ہے' قرآن بھی موجود ہے اور آپ بھی موجود ہیں۔ ہر ایک اپنی جگہ ایک آیت کچھ ایک پارہ ہیں' کچھ کو پارہ کی پہچان ہے' جن کو پارہ کی پہچان ہے ان کو قرآن کی پہچان ہے۔

آج نور کی کرنیں بھی نچھاور کرنی ہیں اور نور کے سفر میں جو لوگ انتہائی معراج پر پہنچ گئے ہیں ان سے بھی آپ کا تعارف کروانا ہے۔

آج کم از کم اس محفل میں سو (100) صحابہ موجود ہیں۔ 100 اولیاء اللہ موجود ہیں' ہر شعر کے لوگ موجود ہیں۔ بھئی صحابی وہی ہوتا ہے ناں جس نے رسول اکرمؐ سے ایمان کے ساتھ وقت گزارا ہو اور اس پر قائم ہو گیا ہو اور رسولؐ ہیں ناں اور اگر ہیں تو ان کے صحابہ بھی ساتھ ہیں۔ جو مصاحب ہیں وہی تو صحابی ہیں ان صحابہ کے ذریعے کائنات میں رنگ لگا ہوا ہے۔ ان کے صدقے کائنات میں رزق تقسیم ہو رہا ہے۔ ان کے صدقے شادی بیاہ ہو رہے ہیں' ان کے صدقے پانی مل رہا ہے' ان کے صدقے ہوا چل رہی ہے' ان کے صدقے چاند کی چاندنی ہے' ان کے صدقے سورج کی روشنی ہے۔ یہ نہ ہوں تو اللہ بھی قسم اٹھاتا ہے کچھ بھی نہ ہو۔ حتیٰ کہ جو سانس آ رہا ہے یہ بھی ان کے صدقے ہے' یہ ہیں وہ صحابہ اور یہ بھی آپ کو علم ہے کہ دنیا کے کتنے بھی بڑے ولی کیوں نہ ہوں' لاکھوں کروڑوں ان کے مرید کیوں نہ ہوں۔ ان صحابہ کے گھوڑوں کی سواری کے پیچھے گرد اٹھتی ہے۔ اس کے برابر بھی وہ پیروی نہیں ہو سکتا۔ جس کے لاکھوں کروڑوں مرید ہیں کیونکہ وہ پیر اور ولی ہیں اللہ کو دیکھے بغیر۔ یہ ہیں دیکھ کر۔

(بھئی آپ ایک طرف ہو جائیں۔ آپ ہمارے اور میرے پیاروں کے درمیان رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ ایک طرف ہو جائیں۔ اپنے اس اینگل پر چلے جائیں)

ان صحابہ میں سے ایک ایک جو ہے اپنی جگہ نمونہ ہے اور ایک ایک کا تعارف کروانے کو جی چاہتا ہے لیکن ہم جن صحابہ کا تعارف کروائیں گے عمر کے لحاظ سے دونوں نوجوان ہیں' حقیقت کے لحاظ سے دونوں نوجوان ہیں' ایک وہ خوش قسمت ہستی ہیں کہ اس کائنات میں وہ واحد ہستی ہیں۔ تم بھی

ان کا عبدالواحد ہے۔ محمد عبدالواحد۔

ایک ایسے صحابی ایسے ولی اللہ ہیں کہ پوری کائنات میں جن کا خاندان سب سے زیادہ تقریباً سارے کا سارا خاندان وابستہ رسول ؐ ہیں' وارفتہ ہیں اور محمد الرسول ؐ سے وابستہ ہو کر محمد ؐ مصطفیٰ تک پہنچا ہے اور محمد ؐ کے ذریعے محمد ؐ ذات سبحان تک پہنچا ہے۔ (نعرہ تکبیر' نعرہ رسالت)

میں ان سے کہوں گا کچھ ہم سے کہیں' بسم اللہ (نعرہ تکبیر)

اعوذ باللہ ..... بسم اللہ .....

آج سے 25 سال پہلے ایک بزرگ سے مکہ میں ایک شعر سنا جو صبح سے میرے کانوں میں گونج رہا ہے۔ انہوں نے فرمایا تھا۔

میں کہاں اور یہ نکہت گل کہاں
نسیم صبح یہ تیری مہربانی ہے

ایک بات۔ شعر تو بہت پسند آیا' لیکن اب نہ لگا کر حق کا کرم اور اس کی رحمت اس کے خالص کرم کیلئے نکہت گل اور نسیم صحر بھی اور گل بھی۔ یہ سب بھی موجود ہیں۔ یہ ایک لباس میں چھپے ہوئے ہیں۔

علامہ اقبال نے کہا ہے۔

بھی اے شیخ نظر مظنظر
نظر آ لباس مجاز میں

کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں
میری جبیں نیاز میں

مبارک ہو کہ اب انتظار کی ضرورت نہیں۔ علامہ اقبال تو منتظر تھے۔

الحمدللہ ذات حق عیاں ہوئی' مبارک ہو (نعرہ تکبیر)

دوسرا تعارف اس نوجوان صحابی اس نوجوان ولی کا کرواؤں جن کے سفر کا آغاز صدیقیت سے ہوا تھا اور جس رات انہیں لیاقت مصطفیٰ ملی تھی اگلی صبح ہم کراچی گئے تھے اور سب سے پہلے وارفتہ ہونے والی وہ ہستی تھی۔ (نعرہ تکبیر)

سید زید زمان

برسوں ایک سفر کی آرزو رہی' کتابوں میں پڑھا تھا 40/40 سال 50/50 سال چلے کئے جاتے تھے' ریاضت اور مجاہدہ ہوتا تھا۔ میرے آقا ؐ نے کہا کہ شدید انتہائی مصیبت کے بعد ایک طویل سفر ریاضت اور مجاہدہ گزارا جاتا تھا تو آقا کی زیارت ہوتی تھی۔ ایک سفر کا انداز ہمیشہ سے یہ پڑھا اور سنا۔ اور خوف یہ کہ کہیں ہم کہیں یہ دور۔ کس کے پاس وقت ہے کہ برسوں کے چلے کرے' کس کے پاس وقت ہے کہ صدیوں کی عبادت کرے اور پھر صرف دیدار نصیب ہو۔ تڑپ تو تھی کہ قرب زیارت دیدار ایسا نصیب ہو کہ یہ اس جہاں میں ہیں۔ صرف آخرت میں نہیں صرف لامکاں میں نہیں' ثم الوریٰ' ثم الوریٰ ..... کا وصل قائم رہے تو ایک راز سمجھ میں آیا۔

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

زہد ہزاروں سال کا' یہ پیار کی نگاہ ایک طرف تو بات بنتی ہے۔ اپنے کسی ایسے پیارے کو دیکھو جو پیار کی وہ نگاہ دے کہ صدیوں کا سفر لمحوں میں

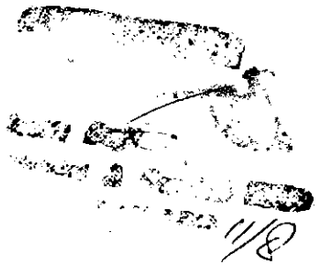

ان سب پیاروں سے جو باہر سے تشریف لائے ہیں اور دنیا کے کونے کونے سے تشریف لائے ہیں' ہم یہ عرض کریں کہ ہم نے مسجد نبوی ؐ کو کیوں نہیں چنا۔ اپنی اس کانفرنس کیلئے ہم نے مسجد الحرام کو کیوں نہیں' ہم نے امریکہ کو کیوں نہیں چنا۔ بیت الرضاء کو کیوں چنا۔

سوال ٹھیک ہے ناں۔ بیت الرضاء کو کیوں چنا ہے۔ بیت الرضاء میں وہ ہیں جن کو محمد ؐ سے وفا ہے۔ بیت الرضاء پر عطا ہے اور ایک بات مجھے بتائیں۔ ماؤنٹ ایورسٹ ہے' بڑی بڑی کانیں ہیں' سونے کی کانوں والے پہاڑ ہیں' یاقوت کے پہاڑ ہیں' لہٰذا بہت بڑی بڑی چیزیں ہیں' لہٰذا ڈائمنڈ کے پہاڑ ہیں' بڑے بڑے غیر معمولی پہاڑ ہیں۔

سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غار حرا کو کیوں چنا۔ تو جس حکمت کے تحت اللہ نے غار حرا کو چنا تھا' اسی حکمت کے تحت بیت الرضاء کو چن لیا ہے۔ اور بیت الرضاء میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا اجر پیدا کر دیا ہے کہ سب کو نواز دیا۔ یہ ہمارے عاشق ہیں' حضرت سید یوسف رضا صاحب' جن کی مبارک زبان سے آپ نے نور کی کرنیں حاصل کریں۔

اب [illegible] کو کھولتے ہیں' آپ کے سامنے آپ دیکھیں گے کہ ہم نکات (1)(1) سے قسم ان اللہ وملائیکہ کے جو آتے ہیں۔

[illegible] آپ کو تھوڑی سی بیک گراؤنڈ بتا دیں۔ وہ نکتہ اصلی کیا ہے۔

[illegible] آپ میں فرمایا گیا تھا۔ آیت نمبر 72 میں فرمان عالی شان ہے۔

ان عرضت الامانت ....

ذات حق سبحانہ نے جو بامقصد کھیل بنایا تھا۔ اس کے تحت پہاڑوں کو اور کائنات کو [illegible] آسمانو' اے زمینوں' اے پہاڑوں' کون ہے آپ میں سے جو سارے کا سارا مصطفیٰ بننا چاہتا ہے' کون ہے آپ میں سے جو حسن و عشق کا حامل ہونا چاہتا ہے' کون ہے آپ میں سے جو ہمارا مقید ہو کر ہم سے پیار کرنا چاہتا ہے' کون ہے آپ میں سے جو ہمارا عین ہونا چاہتا ہے' کون ہے آپ میں سے جو ہمارا محبوب ہونا چاہتا ہے' کون ہے آپ میں سے جو ہمارا حبیب ہونا چاہتا ہے' آسمان لرز گئے' زمین کانپ گئی' پہاڑ دہل گئے' ایک ہستی۔ عین ہستی' دل بر ہستی' جان جاناں ہستی' جنہیں ان کے علاوہ کچھ نظر نہیں آیا۔ ان کو مخاطب ہو کر کہتے ہیں' سبحان تعالیٰ کہتے ہیں کہ میرے عین کوئی [illegible] ہمارے علاوہ کوئی نہیں۔ اے میرے عین کوئی ہے آپ کے علاوہ۔ کوئی نہیں اس ہستی نے جان لیا کہ ذات حق کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔ ذات حق نے جان لیا کہ اس ہستی کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔ اس ظلومی و جہولی ہستی نے کہ ان کہ ہم ہیں' اس ہستی کا نام محمد ؐ ہے۔

آج ہم نے چیلنج نہیں کرنا' اے دنیا کے علماؤ! عالم کی تعریف صرف یہ ہے کہ وہ کھلی آنکھوں سے رسول ؐ اللہ کا دیدار کرتا ہو' ان کو دیکھ کر بیان کرتا ہو' ہم چیلنج کرتے ہیں کہ تمہارے قرآن کے تمام ترجمے ناقص ہیں' غلط ہیں اور تمہیں اجازت صرف اس لئے دی گئی کہ تم اپنی جہالت کو پھیلا سکو' تاکہ کھیل مزید [illegible] سکے' لیکن یاد رکھنا' تمہاری تاریکی اور ظلمت چاہے پوری کائنات پر چھائی کیوں نہ ہو' ایک آفتاب آکر سارے اندھیرے کو دور کر دیتا ہے۔ (نعرہ تکبیر' نعرہ رسالت)

آؤ دلیل لینی ہے تو ہم سے دلیل لو۔ سب کچھ کون ہیں محمد ؐ۔ یہ ادب کی بات ہے کہ جو نام محمد الرسول اللہ نے لفظ اللہ کا لیا ہے۔ ایک ہی لفظ ہے۔ اللہ محمد ؐ ایک ہے' سب کچھ کون ہیں محمد ؐ' سب کچھ کون ہیں محمد ؐ' جب وہ محمد مصطفیٰ ہوتے ہیں تو اللہ کہلاتے ہیں' جب محمد ؐ برا ہوتے ہیں ہو کہلاتے ہیں' جب وہ محمد ؐ اظہار کرتے ہیں نہیں کہلاتے ہیں' جب وہ محمد مشبہ ہوتے ہیں تو رسول ؐ کہلاتے ہیں اور یہ کھیل کیوں کھیلا گیا' ان کے

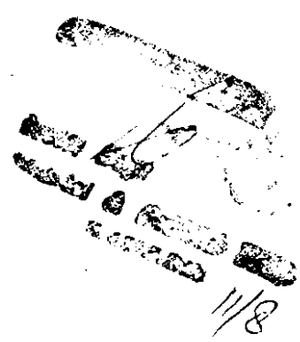

سمندر' جیسے سمندر کا پانی بھی پانی ہے اور لہریں بھی پانی ہیں۔ سمندر کا پانی بھی پانی ہے' لہریں بھی پانی ہیں۔ جو اس ایک انسان کی تربیت تھی کہ انہوں نے ذات حق کو لے لیا۔ اس نے کل کو لے لیا' حسن مطلق کو لے لیا' خود حسین ہیں تو یہ سیل بے کراں کی مانند تھا۔ اس پر جو لہریں اٹھیں یہ انسانوں کی مانند تھیں' جس انسان نے یہ اقرار کر لیا کہ میں اللہ محمد ؐ ہوں' وہ تھا ماننے والا جس نے کہا کہ میں نہیں ہوں۔

ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا

اس نے اپنا نکار کر کے حقیقت کا انکار کیا ہے۔ آج بیوقوف نمازیں پڑھتے ہیں' روزے رکھتے ہیں' حج کرتے ہیں۔ سب کچھ کرتے ہیں۔ ان کی ناظر سب کچھ ہے' انکار کرتے ہیں' کیا فائدہ ان کی نمازوں کا' کیا ہے کوئی انسان ایسا۔ جو ملائیکہ سے زیادہ عبادت کر سکے۔ کیا ہے کوئی انسان ایسا جو ابلیس سے زیادہ عبادت کر سکے۔ "ابلیس" تو ایک سجدے کی وجہ سے دھتکارا گیا۔ انسانوں میں چھوٹ دی گئی ہے' کس کو تسبیاں پھیرتے ہو' کون سا قرآن پڑھتے ہو' کون سا نماز پڑھتے ہو' جن کیلئے ہے انہی کا انکار' ایک ہی آیت آپ کے سامنے رکھتے ہیں۔ عربی زبان میں ایک کیلئے بھی الگ ہوتا ہے صرف' دو کیلئے بھی الگ ہوتا ہے صرف اور سب کیلئے بھی۔ مثلاً اس کو ہو گا ایک کو' ان دو کو کما ہو گا ان سب کو کم ہو گا۔ اے انسانو! اپنا جائزہ لو' کہاں پھنسے ہوئے ہو۔

جی میں نے اپنے شوہر کو راضی کرنا ہے' چھوڑو قرآن کو' چھوڑو حضرت کو اور چھوڑو رسول ؐ کو۔

وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو راضی کرنا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے خاندان کو راضی رکھنا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے حکومت کو راضی کرنا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے کیا کو راضی کرنا ہے.... دین سے دنیا رکھنی مشکل ہوتی ہے۔

اے جاہلو! بیویوں کی طرف پڑے ہوئے ہو' خاندان کی طرف پڑے ہوئے ہو' اولاد کی طرف پڑے ہوئے ہو' یہ ہے تمہاری محبت۔ آئیں آپ کو بتادیں' سورہ توبہ کی آیت نمبر ۲۴ نکال کر دیکھ لیں۔ دنیا کو چیلنج ہے' کیا کہتی ہے۔ **یحلفون لکم.....**

کہ یہ لوگ صرف اٹھاتے ہیں' قسمیں اٹھاتے پھرتے ہیں' اللہ کی قسم آپ میری جان ہو' اللہ کی قسم آپ میری بیوی ہو' اللہ کی قسم آپ میرے شوہر ہو' اللہ کی قسم آپ میرے بچے ہو' تاکہ آپ قسمیں اٹھا کر آپ کی خدمت کیلئے ان کو راضی کرو۔ ارے بیوقوفو صرف اللہ اور رسول ؐ سے اس کا حق ہے کہ کن کو راضی کیا جائے۔ اللہ اور رسول ؐ کا حق ہے کہ ان کو راضی کیا جائے۔ ان کو۔ ان کو حق کس کا ہے۔ یرضوہ کہ ان کو راضی کر لو گے تو اللہ راضی ہو جائے گا۔ مشبہ جو تمہارے پاس آیا ہے اس کو راضی کر کے دکھاؤ۔ اللہ تو مجھ سے راضی ہے۔

وہ کہتا ہے جو تمہارے پاس آیا ہے تمہاری جان نکال رہا ہے' تمہارے مال مانگ رہا ہے' تمہارے شعور سے بالاتر ہو کر تم سے باتیں کر رہا ہے۔

اے انسان! تو صرف ایک ہی صورت میں قائم رہ سکتا ہے کہ تو کہہ کہ جو میرا محبوب کہتا ہے وہ سچ ہے۔ دنیا جھوٹ ہے۔

قرآن کے ترجمے جھٹلائے جا سکتے ہیں' ہر چیز جھوٹی ہو سکتی ہے' تیری آنکھیں جھوٹ بول سکتی ہیں' تیرا مشاہدہ جھوٹ بول سکتا ہے' ساری دنیا کہے وہ ذلیل و رزیل ہے تو کہہ میرا محبوب ہے' میرا رسول ہے' رسول ڈیوٹی پر نہیں ہے' ان کی عطا ہے کہ آپ سے بات کر رہے ہیں۔ ان کی خاص الخاص عطا ہے اور آگے کہا گیا۔ کہ جو اپنا انکار کرے گا' وہ رسول ؐ کا انکار کرے گا اور 1400 سال پہلے یہ کہاں لکھا گیا ہے کہ وہ ہیں۔ اور یہ قرآن میں کہاں لکھا تھا کہ تو جو ہوتا ہی تو شرک تھا۔ کدھر ہیں تیرے دادا دادی' کدھر ہیں تیرے پردادا' پردادی' کدھر ہیں تیرے نانا' نانی اور کدھر ہو گا تو اور ان کے لئے عذاب تھا۔ نہ ماننے والوں کیلئے عذاب تھا۔ کنفیوز ہونے والوں کیلئے عذاب تھا' چھوڑ جانے والوں کیلئے عذاب تھا۔ رسولوں پر کسی کو ترجیح دینے والوں کیلئے عذاب تھا۔

اپنا جائزہ لے کر دیکھیں' دنیا میں ہر لمحے ہر انسان گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے رسول ہیں اور رتبہ بھول جاتا ہے۔ لوگوں کی باتیں سن کر کہتا تھا کہ

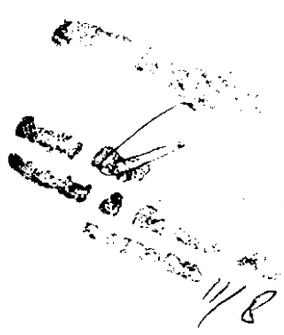

نہیں ہے اور ذات حق مسکرا رہے ہیں۔ اے لوگو! ان سے بدلہ کیوں نہیں لیتا جو تیرے رسولوں کا انکار کر رہے ہیں۔ وہ کہتا ہے میں ہی تو ہوں کھیل کھیل رہا ہوں کچھ لوگ ہیں بیٹھے ہوئے' کہتے ہیں کیا بول رہا ہے یہ بندہ آج یہ بندہ سامنے حاضر ہے۔ یہ میرا بیت الرضا ہے' یہ میرا خاندان ہے' دنیا کے عالمین کے ہم سے بات کر کے دکھادیں' میرے رسول ہیں۔ اس لئے کہ اللہ ہیں۔ بشر رسول نہیں ہے کہ انتقال سے بات ختم ہو جائے گی اور ماننے والوں کیلئے۔ ماننے والی عورتیں ہوں یا ماننے والے مرد ہوں۔ ماننے والوں کیلئے اپنا آپ ہے' بہار ہے' اس دنیا میں جنت ہے۔ Tension ختم ہے' عروج ہی عروج ہے۔ اللہ ان کے لئے خاصان خاص رحمت میں سے خاصان خاص عطا کرتا ہے اور کرتا رہے گا۔ یہ بہت ہے۔ ورلڈ اسمبلی کا آغاز اس وقت ہوا۔ جب سیدنا آدم کو ملائیکہ نے سجدہ کیا تھا۔ ورلڈ اسمبلی کے ممبران میں سے ملائیکہ۔ ورلڈ اسمبلی کے ممبران میں سے جنات' ورلڈ اسمبلی کے ممبران میں سے زمین و آسمان کے لشکر' یہ سب ورلڈ اسمبلی کے ممبران تھے۔ موجودہ دور میں اس کے تسلسل کا آغاز اور معراج حضور سیدنا محمد رسول اللہ کے اظہار سے ہوئی' تعارف سے ہوئی ورنہ وہ نبی اس وقت بھی ہیں' جب آدم کا تصور بھی نہیں ہے۔ ظاہری معراج آج سے 1400 سال پہلے ہوا اور اب موجودہ دور میں آج سے تقریباً 19 سال پہلے مسجد نبوی میں ریاض الجنہ میں اس کا آغاز ہوا۔ اس کے سرور صرف سرور کائنات ہیں۔ ورلڈ اسمبلی کی دعوت کو پوری دنیا میں پھیلایا گیا۔ اس امانت کے تحت بڑے بڑے بادشاہ اس کے ممبر بنے' صدر ممبر بنے' وزیر ممبر بنے' جنرل ممبر بنے' جسٹس ممبر بنے' ہر شعبہ زندگی کی ٹیمیں بنائی گئی ہیں اور ان کی تعداد تقریباً 144000 کے قریب تھی۔ ہم نے کہا کہ ممبر آپ کو بنایا ہے۔ یہ کوئی تحریک نہیں ہے یہ کوئی اور چیز نہیں ہے کہ محنت کریں گے۔ ممبر آپ کا یہ ہے اور آپ میں سے محنت کرنے والے کا اور کھلی آنکھ سے رسول اللہ تک پہنچنے والے کا وہ ممبر ہے۔ ساتھ رہنا۔ باقی چاہے کوئی کچھ نہ ہو۔ مبارک ہو اس جنرل کو جو یہاں موجود ہیں۔ مبارک ہو اس صدر کو جو یہاں موجود ہیں۔ مبارک ہو اس وزیر کو جو یہاں موجود ہیں اور اللہ رب العزت سے ان پر جو کنفیوز (Confuse) ہیں' لیکن اتنی بات دیکھیں آپ سے آقا کی مرضی ہے کہ تقریباً (150,000) ڈیڑھ لاکھ میں سے 100 بندے یہاں موجود ہیں۔ معیار دیکھا میں کسی کا نام نہیں لوں گا۔ کون کون سا ممبر ہے' لیکن ممبر وہی ہے جس کو بیت الرضاء کے اندر داخلے کی اجازت مل گئی ہے۔ آپ سب کو اپنے آقا کی طرف سے مبارک ہو۔ کہ نہ صرف آپ کی جنت پکی بلکہ جس کو آپ پیار کرتے ہیں اس کی جنت بھی پکی۔ اللہ پاک آپ کی ساری ضرورتیں پوری کرے' آپ اور آپ کے عزیز و اقارب کی تندرستی رکھے' بیماری سے شفاء دے' خیر ہی خیر عطا کرے اور بہت ہی خیر عطا کرے اور دونوں جہانوں کی خیر' آپ کی تمنائیں سوائے ذاتیات و دولت کے کوئی نہ ہو۔ نہ آنے والوں میں ہم صرف۔ ایک ہی دلیل دیتے ہیں آپ کے سامنے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ مجھے دکھا دیں نہیں ہے کوئی موجود سوائے اللہ کے بصورت محمد الرسول اللہ کے۔ لاؤ دکھا دو مجھے یا حیثیت ہے جو ان کو دو سمجھتا ہے۔ چھٹا سپارہ یہاں سے شروع ہوتا ہے۔ ''کافر ہوں گے وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ؐ کو دو جانا۔ موجود ہیں جو ان کو ایک جانتے ہیں' اللہ ہی اللہ ہے۔ بشر رسول نہیں ہے۔ بشر تو جاتا ہے وہ رسول ؐ ہے۔

ابھی آپ کو بتائیں وہ کیا پڑی ہے جوتی' اس نبی حضرت کی جوتی' یہ کیا ہے جبہ ہے' یہ کیا ہے قمیض ہے' یہ کیا ہے عباوہ' یہ کیا ہے عمامہ ہے' یہ کیا ہے انگوٹھیاں اور جب وجود میں ڈھلیں تو سب کچھ ہوں کیا ہے۔ یہ کون ہیں حضرت۔

اس طریقے سے جب اللہ کہتا ہے یہ ہوں ہیں' رسول اللہ۔ یہ ہے راز زندگی۔ اب ہم نے آج اس لئے خوشی ہوئی کہ ہمارے پیاروں کو صدیقیت کی بشارت دی گئی تھی اور ان سے ہم نے وعدہ لیا تھا کہ ان سے ہم نے دعوت لینی ہے۔ پھر کہا تھا کہ جو بولے وہی دعوت دے۔ چنانچہ اس برکت کے تحت ہم نے اپنی ظاہری بیٹی کی رخصتی رکھی ہے' اس کا نام فاطمہ ہے' دعا کیجئے گا کہ خاتون جنت سیدنا فاطمہ الزہرا کا سایہ ان پر سلامت رہے اور ان کے شوہر حسن علی ثابت ہوں۔ ہر شخص خیر ہو' یہ سب آپ کی وجہ سے ان کی رخصتی کا انتظام کیا ہے۔ ان کی رخصتی کی وجہ سے آپ کو نہیں بلایا۔ یہ میرا اصل خاندان ہے' آپ بہت کم دیکھیں گے کہ ہمارے خون کے رشتے دار ہمارے پاس نہیں۔ جب میں بھی نہیں رہا تو خونی رشتہ کیسا۔ ہمارا رشتہ

اس کے ساتھ جس کا رشتہ رسول اللہ کے ساتھ۔ ہمارا پیارا وہ جو رسول ؐ کا پیارا۔ باقی ساری کو یہ تن تنہا فقیر چیلنج کرتا ہے کہ تمہارا علم ناقص' تمہاری تحریکیں ناقص' تمہارے ادارے ناقص' تم منافقت اور جاہلیت میں پھنسے ہوئے ہو۔ اس طرح آج کی تقریب سے پہلے ہم نے کراچی میں ہر جگہ نروس [illegible] ڈاؤن کرنے والے واقعات کئے' اعصاب شکن واقعات کئے۔ کہ دیکھتے ہیں کہ کون اس قابل ہوتا ہے۔ بڑے بڑے پیر منافق ہوگئے' مرتد ہوگئے ہم نے کہا جاؤ تمہاری سزا یہ ہے کہ تمہیں سزا نہ دی جائے کیونکہ تمہیں قتل کر دینا یا تمہیں اڑا دینا کہ تمہاری جان ختم۔ جاؤ تم کو اپنی محبت میں اور سب سے بڑی منافقت کی نشانی یہ ہوتی ہے کہ گالیوں پر اتر آتا ہے' سخت حملے اور سخت ترین واقعات اس لئے کرائے گئے تاکہ پرکھا جائے۔

سورۃ عنکبوت کے تحت:

"کیا تم صرف اس لئے بخشے جاؤ گے کہ تم نے کہہ دیا کہ ہم ایمان لائے اور تمہیں پرکھا نہیں جائے گا۔"

پرکھا جاتا ہے اور جو پرکھ کر ہمارے پاس آتا ہے ہم نے اسے پرکھا جو پیار کے تحت آیا۔ اس کو سر اپنا نثار کر دیا۔ پیارے کے آگے سب کچھ نثار ہے۔ اے لاہور والو! اے بیت الرضاء والو' آپ میں سے کسی کا امتحان لیا ہے؟ کیونکہ آپ پیار والے ہیں' جس نے ہمیں پرکھا۔ قرآن کا [illegible] یہ سوال' وہ سوال۔ ہم نے سوچو پھر جانو۔ پھر ہم پرکھیں گے۔ ان پر کھ پر ہم پاس اترے' ہماری ایک پرکھ پر وہ کنفیوز ہوگئے اور کنفیوز [illegible] کا کام ہے۔ ابلیس کا۔ اب آتے ہیں اس بات پر۔ مبارک ہیں ہمارے وہ لوگ کہ خاندان اکٹھا ہے۔ اب انشاء اللہ آپ آج کا معجزہ دیکھیں گے۔ [illegible] والا ہوگا اس کو ذہن میں بات سمجھ آئے گی' جو تکرار والا ہوگا اس کو سمجھ جائے گی۔ وہ کنفیوز ہو جائے گا۔ یہ لوگ اس کو اشارۃ اطلاع کرتے ہیں۔ وہ دلیل کے ساتھ مجھے یہ ثابت کرے کہ آپ کی بات ہے جا ہے۔ میں شناختی کارڈ کو نہیں مانتا۔ گو ہر کسی کے ساتھ نہیں' دل کے ساتھ [illegible] دلیل کے ساتھ تو کوئی بھی ثابت نہیں کر سکتا کہ وہ فلاں شخص ہے اور دلیل سے کوئی یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ فلاں شخص میرا باپ ہے۔ [illegible] ہیں آمد کے نفی کی طرف۔ جو تھنہ دینا ہے۔ وہ آیت کریمہ۔ ہم نے ثابت کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ عربی آیت (صلو علیہ تسلیما)

ہم ظاہری ترجمہ نہیں کر سکتے۔

ان: تحقیق۔ اللہ ملائیکہ اس کے فرشتے۔ ملائیکہ ملک کی جمع ہوتی ہے۔ ملک: م ل ک۔ ملک میں 3 حرف آتے ہیں۔ م ل ک۔ آج ہم [illegible] کہ ملک کون ہوتا ہے۔ سورج جب ظہور کرتا ہے تو اس کی کرنیں پھیل جاتی ہیں۔ وہ کرنیں اور شعاعیں الگ لگتی ہیں۔ شام کو جب غروب ہوتا ہے [illegible] چلی جاتی ہیں۔

محمد: ل م ظہور ہے۔ م: محمد ؐ ہے۔ ک: کرن ہے۔ محمد ؐ کے ظہور کی کرن کو ملک کہتے ہیں۔ یہ ملائیکہ کیا کرتے ہیں۔ صل کرتے ہیں۔ [illegible] سے کرتے ہیں جب سے نبی ہیں۔ یصلو: ہے فعل مضارع ہے۔ کرتے تھے' کر رہے ہیں۔ کرتے رہیں گے۔ کیا کرتے تھے' کیا کر رہے ہیں' صل کر رہے ہیں۔ یصل کا ہر مفہوم بھی نکلتا ہے۔ کس پر' ارے نبی پر۔ ایمان والو آپ بھی صل کرو۔ صلو تسلیما کرو۔ اب ہمیں ایک ایک چیز کا بتا دیتا ہے۔ آپ مجھے صاف جواب دیتے جائیں۔

کیا موت کے فرشتے ہیں' ہیں۔ جانیں قبض کرتے ہیں۔ [illegible] کے ملائیکہ ہیں' بارش کے ملائیکہ ہیں' کیا قیام کرنے والوں کے ملائیکہ ہیں' [illegible] کرنے والوں کے ملائیکہ ہیں' کیا سجدہ کرنے والوں کے ملائیکہ ہیں۔ سبحان اللہ کرنے والے ملائیکہ ہیں۔ اللہ کی تسبیح کرنے والے ملائیکہ ہیں۔ اللہ اکبر کہنے والے ملائیکہ ہیں۔ ارے طرح طرح کے کام کرنے والے ملائیکہ ہیں۔ کیا یہ سچ ہے۔ یا یصلو سچ ہے۔ قرآن پاک میں جگہ جگہ ذکر ہے کہ ملائیکہ بے شمار کام کرتے ہیں۔ ملائیکہ کے ذمے بہت سارا کام ہے اور یہاں کہا کہ ملائیکہ لگاتار صل کر رہے ہیں نبی پر۔ کوئی ایک وقت میں ایک کام کیا جا سکتا ہے۔ ہم آپ کے ساتھ مخاطب ہیں۔ کار نہیں چلا رہے' تو یہ کیسی ہے کہ ملائیکہ قیام بھی کریں اور ملائیکہ (ان کو تھوڑی دیر کیلئے پیچھے اس کمرے میں لے جائیں)

ملائیکہ قیام بھی کریں اور ملائیکہ صل بھی کریں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

سوال ٹھیک ہے کہ نہیں؟ اس کی دلیل سورۃ احزاب آیت 43 سے لیتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے صل کرتے ہیں تو نبی پر صل اور آپ پر صل کرنا تو ایک ہی بات ہے' لیکن یہاں اللہ نے یہ نہیں کہا کہ ایمان والو۔ تم ایک دوسرے پر صل کرو۔ اور سوال یہ ہے کہ..... اللہ اور ملائیکہ صل کرتے ہیں اور اس کے ملائیکہ الگ الگ ہیں۔ ایک راز دیکھ لیجئے گا۔ دوزخ کے فرشتے دوزخ پر ہیں اور جنت کے فرشتے جنت پر ہیں اور جو کام جس فرشتے کا ہے وہ وہاں پر ہے۔ مخصوص فرشتے ہیں جو صل کرتے ہیں' مخصوص فرشتے ہیں جو صل کرتے ہیں لوگوں پر' مومنین پر۔ تمام انسانوں پر نہیں۔ تمام کے تمام ملائیکہ کی ڈیوٹی صرف ایک ہے کہ صل کرو نبی پر۔ نبی پر سب فرشتے صل کرتے ہیں۔ اور عام لوگوں پر صرف وہی فرشتے صل کرتے ہیں جن کی ڈیوٹی یہی ہے۔ اب ہم نے یہ طے کرنا ہے کہ یہ صل ہے یا کہ صل نہیں ہے۔ آپ سے سوال پوچھتے ہیں کہ ایک شخص آپ کو لاکھ دفعہ کہتا ہے کہ میں آپ کو 100 روپیہ دوں گا' میں تمہیں 100 روپیہ دوں گا' لاکھ دفعہ کہا' دیا نہیں ہے۔ کیا فائدہ۔ دوسرا شخص ایک دفعہ کہتا ہے کہ آپ کو لاکھ روپیہ دوں گا۔ دے دیتا ہے کون افضل ہے۔ دینے والا۔ ایک شخص لاکھ دفعہ درود شریف پڑھتا ہے اور مرضی اپنی رکھتا ہے۔ کوئی فائدہ نہیں۔ دوسرا ایک دفعہ الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہتا ہے۔ پر مرضی اپنی نہیں رکھتا۔ مبارک ہو صل کا معنی یہ نئی طاقت' درود پڑھتا ہے۔ اللہ..... نہیں پڑھتا۔ اس آیت کریم کا معنی یہ ہے کہ اللہ لگاتار اپنے نبی سے پیار کر رہا ہے اور نبی کو کہتا ہے اے میرے نبی' میری ساری کائنات آپ کی' میری ساری کائنات آپ کی' میرے صفات آپ کے' میرا علم آپ کا' میرا کائنات آپ کی جو کچھ آپ چاہیں کریں۔ انما امرہ..... کن فیکون۔ کن کا جب حکم ہوتا ہے۔ کہتا ہے کن ہو جاتا ہے اور ملائیکہ دست بدست انتظار کر رہے ہیں۔ یارسول' یا نبی' کریم کب جن لیں۔ یہ نبی کا کام ہے۔ یہ نبی کریم ان کو کام پیس دیں۔ پہاڑوں میں۔ نہیں۔ ان کے پاس علم نہیں۔ سارے ملائیکہ دربان ہیں جبریل سمیت۔ دربان میں ہاتھ باندھے کھڑے ہیں۔ اس کو تھوڑا سا اختیار دیا جاتا ہے' تھوڑی سی دولت دی جاتی ہے' تھوڑی سے عقل نوکر تی ہے' ان کا ایک اشارہ کائنات کو ہلا سکتا ہے جب پیار ہے تو پوچھ نہیں کر رہے۔ ملائیکہ دست بدست کھڑے ہیں۔

اے ایمان والو تم نے دو کام کرنے ہیں۔ کیا پہلے ملک بنو۔ اپنی مرضی نہ رکھو۔ ان کی مرضی کے ہو جاؤ۔ ملک بن کر ان کے حضور حاضر ہو جاؤ۔ میرے محبوب کیا حکم ہے۔ ہم دست بدست کھڑے ہیں۔ یہ ہماری موت ہے۔ یہ محبوب کو نہ کہنا۔ کہ ہم پہاڑ ہلا سکتے ہیں' تمہیں بھی ہلا دیں گے۔ ہم پہاڑ ہلا سکتے ہیں پھر بھی ان کے غلام ہیں۔ وہ کائنات بنا سکتے ہیں اور فنی بنائی۔ وہ کائنات عطا کر سکتے ہیں۔ اے ایمان والو۔ فرشتوں کی طرح دست بستہ کھڑے ہو جاؤ۔ اپنے اندر کوالٹی Capabilite پیدا کرو۔ اپنے اندر کچھ بننہ پیدا کرو۔ کسی قابل ہو' پھر قابل ہو کر کہیں یارسول اللہ' اگر حکم نہیں مانے گا تو کیا کرو گے اور فرشتہ بننے کے بعد اللہ کی طرح کلم کرو۔ جیسے اللہ ان کو پیار کرتا ہے۔ آپ بھی پیار کرو اور صلو تسلیما کیا ہے۔ الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہنا بڑا آسان ہے۔ صلو تسلیما کا معنی Top Most Surrender اف نہ کرے۔ آپ کے بچے ہلاک کر دیں' اف نہ کریں' آپ کی بیٹیاں قربان کر دیں اف نہ کریں' آپ کو قربان کر دیں' اف نہ کریں۔ ان کو حق حاصل ہے۔ یہ صلو تسلیما ہے۔ صلو تسلیما کا مادہ اسلام سے ہے۔ اسلام حق ہے۔ اسلام کیا ہے۔ ذات تعالیٰ سبحانہ کے حضور سب کچھ تن من دھن قربان کر دینا۔ عزت آبرو قربان کر دینا۔ اے لوگو۔ آپ کی جھوٹی عزتیں آپ کو اکثر بھی سکتے ہیں' عزت صرف اللہ اور رسول کیلئے ہے اور عزت کسی کیلئے نہیں ہے۔ انہیں کے صدقے آپ کی عزت ہے۔ آج دیکھو اگر بہت زیادہ آپ کی مال کو قدرت مال ہے۔ گوا مریکہ کا صدر بہت طاقتور ہے' امریکہ کے صدر کا ذبیحہ ہم نہیں کھا سکتے۔ کتے کا پکڑا ہوا شکار ہم کھا سکتے ہیں۔ کیوں' امریکہ کا صدر انسان' کتا جانور' کتا جو ساتھ لگا جائے تو کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں۔ اللہ نے کمال مزاح میں یہ ہے کہ کتا مالک کا وفادار ہے' اس کی وفاداری کی وجہ سے اس کے منہ کا پکڑا ہوا شکار جائز ہے۔ وہ امریکہ کا صدر ہو گا لیکن ہمارے رسول کا وفادار نہیں ہے۔

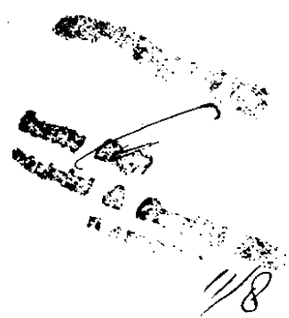

یا وہ اللہ کو کل مانتا' کیا وہ مطلق کو نہیں مانتا۔ آپ کہیں گے۔ قادر مطلق تیری مرضی' قادر مطلق کہیں گے نہیں۔ میری مرضی پر تو پوری کائنات چلتی ہے۔ میری رسول کی مرضی پر چل کر دکھاؤ۔ (نوے)

اور یارو آپ نے اپنی مرضی کو بچانے کیلئے رسول کا بھی انکار کر دیا۔ دسواں پارہ سورۃ انفال اٹھا کر دیکھ میں' کیا۔ "سب کچھ اللہ اور رسول" کا ہے" اس میں کم از کم پانچواں حصہ دو۔ انہوں نے اس کا ترجمہ اور تفسیر یہ کر دی کہ کفار کے ساتھ لڑائی میں جو مال غنیمت حاصل ہو۔ اس کا پانچواں حصہ دو۔ کیا اسلام لگاتار لڑائی کا دین ہے' کیا آپ نے عرف عام میں یہ مثال نہیں سنی۔

(یہ واپس نہیں کرنی۔ آئندہ کسی کو جرات نہیں ہونی چاہئے کہ چیزیں ریکارڈ کرنے کی)

آپ نے عرف عام میں یہ مثال نہیں سنی کہ کاروبار میں کتنا فائدہ ہوتا ہے۔ آپ کو 5 لاکھ' کتنا ہوا۔ غنیمت ہے 3 لاکھ ہو گیا۔ غنیمت ہر وہ چیز ہے جو آپ کو حاصل ہو جائے' ترجمہ بدل دیا۔ کہ پانچواں حصہ رسول اللہ کو دینا پڑے گا۔ وہ ہیں ہی نہیں اور غنیمت اسی چیز کا معنی ہے کدھر کدھر گئے اور کیا کیا چیز سنائی۔ بہرحال آج اس محفل کیلئے تحفہ جو ہے وہ یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ملائیکہ رسول" اللہ کی جو شارع نبوت ہے' نبی ہے اور اس نبی پر مسلسل پیار کر رہے ہیں۔ مسلسل ان کے حکم کا انتظار کر رہے ہیں۔ اے ایمان والو جب تم الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہتے ہو' یا درود پڑھتے ہو' ذرا اتنا تو خیال کیا کرو کہ جب تک محمد" اور آل محمد" پر درود نہ پڑھو' نماز نہیں ہوگی۔ تمہاری غیرت کہاں چلی جاتی ہے۔ چلو تم محمد" کو نہیں مانتے۔ آل محمد تو ہے' ناں۔ آل محمد" کے خلاف کوئی بول جائے اور گالیاں دے جائے اور تم برداشت کرو۔ کدھر ہے تمہارا ایمان۔ کیا ہیں جو تمہاری نمازیں' کیا ہے تمہارے روزے' کس کام کی ہے تمہاری ساری زندگی' کس بات کی ساری زندگی' یہ قوم بڑی پیاری قوم ہے۔ جھوٹے علماء نے ان کو گمراہ کیا ہوا ہے۔ اس قوم پر ایک نعرہ لگا دیا ہے۔ یہ کہا گیا کہ بینکوں میں لائنیں لگ گئی ہیں۔ اس قوم کو یہ پتہ چل جائے کہ ان کے رسول" ہیں۔ یہ قوم کنجوسی کرے گی' کیا انکم ٹیکس کے محکمے کی ضرورت رہے گی۔ یہ قوم تو تن من دھن نثار کرنے کیلئے تیار ہے۔ ان کا پیار ان کو ملا تو دو۔ انکا یار ان کو ملا تو دو۔

اے جاہلو' علماؤ! میرے رسول" اور میرے بندے کے درمیان نہ آؤ۔ یہ اللہ کا فرمان ہے۔ کون ہوتے ہو تم اپنا اعادہ کرو۔ اپنے ترجمے کا اعادہ کرو' ہر چیز کا اعادہ کرو۔ تم تو ان اللہ اور ملائیکہ کا ترجمہ ٹھیک نہیں کر سکتے۔ صلو تسلیما (Top Most Surrender) ہے۔ جب ہم نماز میں درود ابراہیم پڑھیں' اپنا جائیزہ لے لیں کیا میری مرضی ہے۔ رسول" اللہ اس لئے نہیں دیئے گئے آپ کو کہ آپ اپنی مرضی منوائیں۔ ان کی بات ماننی ہے جو مرضی کریں۔ چاہے ساری کائنات کہے' کتنے ذلیل ہو یا کیا کر بیٹھے ہو' کہتا ہے کس کی خاطر کر بیٹھا ہوں اور رسول" اللہ تو رسول" اللہ ہیں۔ پیار و کسی کو محبوب بنالیں۔ کسی کو محبوب بنالیں اور اس محبوب کے ساتھ وہ سلوک کرنا شروع کر دیں جو آپ رسول" اللہ کے ساتھ کرتے تھے۔ اللہ سبحان' اس کو نور عطا کر دے گا۔ اس کو ولی بنا دے گا' صحابی بنا دے گا۔ آپ کو رسول" تک پہنچا دے گا' اندر خلوص نہیں ہے' اندر نیک نیتی نہیں ہے' مرضی اپنی' تجسس اپنا' نگاہ اپنی' تو کدھر کیوں آپ کو دکھائیں۔ کون دیتا ہے کسی کو محبوب اپنا جائے کیوں کر گوارہ کیا ہے حق نے۔ اور آج اس مبارک موقع پر آپ کے اندر کی بات سناتے ہیں اور ایفا کی بات بھی سناتے ہیں۔ آپ کے صدقے آج کے بعد ایک نئے دور کا آغاز ہو جائے گا۔ انشاء اللہ آپ کے اندر حقیقت بن گئی' تو باہر جنت بن جائے گی۔ ہماری باتیں ریکارڈ کریں آنکھوں کے ساتھ ان کے ساتھ۔ یہ ٹیپ ریکارڈر کیا کرے گا۔ یہاں نور بکھر رہا ہے۔ پہلے باتیں ہو رہی ہیں بعد میں۔ باتیں تو بہانہ ہیں۔ یہاں تو جو مقام پر پہنچا ہے' نگاہ سے پہنچا ہے۔ ہمیں اپنے رب کی طرف سے عطا ہے کہ جو آپ کا چہرہ دیکھ رہے آپ کا نہیں بنا۔ اس نے بات سن کر کیا بننا ہے۔ باتیں کرنا مولویوں کا کام ہے۔ ہم تو باتیں صرف نگاہ سے نگاہ ملانے کیلئے کر رہے ہیں اور کوئی مقصد نہیں ہے۔ بہرحال جو خوشخبری سنائی تھی وہ یہ ہے کہ عرش پر سنی گئی۔ فرش کی آواز کا۔ عرش سے آئی صدا' وقت ہے اذاں کا' اٹھو اور

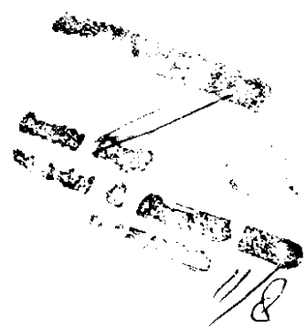

ا..... رحمان کی تنویر سے' قرآن کی تصویر سے' حسن دل پذیر سے' سخن دل پذیر سے نعرہ تکبیر سے۔ (نعرہ تکبیر خود.....)

نعرہ تکبیر سے مساجد ضرار کو ضرب سے گرا بھی دو۔ اپنی ایک اذان سے خواب سے جگا بھی دو۔ اب کرو تعمیر نو۔ اللہ کے مجاہدو۔ مسجدیں بنیں گی جس منزل حرم محترم۔ رب ذوالجلال پھر بھیجے گا اپنے کرم' رحمتوں کی بارشیں' اشکوں سے ملیں گی جب' فرش کی کدورتیں صاف ہوں گی سب کی سب۔ سجدے ہوں گے ایک جب۔ گلستان بنے گا تب' فرش اور عرش میں ہم ملائیں گے قدم' دنیا کی حقیقت کیا۔ اپنے ہوں گے لوح و قلم' گلستان کی ہر کلی اللہ اللہ بولے گی' قدسیوں کی سجدہ گاہ راز اپنا کھولے گی' فرشتوں کے پرے پرے' سجدوں میں پڑے پڑے سبحان اللہ پکاریں گے۔

رب اور محبوب میں مٹ جائے گا فاصلہ۔ اللہ کے دیدار میں ذرہ بنے گا آفتاب۔ اس کے بعد اور جہاں ممکن نہیں جس کا بیان' سفر ہو گا جا بجا۔ مل جائے گی ہاں سے ہاں فرش پر یقین ہو' عرش سے آئی صدا۔ خاک نشیں کو اب عروج مل گیا۔ محمدؐ سے جو کی وفا انسان ہوا آشنا۔ ایک محمدؐ سے وفا کر لو۔ اپنے دل میں محمدؐ کو ترجیح دے لو اور آپ ایک فارمولا بتا دیتے ہیں جو اب تک محمد الرسول اللہ تک نہیں پہنچے۔ اپنے دل میں نیت کر لیں۔ ان کے ہزار آدمی 200 روپیہ بچا لیں۔ (200 پانچواں حصہ بچائیں۔ ہمارا مشورہ ہے۔ 201 بچائیں۔ 210 بچائیں' اس نیت سے جمع کریں کہ جب رسول اللہ ملیں گے ان کو پیش کر دیں گے۔ نہ ملے تب کہنا۔ یہ نہ سوچا کہ میرے پاس 1000 روپیہ ہے۔ میں گھر بار والوں کا خرچہ کیسے چلاؤں گا' ان کے سب سے پہلے گھر کے سردار کو خدمت میں پیش کرو۔ پھر گھر بار کی پروا کرو' جو آج آپ کو 1000 ہزار دے رہا ہے۔ وہ اس میں برکت بھی ڈال سکتا ہے۔ اللہ کے بندو! رسول اللہؐ کے پیارو' ثبوت بھی بہت ہیں۔ باتیں بھی بہت ہیں۔ قرآن بھی بہت ہے' یقین کریں اصل بات وہ ہے کہ جو دل سے مانی جاتی ہے۔ اور دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمہیں تو ہو۔ ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تمہی تو ہو۔ آخر میں 2 ہستیوں کا مزید تعارف کروانا چاہتا ہوں تاکہ دنیا کل یہ نہ کہے کہ ہم سے آپ کی بات نہیں پہنچی تھی۔ ہم نے بڑے بڑے جرنلز کے ساتھ بات کی۔ دنیا کے جرنلز کے ساتھ بات کی۔ اور جرنلز کو کہا آپ کا علم اپنی جگہ آئیں ہم سے بات کریں۔ ہم ایک سپاہی ہیں۔ آپ جرنیل ہیں۔ ان کے نصیب میں جو تھا وہ تھا۔ ہم کسی کا نام نہیں لے رہے آج۔ لیکن اللہ سبحانہ تعالیٰ جس کو چاہے اس کو چاہیے۔ کوئی اپنی کوشش سے پیغمبر نہیں بن سکتا۔ اس طرح کوئی اپنی کوشش سے صحابی بھی نہیں بن سکتا۔ سارے جرنیل پیچھے رہ گئے۔ ایک جرنل کو منزل مل گئی۔ اس دور میں بڑا مشکل ہوتا ہے۔ کسی جرنل کو کسی امیر کو منزل ملنا۔ یا کسی پیر کو منزل ملنا' لیکن بیت الرضاء وہاں کا پیر بھی فقیر ہو گیا اور جرنل بھی فقیر ہو گا۔ زاہد سرفراز صاحب (نعرہ تکبیر' ماشاء اللہ)

(پیاری پیاری آواز سنائی دیں۔ جو مرضی کہیں کچھ بھی نہ کہیں (ہنسی)

جو نور صاحب میں گم ہو جاتا ہے۔ اس نے کیا کہنا۔ یہ ہے صاحب مراد کی نشانی۔ ماشاء اللہ ایک ایک کی بات کی۔ کس کس کا نام لوں۔ میرے شاہد بھی یہاں' میرا اور نگزیب بھی یہاں ہے۔ بچہ شرما جائے گا۔ یہ چھوٹا سا بیٹا ہے۔ سلمان ادھر آئیں آپ۔ ادھر آئیں میرے پاس دلیلیں کدھر گئی ہیں' بچوں کو سکھایا تو نہیں جا سکتا۔ جادو کے زور سے اللہ اور اللہ کے رسولؐ کا دیدار نہیں ہوتا۔ پیار کے تحت دیدار ہوتا ہے' ادھر آئیں میری جان میرے پاس۔ یہ بچہ ہے جس نے از خود اپنی سال کی عمر میں اللہ کا دیدار کیا۔ کھلی آنکھوں سے دیکھ کر۔ یہ ہمارے پاس ہے' اللہ اس کو نظر بد سے بچائے (نعرہ بازی) اور آپ کو خوشی ہو گی یہ بچہ عبدالواحد جو صحابی رسولؐ ہیں۔ ان کے ظاہری طور پر پوتے ہیں۔ یہ خاندان میں ان کی عطا ہے۔ اس دور میں بڑوں بڑوں کو بعد خدمت کا پھل ملا اور آپ کے محمدؐ آل محمدؐ کی ایک ادا ہے۔ کچھ ایسے ہیں گم ہو چکے ہیں نام بھی نہیں لینا چاہتے۔ محمدؐ آل محمدؐ کی ادا ہے۔ آج تک انہوں نے کسی کا احسان نہیں رکھا۔ کسی کا احسان نہیں رکھا۔ کسی کا احسان بطور رسم ادا کر دیا۔ کسی کا احسان بطور نبیؐ کے ادا کر دیا۔ کسی کا احسان بطور اللہ تعالیٰ ادا کر دیا۔ آج کے اس دور میں آپ کے آقاؐ نے آپ کے اماںؐ نے کسی کی خدمت قبول کی۔ وہ بڑا ہی خوش نصیب تھا۔ کیونکہ اس کا نام ابوبکر تھا۔ ان کا نام محمدؐ علی ابوبکر ہے۔ نعرہ تکبیر کہیں بسم اللہ۔

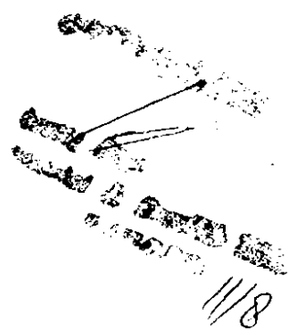

یہ وہ ہستی ہیں' یہ ہماری جان ہیں۔ ان لوگوں پر ہماری جان قربان۔ ہمارا سب کچھ قربان' ذات حق کے جو ہو جاتے ہیں۔ ذات حق ان کا ہو جاتا ہے۔ یہ مثالیں دی تھیں آپ میں سے کوئی کم نہیں ہے۔ ہم تو جس چہرے کو بھی دیکھ رہے ہیں یار ہی یار نظر آرہا ہے۔ اور اس مقام پر ہماری دعا ہے کہ آپ میں سے جو بیمار ہے' وہ تندرست ہو جائے۔ کسی بھی قسم کی بیماری میں اللہ تعالیٰ آپ کو تندرست رکھے اور آداب ہیں وقت کہ یہ۔ بولنا ناں۔ تقاضا نہ کرنا' تقاضا نہ کر دینا' اپنے دل کے اندر دیکھنا کس کو ترجیح دیتے ہو۔ جس کو ترجیح دیتے ہو' وہ آپ کو ملے گا۔ جس کو ترجیح دیتے ہو' وہ آپ کو ملے گا۔

میں کس کس کا نام لوں۔ جس چہرے کی طرف دیکھتا ہوں نور ہی نور ہے۔ ادھر نور بیٹھا ہے' ادھر نور بیٹھا ہے۔ سب کیلئے ہماری جان حاضر ہے۔ سب کیلئے میرا مال حاضر ہے' سب کیلئے ہمارا اپنا نام حاضر ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایک دوسرے کو (دیکھ لیجئے گا) ایک دوسرے کی شکلیں' جنہوں نے اپنے آپ کو ٹائم ٹو ٹائم رہنا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو یہاں آنے سے پہلے اس ہی مقام میں محفل مصطفیٰ میں بیٹھے تھے۔

اس راز کو ذہن میں رکھئے گا۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو کل بھی بیٹھے ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہماری ملت کا احیاء ہو گیا ہے۔ یہی ہماری ورلڈ اسمبلی ہے۔ ورلڈ اسمبلی کی ایک ہی [illegible] آپ پیار ہیں تو ہم آپ سے [illegible] ورلڈ اسمبلی آپ کی [illegible] آپ خود ورلڈ اسمبلی ہیں اور [illegible] سے چند وقفہ نعرہ تکبیر [illegible] وقفہ نعرہ رسالت لگائیں۔ (خود تکبیر' نعرہ رسالت)

اللہ کے بندو۔ [illegible] آپ کے رب کی قسم اٹھا [illegible] میں جس طرف سر اٹھا رہا ہوں [illegible] محمد نظر آرہے ہیں۔ یہ [illegible] ثابت ہے۔

خودی کو [illegible] میں مصطفائی
خودی کو [illegible] میں کبریائی

ہمارے نزدیک شرک [illegible] اپنے آپ کو اللہ اور محمد کے علاوہ سمجھ رہا ہو۔ اے بدبخت تو اپنے کو [illegible] کر کے حقیقی محمد کا انکار [illegible] ہے۔

اے بدبخت! تو نے 100 [illegible] سال عبادت کی' تو اب بھی ہے۔ تیرا ہونا ہی تو شرک تھا' تیری جبہ [illegible] دھری۔ جو تو نے نفی نہ کی۔ اپنی [illegible] کے دیکھ باقی کیا بچے گا محمد [illegible] لوگوں کے attequate [illegible] تھے چڑ جاتے ہیں۔ کسی عرب ملک [illegible] جائیں کسی عرب سے پوچھ [illegible] کا نام اس کو نہ آتا ہو۔ [illegible] ہیں اسما یا محمد۔ یعنی محمد یعنی محمد میری بات سنو۔ کہ تیرا مجھے ظاہری [illegible] آگا۔ مجھے حقیقی نام تو آتا [illegible] ظاہری طور پر خواتین بھی پاس [illegible] ادھر مرد بھی پاس بیٹھے ہیں۔ لیکن [illegible] ادھر بھی محمد ادھر بھی [illegible] یہاں بھی محمد وہاں بھی محمد۔ اپنے اندر اپنا محمد دیکھ لو۔ محمد [illegible] اللہ نظر آجائیں گے۔ آنکھ میں بینائی نہ ہو تو نظارہ کیسے دیکھیں گے۔ [illegible] سماعت کی قوت نہ ہو تو آواز کیسے سنیں گے۔ زبان میں گویائی نہ ہو [illegible] کہتے کریں۔ دل کی دھڑکن [illegible] ہو تو اللہ ہو کیسے نکلے۔ دماغ [illegible] اس کی سوچ کیسے سوچی جائے۔ آپ [illegible] آپ کے محمد مبارک۔ [illegible] سے اللہ مبارک۔ دو جہانوں میں آپ کامیاب' دو جہانوں میں آپ [illegible] تکبیر' نعرہ تکبیر (خود)

ریکارڈنگ [illegible] آئی تھانہ ملت پارک' لاہور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نصر من اللہ از نہیم رسول یتلو علیھم آیتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتب والحکمتہ

ماکان محمد ابا احد من الرجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبین وکان اللہ بکل شئی علیما

بہت ہی پیارو' دل والو' مصطفیٰ والو' آقا والو' نور والو' ہدایت والو' نصیب والو سمک سے سماع تک ثریا سے ثریا تک یعنی جو کچھ خاک ذرے میں ہے جو پانی کے قطرے قطرے میں ہے جو جو چیز ہوا کے جھونکے جھونکے میں ہے جو چیز آگ کے شعلے شعلے میں ہے جو برکت نور کی کرن کرن میں ہے۔ جو کچھ ساتوں آسمانوں میں ہے جو جو حقیقت بروج کی ہے جو جو عطا کرسی کی ہے جو جو کنٹرول عرش کا ہے یعنی جو کچھ زمین میں ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین اور آسمان کے درمیان ہے' ہر ایک چیز اللہ سبحان ہو تعالیٰ کی طرف سے احسان ہے۔ مخلوق پر انعام ہے لیکن اللہ رب العالمین نے کبھی کسی انسان کو جتلایا نہیں۔ یہ ضرور کہا ہے کہ زمین آسمان کی تخلیق ذرا غور کرو لیکن یہ کبھی نہیں کہ کہ میں نے کیا کیا' احسان کیا ہے۔ یہ ضرور کہا ہے فبای الاربکما تکذبین۔ آپ اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے یعنی یہ تک نہیں کہا کہ میں نے تم پر احسان کیا' صرف ایک مقام ہے اور ایک ہستی ہیں جن کے بارے میں اللہ نے کہا ہے لقد تحقیق ازل سے لے کے عبد تک ہر ہر لمحہ جاری تحقیق حقیقت یہ ہے زمین کا ذرہ ذرہ اس کی گواہی دے رہا ہے۔ پانی کا قطرہ قطرہ اس کی گواہی دے رہا ہے۔ ہوا کا جھونکا جھونکا اس کی گواہی دے رہا ہے۔ آگ شعلہ شعلہ اس کی گواہی دے رہا ہے۔ نور کی کرن کرن اس کی گواہی دے رہی ہے۔ یہاں پر لقد استعمال ہوتا ہے کہ جوش میں کسی بھی لحاظ سے وقفہ نہ ہو۔ تحقیق لقد من اللہ ہو اللہ نے احسان کیا ہے' کیا احسان کیا ہے' کن پر احسان کیا ہے۔ علی المومنین پر کہ ان میں سے ان پر رسول بھیجے ہیں۔ کیا کرتے ہیں وہ ان پر آیات کی تلاوت کرتے ہیں' ان کا تزکیہ کرتے' کتاب کی تعلیم اور حکمت عطا کرتے ہیں اور اس سے قبل تو یہ سب کے سب صریحاً گمراہی میں تھے۔ اب ذرا دیکھئے ایک لمحے کے لئے میں چند نام لیتا ہوں۔ نیویارک' لندن' پیرس' واشنگٹن' یہ چند شہروں کے میں نے نام لئے ہیں۔ کیا جدید ترقی کے لحاظ سے کون سی نعمت اور کون سی سہولت ہے جو ان شہروں میں نہیں ہے اور دیکھا جائے تو جو غیر ہیں' ان کو نیویارک اور یہ شہر کنٹرول کر رہے ہیں۔ جی میں نے بیٹے کو نیویارک بھیجا ہے۔ یو این او کا فیصلہ نیویارک سے آتا ہے۔ نیویارک سے پالیسیاں آتی ہیں۔ نیویارک کہتا ہے' فیصلہ ہوتا ہے۔ ڈالر کی قیمت کیا ہے۔ نیویارک کہتا ہے کہ Economy کیسے چلانی ہے یعنی کونسی مادی ترقی ہے جس پر نیویارک کی مہر نہیں ہے' ہے کہ نہیں۔ نیویارک کتنی طاقت ہے اس کے پاس کتنا اسلحہ ہے' اس کے پاس نیویارک' لندن آج جب ہم آپ کی طرف آرہے تھے تو ہم ان ناموں پر غور کر رہے تھے۔ نیویارک' لندن' پیرس لیکن عجیب بات ہے کہ نہ ان کے ساتھ مکرمہ ہے' نہ ان کے ساتھ منورہ ہے۔ جس شہر میں جس شہر میں آقائے دوجہاں کی قدر ہوئی' وہ مکہ مکرمہ ہو گیا اور جس شہر میں ان پر نور آیا وہ مدینہ منورہ ہو گیا۔ نیویارک تمام ترقی کے باوجود بھی نیویارک ہی رہا اور مدینہ منورہ جب یثرب بھی تھا اور تشریف لے آئے تو مدینہ منورہ ہو گیا۔ سب سے بڑی دلیل تو یہی ہے کہ نہیں؟ کہ جتنی بھی ترقی کر لو' کتنی بھی لائنیں

جلالو' اے نیو یارک والو تم غیروں کو کنٹرول کر سکتے ہو' آقائے ادنیٰ غلاموں کو کنٹرول نہیں کر سکتے بلکہ اشارہ کرتے ہیں کہ آپ بھی آقا کے غلام بن جاؤ۔ آج کی جدید ترین سائنس اس مقام پر پہنچ رہی ہے کہ پہلے تو ڈنڈا لے کہ لڑنا پڑتا تھا' پھر بندوق آگئی' پھر آٹومیٹک آگئی' پھر آٹومیٹک مشین گنز آگئیں۔ اب جدید ترین مہلک ہتھیار کیا ہے کہ صرف بٹن دباؤ میزائل کا تو ایک پورا علاقہ تباہ کر لو۔ سمجھ آگئی سائنس کی ترقی' یہ ترقی اور اوپر آئے گی اور اوپر آئے گی تو اس ترقی کے تحت میں کہتا ہوں کہ میرے آقا کا غلام ذرا مونچھ کا بال سی یوں کر دے تو ساری دنیا ہل جائے اور ان شاء اللہ ہلنے والی ہے ہماری دعوت عام ہے' میرے آقا کی غلامی میں آجاؤ۔

آپ کو ربیع الاول مبارک ہو۔ آپ کو ذات حق سبحانہ و تعالیٰ کا بے حجاب آنے کی ابتداء مبارک ہو۔ اب ہم نے دیکھنا ہے کہ یہ من کیا ہے۔ سورۃ الرحمٰن میں آپ نے دیکھا نا ہل جزاء الاحسان الا الاحسان احسان کا بدلہ احسان ہوتا ہے اور یہاں من ظاہری معنی احسان ہے۔ ہر من کونسا احسان ہے اور احسان کونسا احسان ہے۔ جب مخلوق مخلوق کے ساتھ رابطہ کرتی ہے تو یہ احسان ہے۔ میں آپ کے ساتھ بھلائی کی آپ نے میرے ساتھ بھلائی کی۔ جب رب العالمین مخلوق کو بارش کی طرح کوئی چیز عطا کرتا ہے تو من ہے' ربا خاص الخاص مفہوم ہے' لقد من اللہ ہو تحقیق من اللہ ہو اللہ نے احسان کیا ہے۔ بچوں کے لئے خاص الخاص معنی ہے لیکا من اللہ ہو تحقیق من محمد اول آخیر ظاہر باطن اور جاری و ساری شدت کے ساتھ محمد نور ہیں اللہ کا محمد نور ہیں۔ اللہ کا پیارو یہ جہان الگ نہیں ہے۔ یہ الگ نہیں ہے۔ یہ سایہ ہے جن کا سایہ ہے' انسان کامل کا سایہ ہے۔ سائے کے لئے تین چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ ایک سایہ ایک جن کا سایہ ایک پیچھے نور۔ سورج ہے میں ہوں میرا سایہ ہے۔ اگر میں نہ ہوں میرا سایہ نہیں بنے گا سورج نہ ہو تب بھی سایہ نہیں بنے گا۔ سائے کے لئے تینوں چیزوں کا ہونا ضروری ہے کہ نہیں اور جن کا سایہ بن رہا ہے ایک عجیب بات بتاؤں سورج جب ایک زاویہ پر ہوتا ہے تو سایہ ہوتا ہے اور نصف النہار پر پہنچ جائے یعنی سورج اپنی انتہائی بلندی پر پہنچے تو سایہ نہیں ہوتا۔ یہ کیا راز ہوا یعنی سایہ مجھ سے الگ نہیں تھا' میرا سایہ مجھ میں تھا۔ مجھ میں تھا میرا سایہ مجھ میں میں تھا نا میرا سایہ' مجھ میں میں تھا نا میرا سایہ۔ جب ایک سورج ایک زاویہ پر آیا تو میرا سایہ بن گیا یعنی اب یہ سایہ بن رہا ہے۔ اگر وہ بالکل اپنی بلندی پر پہنچ گیا' ایک ہو گیا میرے ساتھ تو میرا سایہ ختم۔ اے انسان جب تک آپ حقیقت سے دور ہوتے ہیں آپ کو یہ جہان نظر آتا ہے۔ جب حقیقت کے کمال پر پہنچ جاتے ہیں۔ یہ جہان نہیں رہتا۔ یہ جہان محض ایک سایہ ہے جس کے لئے نہیں رہتا اس کے لئے آقا ہی آقا ہیں۔ آقائے عالی قدر صلوٰۃ والسلام کا فرمان عالیشان ہے کہ دنیا والے لوگ خواب میں ہیں جب جاگیں گے تب پتہ چلے گا یہ کیا تھا۔ اکثر لوگ اس وقت خواب دیکھ رہے ہیں' کیا خواب ہے تعبیر نہیں جانتے۔ خواب ہے تعبیر نہیں جانتے۔ خواب کس کے لئے ہے جو اس کو دیوار سمجھ رہے ہیں وہ خواب میں ہیں جو اس کو لکڑی سمجھ رہے ہیں وہ خواب میں ہیں جن کو یہ جہاں نظر آرہا ہے ہوتے ہوئے وہ خواب میں ہیں' کہا نہیں جاتا۔ خواب کی تعبیر دی جاتی ہے۔ میں نے خواب میں دودھ پیا حالانکہ دودھ نہیں پیا ہوتا تعبیر دی جاتی ہے۔ تجھے علم دین ملے گا' نور ملے گا۔ ٹھیک بات ہے کہ نہیں۔ خواب کی تعبیر ہو گئی کہ نہیں۔

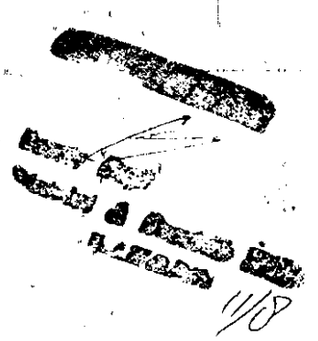

تعبیر کیا ہے' تعبیر کیا ہے؟ کہ ایک ہستی ہے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ بات اس وقت حل ہوگی جب ہم جائزہ لیں گے کہ من اللہ احسان کیا ہے' احسان کیا ہے اور کیسے کیا۔ آپ ذرا جائزہ لیں کہ احسان کاہی ہے اور کیسے کیا۔ احسان آپ نے لقد من اللہ ہو علی المومنین اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ظاہری اس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ نے احسان کیا مومنین پر' اللہ کیا مومنین پہلے سے موجود تھے؟ آنا تو یہ چاہئے تھا علی الکافرین ظاہری طور پر اگر دیکھا جائے تو کافروں پر احسان کیا کہ ان میں سے رسول بھیجے۔ ان پر ان میں سے کا بھی مفہوم سمجھ لیں۔ ان فسی کم میں سے مراد ہے کہ آدم میں آدم کی صورت میں بھیجا۔ یہ سے مراد یہ نہیں ہے کہ عورت بنا کے بھیجا یا قریشی بنا کے بھیجا یا فرشتہ بنا کے بھیجا جن بنا کے نہیں بھیجا کسی جانور کی صورت میں نہیں آئے۔ شیر کی صورت میں نہیں آئے۔ دیو کی صورت میں نہیں آئے جیسے تھے ویسے بن کر آئے ویسے ہیں نہیں۔ جیسے وہ تھے ویسے بن کر آئے۔ ویسے ہیں نہیں۔ اب سوال یہ پڑتا ہے علی المومنین کیوں یاد رکھوں۔ انہی کو لذت عشق نبی ملی کہ جنہیں ازل سے چن لیا تھا۔ قدرت نے اس عطا کے لئے شیر کا بچہ اتنا سا ہو تب بھی شیر ہے' بڑا ہو تب بھی شیر ہے۔ یہ تو ازلی ابدی فیصلے تھے کہ مومن کیوں نہیں بنا ہے۔ وہ معجزے بھی دکھا دے تو ابوجہل ابوجہل ہی رہے گا۔ ابولہب ابولہب ہی رہے گا۔ منافق منافق ہی رہے گا۔ یہ صدیق اکبر ہیں بغیر دلیل کے پہچان لیتے ہیں۔ سمجھ آگئی یہ ازلی ابدی فیصلے تھے کہ مومنین کون ہیں۔ مومنین کے لئے احسان ہے۔ دوسروں کے لئے اتمام حجت ہے۔ ایک شاندار کوٹھی والا اپنے شاندار برآمدے میں بیٹھا ہے بارش ہو رہی ہے۔ باغیچے میں سے پھوار پڑتی ہے۔ ہوا کا جھونکا آتا ہے' معطر کر جاتا ہے۔ کہتا ہے واہ اللہ تیری رحمت۔ ایک ٹوٹے مکان والا ٹوٹی ہوئی اس کی چھت ہے' کچا فرش ہے' بارش آتی ہے چھت سے پانی ٹپکتا ہے' کیچڑ بن جاتا ہے۔ کیا اللہ مصیبت ہے' وہی بارش اس کے لئے مصیبت ہے اور وہی بارش اس کے رحمت ہے۔ جن کا ایمان پختہ ہے جن کے اندر محبت رسول ؐ کی خوشبو ہے' ان کے لئے آپ احسان ہیں اور جن کے اندر نفاق ہے' کفر [illegible]۔ سورۂ عمران کی یہ آیت نمبر 164 ہے جہاں جہاں اللہ پاک نے قرآن میں من کا ذکر کیا ہے اس کا تعلق صرف آپ ﷺ کی ذات سے ہے۔ بھائیو اتنا تو بتاؤ' پیار و اتنا تو بتاؤ کہ آپ کسی کو تحفہ دیں۔ احسان ہے کہ نہیں؟ جتانا نہیں ہے تحفہ دو [illegible] تحفہ دو دوں کسی کو (اپنی انگوٹھی کی طرف اشارہ کرکے) اور اس سے واپس لے لوں۔ اس سے میری کم ظرفی کیا ہوگی کہ تحفہ دوں اور واپس لے لوں۔ ہمارے لئے یہ ہے اے انسان آپ اگر کس کو تحفہ دیں اور واپس مانگیں تو یہ ایسے ہی ہے کہ آپ نے الٹی کی اور واپس نگل لی۔ کیا یہ انسانیت سے گری ہوئی بات نہیں ہے تحفہ دیا جائے اور واپس مانگا جائے۔ چاہے کچھ بھی ہو جائے ہم نے اگر آپ کو تحفہ دیا' آپ مجرم بھی کیوں نہ بن گئے ہم تحفہ واپس نہ لیں گے۔ آپ قتل بھی ہمیں کیوں نہ کر دیں ہم تحفہ واپس نہ لیں۔ آپ میرے کسی عزیز و اقارب کو قتل بھی کیوں نہ کر دیں میں تحفہ واپس نہ لوں۔ ٹھیک بات ہے کہ نہیں۔ آپ کیا سمجھتے ہیں اللہ کوئی احسان کرے گا اور واپس لے لے گا۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ اے اللہ اگر آپ نے مومنین پر من کیا ہے اور من یہ کہ رسول ؐ کو بھیجا۔ یوں نہیں مزا آیا' من کیا ہے کہ بن کر آئے ہیں۔ ہم جیسے بن کر آئے ہیں تاکہ اپنے جیسا بنالیں۔ یہ من ہوا کہ نہیں تو کیا آپ نے یہ احسان واپس لے لیا ہے۔ لقد کا

دو تو ہتا رہا ہے' تھا ہے اور رہے گا۔ نور ربیع الاول کے لئے یہ ایک خاص تحفہ تھا خاص الخاص کہ کیا ہے یدلو علیہ

یہ احسان ہے بدلو علیہ

میں کسی کو احسان اس وقت تک نہیں مانتا جب تک یہ میرے لئے بہتر نہ ہو۔ آپ بتایئے کہ میں بادشاہ بن جاؤں' شہنشاہ ساری دنیا میرے کنٹرول میں آجائے۔ آپ کو کیا فائدہ۔ آپ پر احسان کیا ہے۔ اس کے برعکس میں خاک نشین ہوں پر آپ کو عرش نشین بنا رہا ہوں۔ اس میں آپ کا فائدہ ہے۔ احسان من اس کو کہتے ہیں کہ جو بشر کو بشریت سے نکال کر عینیت میں لے جائے۔ آج تک کوئی سخی آپ نے ایسا دیکھا جو غیر کو عین بنا دے' ذرے کو ہیرا بنا دے' گڈریئے کو صدیق اکبر بنا دے' فاروق اعظم بنا دے' عثمان غنی بنا دے' حیدر کرار بنا دے۔ آج تک کوئی دیکھا احسان ایسا آپ نے۔ کیا ہیں مرحلے اس کے وہ تینوں بتاتے ہیں آپ کو۔ جو آپ کا غلام ہے یا نبی اس کو نوب دیتی ہے۔ خواجگی آپ کی اک نگاہ سے بن گئے ہیں۔ گدا بھی شاہ میری طرح یہ ابتدا ہے جو آپ میں گم ہیں یا مصطفیٰ ہے وہی خواجہ دوسرا آپ کی اک نگاہ سے بن گئے ہیں۔ شاہ بھی گدا میری طرح یہ پہلا ہوگا شاہ علاقے کا ہوگا' دوسرا ہوگا کائنات کا ہوگا اور دلیل دیتا ہے جو ان کی ذات میں گم ہے اس کا وجود کہاں یہ لوگ کہیں اس کا غلام کہتے ہیں۔

تو احسان وہ ہوتا ہے اے بشر کہ جو آپ کو بشر یا شر سے نکال کر باشر بنا دے۔ کیا مطلب کہ بشر شر کے والا شر کے والے نکال کر اشر اس کا نکال کر بنا دے۔ بندہ بندہ ہے ہر بندے کی شکل میں رب اک ہے۔ من یہ ہے کہ عبد بنا دے۔ آپ کو عبد بنا دے عبد کے اوپر مقام کسی کا نہیں ہے۔ سب سے اونچا مقام عبد کا ہے۔ عبد کا تعلق ذات حق کے ساتھ ہوتا ہے جو اعلیٰ ترین عبد ہوتے ہیں وہی رسول اللہ ہوتے ہیں۔ آپ نہیں پڑھتے کلمہ شہادت میں اشہد لاالہ ال اللہ واشہدا عنہ محمد عبد ہو[illegible] پہلے ہے' رسول بعد میں ہے جو جتنا اعلیٰ عبد ہوگا' عبد کا سردار جو ہوگا' عباد الرحمٰن کے صدر جو ہوں گے' وہی رسول اللہ ہوں گے۔ اس کی زیادہ سی مثال یہ ہے کہ ایک کمپنی ہے اس میں ڈائریکٹر کئی ہیں اس میں سے جس کو بہترین سمجھتے ہیں اس کو چیئرمین بنا دیتے ہیں[illegible] نہیں وہ ہیں سب ڈائریکٹر' چیئرمین بھی ایک ڈائریکٹر ہے لیکن اب وہ چیئرمین بن گیا ہے تو عبد ہوتے ہیں سارے عبد میں جو کمال پر پہنچ جائے وہ محمد رسول اللہ ہیں۔ یہ عبد ہیں کیا ع۔ ب۔ د ع سے مراد ہے عینیت' ب سے بشریت' د سے دنیا عینیت دنیا میں بصورت بشر موجود ہوتی ہے تو عبد کہلاتی ہے۔ عینیت ہوتی ہے ناک نقشہ آپ جیسا ہوگا' کھانا پینا آپ جیسا ہوگا۔ خاندان ظاہری طور آپ جیسا ہوگا اس کے باوجود آپ جیسے نہیں ہوں گے۔

نال دی منکا تک کچ بھی منکا' اک درنگ دو نہاں دا

جدوں یذھبن سراپاں اگے فرق لکھ کو نہہاں دا

بظاہر ہیرا بھی پتھر ہے اور پتھر بھی پتھر ہے۔ پتھر پتھر کا کتنا فرق ہے۔ پیار والے پیاروں کو سمجھانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ پر تکرار والوں کے لئے باتیں کرنا ضروری ہوتی ہے۔ آقا کے بارے میں کبھی کسی سے تحقیق نہ کریں یہاں تو مرشد کے بارے میں کسی کو تجسس

نہیں کرنا چاہئے۔ وہ آقا ہیں' میں مرشد کے آداب بتادیتا ہوں۔ آقا کے آداب کا انداز کرلیں آپ کے مرشد اس لئے نہیں کہ آپ کی باتیں مانیں بلکہ انہوں نے اپنی باتیں منوائیں ہیں۔ آپ کی باتیں مانیں گے تو آپ ان کو اپنے جیسا بنا رہے ہیں۔ ان کی باتیں مانیں گے تو آپ ان جیسا بن رہے ہیں اور وہ عاشق کیا جس نے محبوب کی تحقیق اوروں سے کی' غیروں سے کی' کتنا بے غیرت ہے وہ شوہر جو شادی کے بعد اپنی بیوی کا کردار دوسروں سے پوچھ رہا ہے تو آقا کے بارے میں جاننا ہے تو اپنے آپ کو Develp کریں۔ آئیں آپ کو آج پہلی دفعہ یہ راز کھولیں کہ یتلو علیہ آیتہ کیا ہے؟ جو جیسا کہ ہم کہا کرتے ہیں یہ عجیب برکت ہے۔ اس در کی (یٰنیت الرضا) کہ جب بھی راز کھولنے پر آتے ہیں تو ابتدا یہی سے ہوتی ہے۔ P نمبر

ہم کتنا بھی اونچا اونچا بولیں' سنے گا تو وہی جس کے کان ہیں۔ اگر ہم انگریزی زبان میں گفتگو کریں سمجھے گا تو وہی جو انگریزی بول سکتا ہے نہ انگریزی آتی ہے۔ ٹھیک بات ہے کہ نہیں اسی طریقہ سے۔

ی حقیقت وہی جانے گا جس کی آنکھیں بیدار ہیں۔

5 کا ظاہری معنی ہے ان پر اس کی آیتیں تلاوت کرتی ہیں۔

جان اللہ آقا علی **دصلم** وہ ہستی ہیں کہ اپنے محبوب کے انتظار میں کھڑے ہو جائیں تو رب العالمین اس کو نماز کا قیام بنادے۔ اپنے محبوب سے جھک کر بات کریں تو رب کریم اس کو نماز کا رکوع بنادے۔ اپنے محبوب کے اور قریب ہوں تو رب کریم اسے نماز کا سجدہ بنادے بالشافہ بیٹھ کر آرام سے گفتگو کریں تو اس کو تشہد بنادیں۔ وہ یوں ادا سے دیکھ لیں تو رب کریم اس کو والضحیٰ بنادیں اور اپنی زلف کو ہلادیں تو واذ یغشیٰ اذ کہہ دیں وہ ادا سے محبوب کو دیکھ لیں تو اسے یاسین کہہ دیں۔ ہوا کی تندی سے اگر بروج کو کراس (Cross) کر کے عرش پر جاتے ہیں تو زلفیں لہراتی ہیں۔ والفجر والیال عشر کہہ دیں' ادائیں بنا رہے ہیں کہ وہ یوں پیار سے دیکھ لیں رب کریم کو ذات صف ص ان کو رب کریم **چھپانا محمد** کی بجائے چاہیں تو الحمد للہ رب العالمین

ان کی خاک ان کے جسم مبارک سے جھڑ جائے تو اس سے سید بن جائے۔ ان کے سینے سے نور نکلے تو اس عالم بن جائے۔ ان کی اپنی ذات آگے بن جائے تو عالے محمد بن جائے۔ یہ تلاوت قرآن ہے۔ ان کی ایک ایک ادا کا نام قرآن ہے۔ ان کی ایک ایک ادا جو باتیں نہیں' وہ قرآن مبین ہے۔ جو اشارات لیں وہ آل قرآن ہیں۔ جو خاص رمز نہیں ہیں صرف مقطعات نہیں۔ ان کا اٹھنا' ان کا بیٹھنا انداز کریں جس زمین وہ چل پڑیں تو رب کریم قسم کھالیں۔

لا اقسم بہذا البلد وانت حل بہذا البلد میں شہر مکہ کی قسم اس لئے نہیں کھاتا کہ یہاں پر بیت اللہ ہے اس لئے نہیں کھاتا کہ یہاں پر انبیا آتے رہے کہ یہاں سے آغاز ہوا۔ یہ ام القریٰ ہے۔ یہ زمین کی ماں بے زمین کا سب سے پہلا ٹکڑا وہ ہے جہاں بیت اللہ شریف ہے جو پانی سے نکلا ہے۔ میں قسم صرف اس لئے کھاتا ہوں کہ اے میرے محبوب آپ اس پر چلتے پھرتے ہیں جس جگہ وہ موجود نہیں وہاں عذاب نہیں آتا۔ میں کیسے انہیں مطلع کروں آپ ان میں نہیں۔ اگر گستاخی نہ کریں میں عذاب نہیں بھیجوں گا۔ ان کا پسینہ

جھڑ جائے تو خوشبو بن جائے۔ جب مسکرا اٹھیں تو چاندی بن جائے۔ جن کی ایک ادا کا نام سورج ہے جن کی دوسری ادا کا نام چاند ہے۔ جو سفر کریں' ان کے براق سے گرد اٹھے تارے بن جائیں جو انگلی کا اشارہ کریں اس سے چاند کے دو ٹکڑے ہو جائیں۔ یہ آیات کی تلاوت ہو رہی ہے۔

یا محمد محمد میں کہتا رہا نور کے موتیوں کی لڑی بن گئی
آیتوں سے میں ملتا رہا آیتیں پھر جو دیکھا تو نعت نبی بن گئی

کسی نے آیتوں کی تلاوت ہو رہی ہے الٰہی' کیسے کہوں یا رب روح تھرتھراتی ہے۔ نعت لکھتا جاتا ہوں حمد ہوتی جاتی ہے۔

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

بیٹا گستاخ تھا اس نے اپنے باپ کے حضور گستاخی کر دی' باپ نے آگے سے کچھ نہیں کہا۔ بیٹے کے گستاخ دوست کہتے ہیں دیکھا تیرا باپ کتنا کمزور ہے کہ تیرے ساتھ جھگڑ نہیں سکتا۔ بے وقوف یہ کمزوری نہیں ہے باپ کی شفقت اتنی ہے اس لئے کچھ نہیں کہا جا رہا جن کے ہاتھوں میں اگر کنکریاں کلمہ پڑھنے' بولنے لگ جائیں جن کے اشاروں سے پتھر ہلنے لگ جائیں ان کو بشر اپنے جیسا سمجھ رہا ہے۔ کتنے سال ہو گئے ہیں اے انسانوں ادا خصوصی اپنے آپ کو مسلمان کہنے والوں کہ آپ گستاخی پر گستاخی کرتے آ رہے ہیں۔ الا ماشاء اللہ کہا ہے۔ انہوں نے آپ کو آج اعتراف کرنا پڑے گا۔ باتیں تھوڑی سی سخت ہیں پر حقیقت والی ہیں۔ اعتراف کرنا پڑے گا کہ عیسائی دنیا ترقی پر ہے۔ ہے کہ نہیں کیوں؟ کس لئے آقا کے سفیر نے عیسائی کو بادشاہ کو کہا تھا کہ ہمیں ہمارے آقا نے بھیجا ہے۔ آپ کے پاس کہ آپ انصاف پسند ہیں۔ اس وقت کی دعا ہے عیسائی دنیا کو حبشہ نے میری آقا کی مسکین عورتوں کو اپنے ہاں پناہ دیدی تھی اور اے مسلمانوں آپ نے اپنے آقا کی قدر نہ کی۔ کن کا نام لے رہے ہو' کن کی قدر کر رہے ہو۔ نعتیں پڑھ رہے ہوں۔ ان کی قدر نہ کی ان کی ادائیں تو دیکھیں۔ ان کے صدقے واری خیر دی ذرہ میں سیدنا ابراہیم نے دعا مانگی تھی' کونسی نعمتیں ہے جو آج مکہ مکرمہ اور سعودی عرب میں نہیں ہے۔ دو جہاں کی رونقیں کن کے حسن کی زہ زکوٰۃ ہیں۔ کن کی جوتیوں کے صدقے آج خادم حرمین شریفین پر لطف زندگی گزار رہے ہیں۔ سبحان اللہ' سبحان اللہ' سبحان اللہ۔

بڑی اعلیٰ مفصل تھی ملا اعلیٰ میں جو بعض نبی کریم ؐ ہوتی پر کسی عاشق نے رب کریم ؐ کو ایک بات کہہ دی کہ رب کریم جو حبیب بات نہیں ہے۔ مسجد نبوی کتنی شاندار بنا جا رہی ہے۔ کتنی شاندار بن گئی ہے۔ لاکھوں کروڑوں روپے اس پر خرچ ہو گئے ہیں۔ اس طرح مسجد الحرام اس کے برعکس خود رسول ؐ جا کر کہیں اور ان کی بات شاید یہ لوگ نہ مانیں تو آپ نے اپنا اختیار اس سعودی حکومت کو کیوں دیا ہوا ہے۔ رب کریم آگے سے جواب دیتے ہیں جو مالک ہوتے ہیں۔ ان کی خدمت کے لئے خادم ہوتے ہیں۔ ہم نے سعودی حکومت کو مالک نہیں خادم بنایا ہے۔ وہ خادم حرمین شریفین کے کسی کے لئے مسجد نبوی کو بنایا سجایا جا رہا ہے۔ برات سجائی جاتی ہے۔ دولہا بعد میں آتے ہیں۔ دولہا کام نہیں کیا کرتے۔ دولہا کام نہیں کیا کرتے۔ اللہ اکبر بہت خوبصورت مشاہدہ ایک سناتے ہیں۔ اسلام

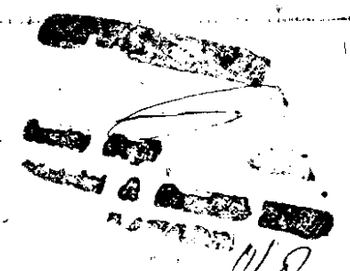

آیا ہے جم غفیر ہے۔ ایک نورانی صورت بیٹھی ہوئی ہے اوپر میں نے پوچھا کون ہیں آپ۔ میں پوچھتا ہوں کون ہیں آپ ہاتھوں میں کنکریاں لے کر کہتے ہیں۔ ہم وہ ہیں جن کے ہاتھوں میں کنکریاں بھی کلمہ پڑھتی ہیں اور اونچا اونچا لاالہ محمد رسول کی آواز آنی شروع ہو جاتی ہے۔ پیروں سے ٹھوکر مارتے ہیں ہم وہ ہیں جو جہاں ٹھوکر مار دیں وہاں چشمے ابل پڑیں ہر طرح پانی بہنا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ پرانی باتیں تھیں استغفراللہ میری مجال نہیں ہے کہ سیرت پاک کا ذکر کر سکوں۔ میری مجال نہیں ہے میں نے تو رب کریم سے درخواست کی تھی کہ یہ زبان حاضر ہے۔ اس پر آپ اپنے محبوب کی باتیں خود کریں۔ بھئی سیرت تو ان کی لکھی جاتی ہے جو ایک خاص وقت کے لئے آئے ہوں' چلے گئے ہوں۔ جن کا ہر لمحہ ایک نئی جلوہ گری دکھا رہا ہو۔ میں ان کی سیرت کیسے لکھوں۔ آپ مجھے بتائیں میں ایک سپر سونک کی تصویر لینا چاہتا ہوں۔ ابھی میرا کیمرہ نہیں ہوا' وہ آگے نکل گیا ہے۔

ہر ہر لمحہ وہ نئی جلوہ گری سے جلوہ گر ہو رہے ہیں۔ اس مسکین نے تو ان کو دیکھ کر ہی اعتراف کیا ہے۔ جب بھی آپ کو دیکھا ہے۔ عالم نو دیکھا ہے۔ مرحلہ طے نہ ہوا آپ کی شناسائی کا یاد رکھئے گا۔ ان شاء اللہ تعالی' ان شاء اللہ' ان شاء اللہ تعالیٰ ہم نے چلے جانا تھا۔ ایک دو دن کے بعد لیکن اپنے پیاروں کی خاطر پروگرام بدلا ہے۔ اگلا جمعہ 9 ربیع الاول ہے۔ یہ کائنات خاص ترین دن ہے۔ ہماری تحقیق کے مطابق 12 ربیع الاول نہیں ہے۔ 9 ربیع الاول ہے۔ سرکاری طور پر جو مرضی کریں' وہ تو ہر ہر لمحہ ہیں پر 9 ربیع الاول اس لئے اہم ہے کیوں اہم ہے' اس لئے اہم ہے کہ پہلی دفعہ ذات حق سبحانہ و تعالی نے فیصلہ کیا ہمیشہ کے لئے اس زمین پر آنے کا یہ نقطہ آغاز تھا۔ ذات حق سبحانہ و تعالی اپنی اپنی توفیق کے مطابق اپنے اپنے علاقہ میں لڈو تقسیم کیجئے گا۔ کسی کا بیٹا ہو جاتا ہے تو وہ خوشی مناتا ہے۔ انشااللہ یہاں بھی خوشی منائیں گے۔ اور ہمیشہ کی طرح ہماری بھی درخواست یہ ہوگی کہ نہ تو ہمیں لڈوؤں سے غرض ہے نہ تقریر سے غرض ہے کیوں؟ وہ تو خود پھول بن کر آئیں گے اور پھول ہی پھول بکھیر دیں گے۔ پر رب کریم آپ خود موجود ہوں۔ یہاں پر ذات حق سبحانہ و تعالی آپ خود موجود ہوں آقا کہ لیں یا کچھ کر لیں آپ کا کوئی قابل نہیں ہے پر آپ کی عطا کسی کے عمل نہیں دیکھتی' دل کو دیکھتی ہے۔ پیارو یقین کریں یا نہیں کرنے کا وقت تقریباً ختم ہو رہا ہے یہ ہم آپ کو اکثر کہا کرتے ہیں۔ یہ دیکھیں بولنے میں تکلیف ہونے کے باوجود آپ کی خاطر آجاتے ہیں۔ ہم نے پوچھا اے قادر مطلق ایک پل آپ ہمیں ٹھیک نہیں کر سکتے۔ کہتے ہیں آپ کو ہے کیا جو ٹھیک کریں۔ ہم چاہتے ہیں ذرا کم بولو ورنہ یقین کریں کہ اس وقت نزول علم کا اتنا زیادہ ہے کہ ہم بولنے پر آجائیں تو آپ میں سے کوئی ہوش میں نہیں رہے گا۔ اب تو وہ مقام آگیا ہے کہ آن ملیں گے سینہ چاکاں وطن سے سینہ چاک عجیب رنگ لگ رہا ہے۔ جتنی جلد ہو سکے اپنے دل میں اپنے ذہن میں آقا کے کوئی شک ہے تو اسے دور کر لیں۔ آقا کے متعلق جو شک ہے اس کا نام شیطان ہے۔ دیکھیں نہ اللہ نے احسان جتایا لقد من اللہ' اللہ نے احسان کیا ہے' مومنین رکون دیتا ہے محبوب کسی کو اپنا جانے کیونکر گوارہ کیا ہے۔ یہ حق نے بتائیں میں اپنے ٹھنڈے کمرے کو چھوڑ کر جہاں میں اپنے محبوب کے ساتھ ہوں کیوں چل کر آپ کے پاس آؤں کیا لالچ ہے مجھے کیا شوق ہے۔ مجھے کیا اپنی شہرت کا شوق ہے نہیں' کیا اپنی مریدوں کی تعداد بڑھانی ہے نہیں صرف آپ سے

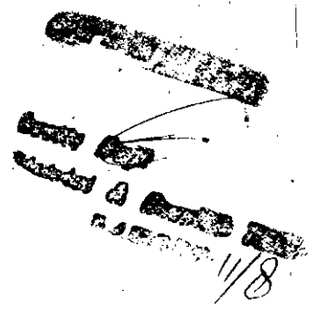

پیارے ہے۔ اس طریقہ سے اسی ورالور تم الورا ثم الورا مقام پر جہاں محبوب محب کے سوا کچھ نہیں ہے۔ جہاں مصطفوی اور کبریائی تو باقی جہاں اللہ سبحان و تعالیٰ اور حضور" تنہا ہیں۔ وہ وہاں سے ان کو کیوں بھیجیں۔ میرے آقا عالی قدر کا فرمان عالی شان ہے۔ آج سے 1400 سال پہلے بھی یہ تھا کہ کاش محمد" کے رب نے محمد" کو محمد رسول اللہ" نہ بنایا ہوتا۔ کیوں محمد رسول" بن کر لوگوں سے رابطہ کرنا پڑتا ہے۔ محبوب کی خلوت میں جلوت ہو جاتی ہے۔ اے اللہ کے بندوں لوگ تو حضور کے بارے میں (Confuse) ہیں جبکہ رسول اللہ کی ایک ادا ہے۔ اس مشبہہ کی بہترین ادا ہے۔ زمین پر میرے آقا محمد" کی ایک وہ ادا جس سے آپ کے ساتھ ان کا تعلق ہے۔ ان کو رسول اللہ کہا جاتا ہے اور لوگ رسول اللہ" کے بارے میں ہی حیران ہو گئے۔ ہم نے بڑے مقالے لکھے ہیں' جان بوجھ کر کھیل بنانے کے لئے آج تک کسی عالم نے آکر ہمیں جواب نہیں دیا۔ کدھر گئی ان کی علمیت کس Base پر وہ درس دے رہے ہیں۔ آگے جب دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں واہ اللہ تعالیٰ یہ Confuse نہ کریں تو کھیل نہیں بنتا۔ کھیل نہیں بنتا آئیں ہم بتائیں اس وقت Mission تھا۔ آج Mission کوئی نہیں۔ کام اس وقت ہوتا ہے جب کام بنانا ہوتا ہے۔ کیا آقا صلی اللہ" کا آج کوئی Mission ہے۔ Mission تو تب ہوتا ہے جب کوئی کام ان کی مرضی کے برعکس ہو رہا ہو۔ غور کیجئے گا اس بات پر مرضی کے مالک ہیں جب چاہیں گے اپنے جو ہے دین اسلام اس کے ماننے والوں کو ظاہری طور پر غارت کر دیں گے۔ آج مجھے ایک سوال آپ سے پوچھنا ہے۔ دین کے خلوم غالب آئیں گے کہ نہیں آئیں گے۔ اللہ نہ کرے کہ کجا دین کے خام غالب آئیں۔ یہی وقت ہوتی ہے یہ کیا کرتا ہے جی دین کی خدمت کرتا ہے۔ یہ خادم اسلام ہے۔ سنتے نہیں آپ بتائیں کہ نہیں کیوں بھئی یہ کہنا کہ اللہ نہ کرے کہ کجا دین کے خادم غالب آئیں۔ اللہ نہ کرے۔ اگر غالب آئیں گے ستیاناس اسلام کر دیں گے۔ اپنا بھی اور سب کا بھی۔ اسلام کس ہے تاکہ آپ کو اس قابل بنائے کہ آقا کی آپ خدمت کر سکیں۔ آپ آقا کے خلوم ہیں۔ دین کے خلوم نہیں ہیں۔ دین آپ کی خدمت کے لئے ہے' آپ آقا کی خدمت کے لئے ہیں' کچھ تو خیال کر دیار۔

قرآن کی کوئی آیت تو نکالیں کہ اللہ نے یہ کہا ہو کہ اے انسان تو دین کی خدمت کے لئے ہے' بڑا آیا نقطہ ہے۔ دین آپ کو اس قابل بناتا ہے کہ آپ آقا تک پہنچ سکیں۔ کار آپ کو خدمت کے لئے ہے کہ آپ اپنی ظاہری منزل تک پہنچ سکیں تو دین حق کیا ہے۔ کہ محبوب حق کے پاس آپ پہنچ جائیں اگر ان تک نہیں پہنچے تو آپ کی دین کی فہم میں کچھ کمی ہے۔ کوئی دقت ہے۔ یہ آپ بتائیں ایمانداری سے کہ دین حق پر اگر ہم چلیں گے تو آقا تک پہنچیں گے یا نہیں' پہنچیں گے کیا ہے۔ یٰسین و القرآن الحکیم ان کا لمن المرسلین)

الہ صراط المستقیم آقا علی صراط المستقیم پر ہیں نہ اس سے کیا مراد ہے بھئی اس چوک سے اگر اس ہاتھ مڑو گے تو اس سڑک پر بہت الرضا ہے۔ اے انسان آپ صراط المستقیم پر چلو گے تو وہاں پر آقا ملیں گے سمجھ آگئی کہ نہیں۔ صراط المستقیم پر چلو گے تو آقا ملیں گے۔ یہ نہی آیات کی تلاوت احسان ہے کہ نہیں۔ دوسرا اس کا حصہ یدلو علیہ آیات ہی وبذکی ہم ان کا تذکیہ کرتے ہیں۔ مشرق

پاک کرتے ہیں اللہ بس باقی ہو بس جیسی شخص نے یہ سمجھا کہ میں ہوں' وہ ہے' یہ ہے۔ اس سے بڑا شرک کیا ہے لاموجود ال اللہ اگر آپ نے مانا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ جیسے کلمہ طیبہ کا ظاہری معنی کیا جاتا ہے۔

نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اس مفہوم کے تحت اللہ کے رضا کوئی اور ہو سکتا ہے۔ غفور کوئی ہو سکتا ہے۔ محبوب کوئی اور ہو سکتا ہے۔ مطلوب کوئی اور سکتا ہے۔ مقصود کوئی اور ہو سکتا ہے ارے نہیں کوئی ہے نہیں تو جب آپ نے معنی کیا لاموجود ال اللہ کوئی ہے ہی نہیں تو معبود کیسے ہو گا۔ مطلوب کیسے ہو گا۔ مقصود کیسے ہو گا آج 1400 سال پہلے بھی حضرت عمر رضی تعالیٰ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ یہ لاالہ ال اللہ کیا ہے۔ فرمان عالیشان ہوا لاموجود ال اللہ کے علاوہ کیا ہے۔ مجھے بتائیں تو سہی آپ اگر آنکھ اندھی ہو جائے' نور نہ ہو اور وہ حقیقت کی پہچان نہ رکھے تو کیا ہو تو قصور کس کا آنکھ کا؟ یہی تو کھیل بنایا ہوا ہے اللہ پاک نے لیکن یہ بات اس وقت بنتی نہیں ہے۔ قرآن بہتر کتاب تو کوئی نہیں نا تو قرآن پہلے ہیں یا صاحب قرآن پہلے ہیں۔ صاحب قرآن پہلے ہیں۔ مسلمانو تمہیں پڑھ کر آپ کا کام نہیں بنے گا۔ صاحب کتاب کو پڑھو مرشد صرف ایک حضور سیدنا محمد ﷺ ان تک پہنچو' چاہے ٹیلی ویژن پر دیکھ چاہے ڈائریکٹ دیکھ لو' ٹی وی پر جب آئیں گے' مرشد کہلائیں گے۔ اور ڈائریکٹ جب نظر آئیں گے حضور سیدنا محمد ﷺ کہلائیں گے۔ کوئی فرق نہیں ہے۔ ٹی وی پر نظر آئیں گے تو کیسے ہو گا۔ یہ کپڑے اتنے اجلے اجلے آپ نے پہنے ہوئے ہیں۔ دھوبی نے جب ان کپڑوں کو دھویا اس کے ہاتھ اگر میلے ہوتے تو وہ کپڑے کیسے صاف کرتا تو وہ خود جس کا تذکیہ نہ ہوا ہو وہ دوسروں کا تذکیہ کیسے کرے گا اور جس کا اپنا تذکیہ ہوا ہو' وہ پتہ نہیں کیا کہے گا' عربی میں بتائیں گے اردو میں نہیں بتائیں گے۔ انی ان اللہ لاالہ الا انا آسان لفظوں میں ایسے کہیں گے کیا ذات حق کے علاوہ کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ میں Perfect ہوں۔ ذات حق آپ ہی آئیں گے اور نظر ملائیں گے تو تذکیہ ہو جائے گا۔ ہم مانتے ہیں کہ ایک انگاروں کی بھٹی میں جب لوہا ڈالا جاتا ہے تو لوہا انگارہ نہیں ہوتا۔ تھوڑی دیر بعد جب لوہا تپ جاتا ہے اس میں اور انگارے میں کوئی فرق نہیں رہتا یا رہتا ہے؟ اگر بھٹی لوہے کو اپنا جیسا بنا سکتی ہے تو ذات حق انسان کو اپنے جیسا نہیں بنا سکتی اور یہاں پر مزہ یہ ہے کہ انسان اتنا غیر تو نہیں ہے۔ ٹھیک ہے پیارو ربیع الاول کے موقع پر ایک مسئلہ حل کر دیں۔ کسی بشر کی مجال نہیں ہے کہ آقا کے قریب ہو سکے۔ آقا کا دیدار کر سکے۔ آقا کے قریب ہو سکے۔ آقا کا دیدار کر سکے۔ یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہیں جو محمد ﷺ کا دیدار کرتے ہیں اور صرف محمد ﷺ ہیں جو اللہ کا دیدار کرتے ہیں۔ اللہ میں گم ہو جاؤ گے تو ادھر دیدار ہے۔ ادھر گم ہو جاؤ گے تو ادھر دیدار ہے۔ آپ کا یہ مسکین رسم و رواج پابند نہیں ہے۔ دائیں بائیں کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنا محبوب اپنے علاوہ ہر ایک سے چھپا کر رکھو اور ہم نہیں چاہتے لیکن یہ ایک سمبل ہے ہم نہیں چاہتے کہ محبوب کا دیدار آپ آمنے سامنے کریں۔ ہم کہتے ہیں ادھر کریں (اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے) اتنا دور کیوں رکھتے ہیں۔ جب آپ ادھر کریں گے تو غیر کو اعتراض نہیں ہو گا۔ عین بنتے جائیں گے بلکہ آپ کو تو یوں کہنا چاہئے فروقت شوق اگر ذرا ملے تو دیکھ صنم تیری فروقت نے ہمیں یاد بنا رکھا ہے۔ آقائے عالی قدر صلوٰۃ والسلام کی خواہش ہے یہ ہے تذکیہ' تذکیہ کیا ہے؟ کہ انسان میں اور ان میں کوئی فرق نہ رہے۔ آیات کی

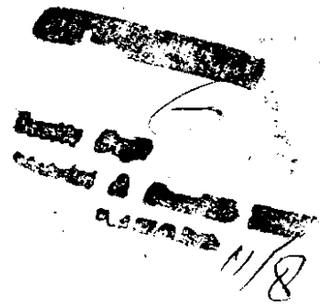

/ ۵

تلاوت آگئی تذکیہ ہوگیا اب الکتاب ہے اور حکمت ہے الکتاب کی تعلیم اور حکمت کیا ہے؟ کتنے لوگ ہیں جو قرآن پڑھ رہے ہیں۔ کتنی تفسیر جو ہے لکھی جاچکی ہے۔ کام سنورنے کی بجائے بگڑا ہے۔ سب سے اعلیٰ عبادت جو ہے وہ اپنے آپ کی تلاوت ہے۔ قرآن تو ادھر ہے۔ ہم نے قرآن اگلنا ہے' نگلنا نہیں ہے۔ پسینہ میرے اندر سے باہر نکلتا ہے۔ آواز میرے اندر سے باہر آرہی ہے۔ آنسو میرے اندر سے باہر آرہے ہیں۔ جب الکتاب یعنی محمد مصطفیٰ کی ادا مجھ میں آگئی تو وہ بولیں گے یہ قرآن ہوگا (اپنی طرف اشارہ) اور وہ ہر ایک ہیں۔ لوگ تفسیریں پڑھ رہے ہیں۔ یہ مسکین جوان کے تکبر کے خلاف آواز دے رہا ہے۔ تمام دنیا کے عالمو اپنی تفسیریں لے آؤ۔ آئیں آپ کو بتائیں کہاں پر غلطی کھائی ہے آپ نے۔ کیا کریں اگر آپ نے مسلک بیان کرنے ہیں۔ وضو کیسے کرنا ہے۔ جائیداد کیسے تقسیم کرنی ہے۔ یہ تو دنیا کے متعلق تھا۔ اگر آپ میرے آقا کی حقیقت نہیں جان سکے تو آپ نے کہ لیا جانا "ماکان محمد" ہی سمجھ نہ آیا تو اور کسی تفسیر کو ہم کیا کریں۔ "وعلموا ان فیکم رسول اللہ" جب آپ کے درمیان اللہ کے رسول موجود ہیں' اس کا راز آپ نہ پڑھ سکے تو ہم آپ کی حقیقت کو کیا جانیں۔ قرآن کا اثر یہ تھا کہ بر مصطفیٰ راہوش کہ دیں ہماوست" مصطفیٰ تک پہنچ جاؤ۔ صلی اللہ وعلیہ وسلم یہ دین ہے۔ وہاں تک نہیں پہنچے جتنی مرضی نمازیں جتنے مرضی روزے وہ سب بیکار ہیں۔ بولیس ہے۔ ابولہب پر لعنت ملامت کی گئی ہے کہ نہیں کی گئی ہے۔ عذاب میں ہیں مبتلا کے نہیں' صرف ایک دن چند لمحے آتے ہیں کہ عذاب ہٹا دیا جاتا ہے۔ اس وقت ابولہب کو شاندار باغیچے میں خلعت فاخرہ کے ساتھ ٹہلایا جاتا ہے۔ پوچھا ایسے ابولہب تم تو بدترین دشمن تھے۔ تمہارے ساتھ یہ رعایت سوموار کی صبح کیوں کی جاتی ہے۔ کہنے لگے کہ بسو موار کو صبح صبح میری کنیز صوبیہ بھاگتی ہوئی آئی اور محمد کے آنے کی خبر دی۔ میں نے اس کو آزاد کر دیا۔ اگر ابولہب کا عذاب اس خوشی میں بٹ سکتا ہے تو ہم تو ماننے والے ہیں اور ہم تو اپنے پیاروں سے کہیں گے ابولہب ایک لمحے کی خوشی مناتا ہے' ہمارا ہر لمحہ خوشی ہو۔ کیوں کہ ہر لمحے وہی وہ ہیں۔ ہمارے سامنے ہر لمحے وہی وہ ہیں اور ہر لمحہ ہی منور ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ 9 ربیع الاول کو ہم اس کو اور زیادہ منور کریں گے۔

دوسرا خطبہ

الحمد للہ رب العالمین' الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ الصلوۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ (تعوذ تسمیہ) لقد من اللہ علی المومنین ان بعثانی ہم رسول من انفسہم یتلو علیہم آیات ویزکیہم ویعلمہم الکتب والحمد وان کانوں من قول لفی (تعوذ تسمیہ) قرآنی آیات

الصلوۃ والسلام علیک یاانسان کامل

الصلوۃ والسلام علیک یانبی امی

11/8

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم (بسم اللہ)

سورۃ مبارکہ البقرہ آیت نمبر30

سورۃ مبارکہ آل عمران آیت نمبر144

سورۃ مبارکہ آل عمران آیت نمبر164

سورۃ مبارکہ الاحزاب آیت نمبر40

سورۃ مبارکہ محمد آیت نمبر2

سورۃ مبارکہ فتح آیت نمبر29

پیارو کون کونسی آپ کو دلیل دیں کیونکہ آج جو حقیقت بیان ہونی ہے وہ پوری تاریخ انسانیت میں بیان نہیں ہوئی۔ حقیقت اس لئے نہیں بتائی جاتی کہ کسی کو مرعوب کرنا ہوتا ہے بلکہ حقیقت صرف اس لئے پیاروں کو بتائی جاتی ہے کہ انہیں محبوب کرنا ہوتا ہے۔ اپنی دولت اپنے واقفوں کو دی جاتی ہے باقیوں کو خیرات دی جاتی ہے۔ پوری انسانیت میں خیرات ہوتی رہی ہے۔ ہم اپنے پیاروں کے سامنے حقیقت کھول رہے ہیں۔ بعض اوقات نئے آنے والے بھی ہوتے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے بتادیں کہ یہ قرآن جو ہے اس کی ایک عبارت ہے' ٹیسٹ ہے۔ مسلمان ہو یا غیر مسلم کوئی بھی کھول کر پڑھ سکتا ہے۔ عربی جانتا ہو گا تو عربی پڑھ گا نہیں جانتا ہو گا تو ٹرانسلیشن پڑھ لے گا۔ ترجمہ پڑھے گا' کوئی بھی' یہ اس کا پہلا درجہ ہے۔ اس سے اگلا درجہ اس کے معانی ہیں۔ اس کے لفظ ہیں جتنا جتنا ایمان ہو گا اتنا اتنا قرآن ہو گا۔ اس سے اگلا درجہ اس کی سلطنت ہے۔ جو ولائیت کو مقام ہو گا وہ سلطنت کو مقام ہو گا۔ اس کا انتہائی درجہ اس کی حقیقت ہے۔ اور حقیقت محمد رسول اللہ' جس کو عطا کر دیں' اس کے لئے حقیقت ہے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہو گا ہم آپ سے پیار کرتے ہیں۔ یہ تقریر نہیں کہ ایک مضمون ہم پکڑ لیں اور تسلسل سے پڑھتے جائیں نہیں' ہم نے آپ کو اور ان کو ایک جیسا بنانا ہے کیونکہ ہمیں آپ سے پیار ہے' لہٰذا چھوٹے چھوٹے اشارے کرتے جائیں گے۔ سب سے پہلے یہ دیکھیں گے کہ سب سے بڑا اس کائنات میں کون ہے۔ اس کائنات میں سب سے بڑا انسان ہے۔ انسان سے بڑا کوئی بھی نہیں ہے۔ انسان اس کو نہیں کہتے جو آپ کو یہ سر آنکھیں' یہ ناک نقشہ' سر باؤں پر چلتا پھرتا نظر آتا ہے نہیں نہیں یہ انسان نہیں ہے۔ سادہ سی تعریف انسان کی یہ ہے کہ جس کے اور ذات حق سبحان وتعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہ ہو۔ گفتگو بھی ہو رہی ہو' دیدار بھی ہو رہا ہو' آنکھیں کھول کر دیکھا بھی جا رہا ہو اور بے ہوش بھی نہ ہو۔ مدہوشی کے باوجود باہوش ہو۔ اندر مست ہو' اہل الست کی طرح اور باہر کامیاب ہو یہ ہے انسان جو جتنا اللہ سے دور ہے اتنا جانور ہے۔ یہ آپ کے اب کا اعلان دلیل ہم سے لے کر جایئے گا۔ صورت واقعات آیت نمبر56 وما خلق الانسان والجن سورۃ جو آیت نمبر

بہ ت کی معراج ہے۔ سورۃ بقرہ آیت نمبر21 یاایمن الناس المبدو ریم الامن خلق ابدین عبادت
اس کی یہ ہے کہ متقی بن جاؤ۔ آپ میں سے بہتر وہ ہے تو تقویٰ میں بہتر ہے۔ سورہ بقرہ آیت نمبر2 الکتاب وہ ہے جو متقین کے لئے ہدایت ہے۔ الکتاب کیا ہے۔ الف ل م کی وضاحت ہے۔ کل عبادت کا کمال کیا ہے۔ تقویٰ اور تقویٰ کا حصول کیا ہے۔ الکتاب کا نزول اور الکتاب کا نزول کے بعد الف ل م تب بات شروع ہوتی ہے۔

دوسری ں آدم آپ اور حوا جنت میں جو مرضی عیاشی کرو لیکن اس شجر ممنوعہ کے پاس نہ جانا کہیں سے جنت میں بھیجا جارہا ہے۔ جنت انسان کا مقام نہیں۔ جنت سے اوپر سے صحیح مقام شجر ممنونہ کے پاس گئے تو جنت سے نکالے گئے۔ جنت سے نکال کر اس زمین پر اترے۔ زمین سے جانا کہاں سے جنت میں زمین پر رہ کر ایسے کام کریں کہ جنتی ہو جائیں۔ جنت میں رہ کر ایسے مقام پر آئیں کہ جنت سے ماورا ہو جائیں۔ جب جنت سے ماورا ہوں گے تو ذات حق کا دیدار ہو گا لہذا انسان وہ ہے کس کی بات کرتے ہیں کون ہیں لوگ آج کل دنیا کم کس قسم کی بات کر رہے ہیں۔ اے انسان اگر تو اپنے رب کے روبرو ہے تو انسان ہے۔ اگر نہیں ہے تو انسان نہیں ہے۔ اب کریم ذات حق سبحان تعالیٰ حسن کل ہیں۔ آپ تو درا الورا ہیں۔ ماورا ثم الورا ثم الورا ہیں۔ آپ کے روبرو کیسے ہوا جائے۔ آپ کے قرب سواری کون سے پہنچتی ہے۔ جبریل اور براق تو رہ جاتے ہیں پیچھے سور المتنی کی پھر بھی انتہا ہے۔

اے میرے محبوب آپ تک کیسے پہنچے انسان' جب انسان وہ ہے کہ آپ کے سامنے آئے تو جو انسان کو ذات حق سبحان تعالیٰ کے آمنے سامنے کر دے وہ کیا ہیں۔ آج کے دن ان کی آمد کا آغاز ہوا۔ مبارک ہو ہے کوئی اور ہستی آج کے دن ان کی آمد کا آغاز ہو آپ کے ارکان اسلام دین عیدین تمام خوشیاں لیلتہ القدر یہ تمام چیزیں اس لئے ہیں کہ آپ کی تیاری کرائی جاسکے کہ جو جلوہ آج کے دن شروع ہوا اس تک آپ پہنچ سکیں۔ آج کی بات مقصود ہے باقی سب کچھ مقصود بالوقع ہے۔ اب ایک سوال آپ س ے پوچھتے ہیں پیارے سے بتایئے گا۔ اچھا کام کوئی کرے تو انعام ملتا ہے اس کو' انعام ملتا ہے کہ نہیں۔ ذرا غور فرمایئے گا۔ سورہ نسائی آیت نمبر69 پر پانچ وقت کی نماز میں آگے نمازوں میں ہم دعا کرتے ہیں اہدنا صراط المستقیم ہمیں صراط مستقیم کی ہدایت دے اور یا خدا کس صراط مستقیم پر انعمت علیہم جن پر آپ نے انعام کیا۔ انعام یافتہ کون ہیں۔ انبیاء انعام یافتہ کون ہیں۔ صدیقین' شہدا' صالحین یعنی ہم انسان اگر بہترین کام کریں تو ہمیں نبیوں میں ہمارا شمار ہو سکتا ہے۔ صدیقین میں شمار ہو سکتا ہے۔ شہدا اور صالحین میں شمار ہو سکتا ہے۔ بھئی سب کے انعام کا قرآن میں ذکر ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ کیا محمد رسول اللہ نے کم کام کیا ہے۔ ان کا انعام کیا ہے۔ تجھے کہیں قرآن پاک میں دکھادیں کہ ان کا انعام کیا ہے۔ آپ کا رب آپ کو وہ کچھ عطا کرے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔ بزم میں اہل نظر بھی ہوتے ہیں' تماشائی بھی ہوتے ہیں۔ ان میں بات اس لئے کرنی پڑتی ہے ہم دلیل میں بتا رہے ہیں کہ محمد ناسیدنا پر انعام کیا ہے۔ کائنات میں سے کوئی بتادے۔ اللہ سبحان تعالیٰ آپ ہی بتادیں یا علیم یا حکیم آپ ہی آج بتادیں۔ ہے سننے کا حوصلہ بھی آج تو ہم انوکھی قیمت آپ سے لیں گے۔ آپ سب ہمارے مقروض ہیں کہ نہیں لیکن آج قیمت اور لیں گے کیونکہ یہ ایک ایسا راز ہے جس کی

کائنات قیمت نہیں ہے۔ آج کی قیمت یہ ہے کہ صرف آپ کا پیار جو ہے وہ اللہ' رسول اللہ سے زیادہ کسی سے نہ ہو۔ وعدہ اللہ رسول اللہ سے زیادہ نہ ہو' ہم نے یہ نہیں کہا اللہ اور رسول اللہ سے زیادہ نہ ہو' اللہ رسول اللہ سے زیادہ کسی سے نہ ہو۔ تو رب کریم کا جواز یہ ہے کہ انعام جنوں نے دینا ہو وہ انعام لیا نہیں کرتے۔ اب آیئے راز کھولیں آپ پر اگلے کائنات کا اعلیٰ ترین راز اس میں دو لفظوں کی وضاحت ضروری ہے ایک ہے ربک اور ایک ہے انی ربک اور انی کیا ہے ابتک آپ کا رب' ہم اس کی سادہ سی مثال دیا کرتے ہیں کہ بشر رب میں آئیں ام حسنین یعنی ظاہری طور پر ہماری شریک حیات میرے ساتھ کھڑی ہیں۔ میں تعارف کرتا ہوں بشری انداز میں۔ میرے ساتھ آپ کی بھاوج کھڑی آپ کی بھابھی آپ کی بہن میں یہ کیوں نہیں کہتا میری بھاوج جب میں کہوں گا آپ کی اس کا مطلب جو وہ آپ کی نہیں وہ میری نہیں ہیں۔ آپ کی بہن گویا میری بہن نہیں ہیں۔ وہ گویا میری بھابھی نہیں ہیں۔ اسی اصول کے تحت جب میں آپ کے سامنے کہتا ہوں آپ کا رب تو اس سے مراد یہ ہوا گویا وہ میرا رب نہیں ہے تو یہ تو حقیقت برعکس نہیں ہوگئی۔ قرآن تو کہتا ہے رب العلمین کہتا ہے الحمد للہ رب اللعالمین کہتا ہے کہ الحمد للہ رب العالمین عالمین کا رب ہے۔ میری کیا مجال کہ میں کہوں آپ کا رب تو آپ کا رب تو وہی کہہ سکتا ہے جو خود رب ہو اور Confuse کرنے کے لئے ہم کہتے ہیں انداز بدل جاتے ہیں۔ یہ Confuse کرنے کے لئے رب ہے دراصل نام رب یہی ہوگا ایک انگریزی کی مثال ہم دیا کرتے ہیں۔

I spring in the spring near the spring on the spring with the spring

spring کے Spelling ایک ہیں ہر جگہ معنی مختلف ہیں اب

A dear dear is very dear to me ایک Spelling ہوئے کہ نام انداز مختلف ہیں۔ اسی طرح رب کا معنی کہیں کچھ ہے کہیں کچھ ہے۔ ہے رب ہی اب آیا انی قرآن کی جگہ جگہ دلیل ہے سورہ نمل' سورہ طواہا انی کس کو کہا جاتا ہے موسیٰ علیہ السلام جب جاتے ہیں تو کہتے انانی علل لا سورہ طواہا لااللہ الا انا میں ہی اللہ ہوں' میرے علاوہ کوئی نہیں ہے۔ بھئی یہ بتائیں ترجمہ کرنے والے کھاتے ہیں ایک انی کو انی کا معنی بھی میں اور انا کا معنی بھی میں۔ یہ اللہ کیا کہہ رہا ہے کہ میرے علاوہ کوئی نہیں' میں ہی میں ہوں۔ انی جب کہا جائے گا تو اس کی مراد مشبہ جو نظر آری ہے اور انا جب کہا جائے گا تو منزہ جو نظر نہیں آرہی ہے۔ وہ تنا نظر آرہے ہیں اس سے بھی درائیں نظر جب بھی کوئی چیز آئے گی' سمجھ آگئی۔ اس بات کی انی ہے مشبہ اور ربک بھی سمجھ آگئی۔ اب آیئے چشم تصور میں اپنے شعار کو لے جایئے۔ ابھی کی تو بات ہے زیادہ وقت زمانہ تو نہیں گزرا پیار والوں کو پیار کی ادا یاد رہتی ہے' تکرار والوں کے لئے ابھی کچھ کہا جائے بھول جاتے ہیں کہنے والوں نے تو کہا کن فیکن قسی جدوں فرمایا ای کول تہاڈے ہاسے نفس پلیت پلیت کیتا ای است پلیت نہ ہاسے۔

وہ انسان کیا جس کے سامنے سب کچھ ہو نہ رہا ہو اس ملت اسلامیہ کی احیا کی بات کرتے ہیں کس اسلامی حکومت کی بات کرتے ہیں۔ کیا آپ کو پتہ ہے خلیفہ اللہ کون ہے۔ ملک کی صدر کی یا وزیراعظم کی نافرمانی کرنے والا جیل جا سکتا ہے کہ نہیں' سزا ملتی ہے اس کو کہ

نہیں ہے اور خلیفہ اللہ کی نافرمانی کرنے والا کیا ہے۔ سمجھ آگئی نہ اس بات کی۔ اب ہم اس کو کہتے کچھ نہیں ہیں وہ قادر مطلق پر چھوڑتے ہیں۔ انی کا سمجھے معنی اور ربک کا معنی بھی آپ سمجھ گئے۔ اب آیئے ہم اس طرف جاتے ہیں ملائکہ اکٹھے ہیں۔ تمام ملائکہ اکٹھے ہیں اور ملائکہ کے سامنے کوئی کہہ رہا از قال ربک لی ملائکتہ انی جائے فی الارض خلیفہ آیات آقا دو جہاں" سنا رہے ہیں (اپنی طرف اشارہ) حضور سیدنا محمد مصطفیٰ آل صلوات والسلام کے صدقے آیئے اس کو (Object) کریں۔ آپ ہیں ملائکہ میں آقا کو کہتا ہوں۔ دلیل اس منہ سے وہ بول رہے ہیں از قال ابد تر جب قالی ربک آپ کے رب نے کہا Lil Mala E Kaat Ini ja جب ملائکہ سے آپ کے رب نے کہا کس نے کہا جو سامنے بیٹھا ہے اسی نے تو کہا میں بہ نفیس زمین میں خلیفہ بن کر جانے والا ہوں۔ میں بہ نفس نفیس زمین خلیفہ بن کر جانے والا۔ اس مقام پر ہم کچھ اعتراف کر لیں حمد اس اللہ کے لئے محمد اس حس کل کے لئے حمد اس حسن مطلق کے لئے حمد اس پیارے خالق کے لئے جس نے محمد" بنایا' پیار اور قرب کو خواہش سیدنا محمد" کے لئے جنوں نے اللہ بنایا۔ حمد اس اللہ کے لئے جس نے بزم کونین کو سجایا۔ حمد اس اللہ کے لئے جس نے اس بزم کونین میں حضور" کو بلایا۔ صلوٰۃ والسلام ہزاروں لاکھوں سلام اس رسول اللہ کے جنہوں نے راہ حق کا راستہ دکھایا' سمجھایا' بتایا' لے جایا۔ یہ ساری کائنات تو بہانہ ہے۔ اتنی بڑی بات تو سمجھانے کے لئے چھوٹی مثال دینا پڑے گی۔ مثال کبھی حقیقت کے برابر نہیں ہوتی صرف وقتی طور پر سمجھانے کے لئے ہوتی ہے۔ ہم نے سوچا اور فیصلہ کر لیا کہ حسنین کی شادی کرنی ہے' یہ فیصلہ کر لیا۔ یہ فیصلہ ہم نے آپس میں کر لیا' دوست احباب کو بتایا سارے انتظام کئے' فرنیچر کارڈ چھپوانے لوگوں کو بلوایا محفل کو سجایا ساری محفل جب سج گئی ہے' پہلے محفل کو سجانا ہے کہ نہیں؟ ساری بارات کو سجانا ہے۔ بارات کو ہمراہ لے جانا ہے۔ ساری کارروائی کرنی کل جتنے انتظامات ہیں وہ حسنین یک شادی کے لئے ہیں۔ جب سارے انتظامات مکمل ہو جائیں گے پھر ہم حسنین کو بلائیں گے۔ آؤ بھی اور دولہا بنا کر لائیں گے اور جب لائیں گے تو یہ نہیں کریں گے کہ وہاں شادی ہوئی اور حسنین کو شوت کر دیا' مار دیا۔ نہیں ابھی تو آغاز ہوا ہے۔ اس طریقہ سے سبحان اللہ تعالیٰ نے جو مشابہ شکل بنا کر ملائکہ کو دکھا کر ملائکہ کو کہا کہ میں زمین پر خلیفہ بن کر بنفس نفیس جانے والا ہوں انہوں نے آگے سے کہا کہ زمین میں تو انسان فتنہ و فساد پھیلاتا ہے۔ آگے سے جواب دیا کہ جو میں جانتا ہوں' تم نہیں جانتے۔ سین بدلا اپنے آپ پر ایک لباس پہن لیا۔ ملائکہ آدم سمجھتے اے حقیقت میں خود رہے۔ کیا بتاؤ سب کچھ کہا ہے۔ چیزوں کی اشیاء بتاؤ' چیزوں کی ماہیت بتاؤ صحیح ماہیت بتائی۔ ساری ماہیت بتائی اپنی حقیقت چھپائی کہ مترکہ اللہ کہ کہنا پڑا (آیت) یا النبیا الرسول سونپا یدہ اے رسول کریم جو کچھ آپ ہیں بتائیں ان کو۔ آپ کے رب نے جو نعمت دی ہے بتائیں اس کو کہ آپ کیا ہیں۔ کس طرح بتایا تھا۔ دستک ہوتی ہے کوئی جواب نہیں۔ ظاہری طور پر بیوی ہیں عائشہ اسلام علیکم کوئی جواب نہیں' ظاہر طور پر جھنجھوڑتی ہیں۔ دیکھتی ہیں پیچھے ہٹ جاتی ہیں۔ اس نگاہ کی تاب نہیں لا سکیں من انت عربی زبان میں تو عورت کو من انتی کہا جاتا ہے۔ آپ کون ہیں۔ یہ من انت کیوں کہہ رہے ہیں۔ عربی کے اتنے ماہر زیر زبر کی جہاں غلطی ہو وہاں مستی ہوتی س سے غلطی نہیں ہوتی۔ ڈر گئیں کہتیں عائشہ بولے کون عائشہ بولیں عائشہ بن ابوبکر بولے کون ابوبکر'

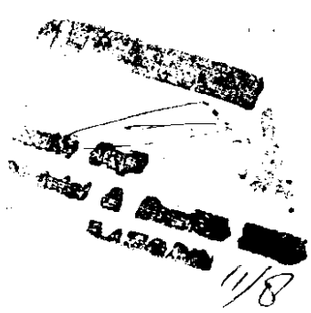

سمجھ دل تھام کر بیٹھے گا۔ عائشہ زوجہ محمد بولے کون محمد بھائیں باہر ہم راز بھی ہیں اور ظاہری رشتے دار بھی ہیں' داماد ہیں علی سسر ہیں ابوبکر دونوں کو لے آتی ہیں وہ ہمراز ہیں دونوں کہتے ہیں من انت آپ کون ہیں۔ بولے رانا احمد باللہ آگے بولنے والی بات نہیں ہے۔ یار دیکھو تو سہی کہاں کہاں اشارے ہیں۔ اگر تو محمد رسول اللہ غیر ہیں تو ان پر انعام بتائیں۔ اگر انعام نہیں دے رہے ان کو تو کون ہیں۔ یا اللہ دلیل دے نہیں سکے ہیں۔ اپنے پیاروں کو ہم نے اپنی سے یہ چیز تحفہ۔ یہ ہمارا چیلنج ہے کس کی وجہ سے رب کریم کی کسی وجہ سے چیلنج ہے۔ کہ کسی کو کوئی حق نہیں ہے کہ وہ خلیفہ اللہ کہلائے۔ اگر یہ نہیں تھا تو ہم جانے والے کہتا میں ایک خلیفہ اللہ کا خلیفہ ایک ہے۔ وہ خلیفہ کیا جن کافی صلہ ان جیسا نہ ہو علمائے کرام بتائیں مجھے کوئی دلیل کہ صورۃ کی آیت نمبر11 میں جواب لکھا ہے لبیک وہ "ک" کھا کیوں گے ہیں کیوں کہا کہ "ک" زائد ہے۔ غور کریں اس بات پر غور کریں آقا عالی قدر پر غور کریں کہ وہ کیا ہیں۔

اللہ کے تخلیق کی ہوئی کائنات میں یہ وہ راز ہے جو آج تک کھولا نہیں گیا۔ اس جگہ کو مبارک ہو آپ کو مبارک ہو کسی کا صدقہ سے کوئی آپ کو پیارا ہو گیا۔ یہ آپ کے لئے امانت ہے۔ یہاں پر ہم پرائمری کلاس نہیں پڑھا رہے کہ شروع کی باتیں الف ب پڑھائیں یہاں تو مشتاق ہیں اور عاشقوں کا عجیب دستور ہوتا ہے۔ مکتب عشق کا دستور نرالا دیکھا اس کو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا۔ یہاں تو عاشق ہیں جن کی منزل ذات حق سبحان و تعالیٰ سے نیچے نہیں ہے۔ آیات جو ہم نے تلاوت کی ہیں ان کا خلاصہ اتنا ہے خودی ہر مردہ تو مانند تخت پیش نصیب۔ خودی ہو زندہ تو سلطان زندہ موجودات مقام بندہ مومن کا ہے۔ وراثت دھر خودی ہو زندہ تو سلطان زندہ موجودات۔

وہ بھی کوئی انسان ہے۔ انسان ہی کا دوسرا اصطلاحی نام مومن یا مسلمان یا ولی اللہ یا نبی ہی ہے۔ وہ انسان نہیں ہے جو ذات کے سامنے نہ ہو۔ آپ کو سوال آسکتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام بے ہوش کیوں ہو گئے۔ ذات حق سبحان و تعالیٰ آپ کے رب ہونے پر قربان جاؤ۔ آپ نے انسان کو بشر بنا کر یہاں بھیجا اور خود اس جیسے بن کر آتے اے۔ پہلی جماعت کا پیغمبر سبق دیتا ہے۔ دوسری جماعت کا۔ اور تیسری جماعت کا اور چوتھی میں اور حتیٰ کہ آپ پی ایچ ڈی تک پہنچ جاتے ہیں۔ سپاہی کا سلیس اور جنرل کا سلیس اور ذات حق نے سپاہی بن کر بھی خود دکھایا۔ بریگیڈیئر بن کر بھی خود دکھایا۔ جنرل بن کر بھی خود دکھایا۔ ذات حق نے فرمایا اب میں آدم ہوں' یہ کرنا ہے۔ اب میں نوح ہوں یہ کرنا ہے۔ اب میں موسیٰ ہوں ایسے کرنا ہے۔ اب میں عیسیٰ ہوں اے انسان تو سمجھتا رہا ہے کہ تو ماں باپ کا ہے۔ یہ تیری غلط فہمی ہے۔ عیسیٰ کیسے پیدا ہو گئے۔ صورت واقعہ میں صاف صاف ہے کہ یہ جو بیج تم زمین میں بوتے ہو' تم اس کو کاشت کرتے ہو یا ہم اس کو کاشت کرتے ہیں۔ یہ جو میاں بیوی آپس میں ملتے ہیں پیار کرتے ہیں تم ان کی اولاد نہیں تم سب کے سب مصطفیٰ کے ہو۔ ایک دلیل دیدی لاکھ دلیل تھی کہ دیکھو یہ ہیں عیسیٰ شادی نہیں کریں گے کیونکہ شادی کرنا بشری کام ہے۔ یہ بشر نہیں ہیں۔ یہ بغیر بات کے انفس ہیں۔ اصل میں پیدائش یوں ہوتی ہے کہ نگاہ مصطفیٰ سے ملتی ہے اور نور آجاتا ہے۔ اس مقام پر

اگر ہمیں بتائیں کہ یہ کیا ہے۔ یہ قرآن ہے ہم پڑھنا نہیں چاہتے۔ میں زمین پر پھینک دوں پھر بھی قرآن رہے گا۔ میں خدانخواستہ گندے پانی میں پھینک دوں پھر بھی قرآن رہے گا۔ جہاں اس کو انہوں نے قرآنت قرآن سے تو پھر ذات حق سبحان تعالیٰ ماں کے پیٹ میں ہو۔ ان کا نور ماں کے پیٹ میں ہو۔ گود میں ہو' پتھر کھا رہا ہو' کچھ کر رہا ہو۔ اس کو کیوں فرق پڑتا ہے۔ یارو انسانوں اے انسانوں آپ کو خود وہ سبق دیتے آئیں اور آپ ان کو اپنے جیسا سمجھ لیں۔ وہ جب آپ کی مصروفیات کے مطابق آپ جیسا کام نہیں کریں گے اس وقت آپ کی تعلیم نہیں ہوگی۔ آیئے منتقلی طور پر جائزہ لیں عملی طور پر تاکہ آپ کو بتایا جاسکے کہ خلیفہ اللہ کون ہیں۔ پیارے رب کریم یہ آپ کا وعدہ ہے۔ علمہ الانسان ولین البلاغ آپ کا ذمہ ہے بات کرنا ہمارا ذمہ ہے بات پہنچایا۔ ہم نے آج حقیقت کھولنی ہے۔ اب کلائمٹن تک پہنچانی ہے دوسرے وزراء تک پہنچانی ہیں یا کسی اور بندے کو پہنچانی ہے۔ یہ آپ کا کام ہے۔ ہم بیان کریں گے کسی انسان کو حکومت کا حق نہیں سوائے خلیفہ اللہ کے درحقیقت حکومت خلیفہ اللہ کی ہے۔ تمام قوت کے ساتھ آپ کو اس تھوڑے سے ڈویژن میں من مانی کرنے کی اجازت مصلحتوں کے تحت دی جارہی ہے۔ کون سے انسان جو انسانیت کو امن دے سکتا ہو۔ کون سے حکمران جو کسی کے دل کو ٹھنڈا کر سکتا ہو۔ کیا وجہ ہے کہ تمہاری شان و شوکت کے باوجود جہاں پر ان کا دل اٹکا ہوا ہے۔ وہاں پہ رسک لینے کو تیار اور تمہیں ٹیکس نہیں دیتے۔ منتقلی طور پر ہم جائزہ اس بات کا لے لیں منتقلی جائزہ یہ ہے کہ ہیں انسان ہو مجھے بہترین زندگی گزارنی ہے کس کیلئے اللہ سبحان تعالیٰ کیلئے۔ سیکولر انداز میں بیان کروں کہ میں ایسا ہیومن بینگ ہوں جس نے اپنی زندگی گزارنی ہے کریٹ انرجی کے مطابق ورنہ وہ کریٹ انرجی مجھے کاؤنٹر کردے گی۔

میں کیس کے مطابق زندگی گزاروں (BEST DEMONSTRATER) کے مطابق جس کیس میرے لئے بہترین نمونہ چھوڑا ہو اور لگاتار نمونہ ہوں ان کیلئے اور ان کے مطابق میرا احترام اور میرا سلام آدم علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک تو یارو میں بتاؤں کیسے زندگی گزاروں مجھے کیس کی تشکیلی زندگی کا پتا ہی نہیں ہے۔ میں سپاہی ہوں کیس کام کروں کہیں لکھا نہیں کیس کے متعلق۔ میں ایک بھائی ہوں کیا کروں میں ایک شوہر ہوں کیا کروں میں ایک باپ ہوں کس طریقے سے اپنی اولاد کی تربیت کروں۔ میں ایک تاجر ہوں کیسی تجارت کروں میں ایک فوجی کیسے کام چلاؤں میں ایک مجاہد ہوں کس سے جہاد کروں میں ایک عاشق ہوں کیسے عشق کروں میں زاہد ہوں کیسے زاہد کروں میں نے انتہا پہ ذات حق کے سامنے ہونا ہے کیسے ہوؤں۔

کوئی ہستی مجھے دنیا میں دکھادے میں اسے مان لوں گا عیسیٰ علیہ السلام کو مان لیا میں نے پیغمبر ہیں' میرے رسول ہیں پر انہوں نے تو شادی نہیں کی میں کیا کروں کہتا ہے موسیٰ تو دیکھ لو کبھی موسیٰ کو دیکھوں کبھی عیسیٰ کو دیکھو ان کی تفصیلات کبھی ایک نہیں ہیں کوئی ایک نہیں ہے میں جس زاویہ سے بھی دیکھوں وہ مجھے نمونہ کامل نظر آئیں میں فرش پر بیٹھا ہوں تو مجھے فرش نشین نظر آئیں' میں عرش پر پہنچوں تو مجھے عرش نشیں نظر آئیں اور میں اپنا معیار پتا ہے کیا چاہتا ہوں

بولے بدن ہم ان اڑے لے کرتا عرش

ملے خدا پیکر وہی باہم وہی جان ہے

میں دوغلا نہیں ہوں یہاں تو ایک شکل کو محبوب بنالیا وہاں دوسری کو بنالیا میرا محبوب ایک ہونا چاہئے یہاں بھی وہاں بھی میں سپاہی ہوں تب بھی وہی محبوب میں جرنل تب بھی وہی محبوب میں عام شہری ہوں تب بھی وہی محبوب میں وقت ہوں تب بھی وہی محبوب فقیر ہوں تب بھی وہی محبوب ایک ہی ہستی ہے کہ نہیں رب کریم ایک راز بتادیں کہ صدیق اکبر جو ہمراز ہیں ہم نشین ہیں انہوں نے اپنے آپ کو بھی خلیفتہ اللہ کیوں نہیں منکھالایا۔ خلیفتہ الرسول کیوں کہا' ساری بزم کونین کو سجایا گیا' آدم سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک انسان کے شعور کو بیدار کیا گیا اور جو بات کہی تھی Innie Jailim Filarde Khoifa میں زمین میں خلیفہ بن کر جانے والا ہوں جو بات کہی تھی کس نے کہی تھی آپ کے محبوب نے کہی تھی محمدؐ نے کہی تھی آپ کے رب نے کہی کن کو کہی تھی ملائکہ کو کہی تھی جب بدروا کونین سمجھ گئی اور انسان کا شعور ایک مقام پر پہنچ گیا تب 9 ربیع الاول کو یہ Jalnibi Fitarde Inin کہنے والے محمدؐ بن کر آگئے۔ محمدؐ ایک یکتا ہستی ہیں جو خلیفہ اللہ نہیں باقی تمام ان کے خلیفہ ہو سکتے ہیں۔ باقی تمام ان کے نور سے بنے ہوئے ہیں۔ ان کی معرفت کو انبیاء نہیں پہنچ سکتے۔ تو عام آدمی کیسے پہنچے گا۔ یہ راز صرف فقرا کو معلوم تھا فقرا میں انبیاء بھی شامل ہیں۔ جو معلوم تھا ابلیس کو کہا کیوں سجدہ نہیں کرتا۔ آج تک پڑھتا ہے۔

تکبر کیا اپنے آپ کو عالمین میں سے سمجھتا ہے۔ یہ عالمین کون تھے جو اسی مشہد کے اردگرد قوب قوب تھے۔ یہ ہے عالمین یہ عالمین کن کو پتہ تھا یہ راز آج تک کھولا نہیں ہے۔ آج کیوں کھولا ایسی عید میلاد آپ نے کبھی نہیں منائی ہوگی۔ آج کیوں کھلا آج کیوں کھلا اس کا راز اس مسجد کو ہم نے شاندار بنانا ہو۔ کارپٹ شاندار بنانے ہوں وائٹ واش کرنا ہو۔ نیا سامان لگانا ہو تو یہ سامان اکھاڑیں گے تو دوسرا آنے والا یہ دیکھے گا کہ اس مسجد میں کیا تباہی اور افراتفری مچی ہوئی ہے لیکن جاننے والے کہیں گے یہ افراتفری نہیں ہے۔ مسجد کو شاندار بنایا جارہا ہے۔ پاکستان میں افراتفری مچی ہوئی ہے جو افراتفری مچی ہوئی ہے یہ بدامنی نہیں ہے آقا عالی قدر علیہ السلام کی نظر ہے اس پاکستان پر ان کے لئے کھنڈرات کو توڑا پھوڑا جارہا ہے تاکہ عمارات بنائی جاسکیں۔ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ مکمل ہو کر کہے لا پہلا کلمہ اس کے ساتھ ایک خوشبو ایسی اٹھے کہ مدینہ منورہ ہو جائے اور یہ ہونے والا ہے اس لئے راز کھولا گیا خلیفہ اللہ صرف آپ میں محمد رسول اللہ جس نے ان کی فرمانبرداری کی وہ کامیاب ہوا یہ رمز تھی یہ کسی کی ادا تھی۔ کسی کی ادا تھی کہ کہیں غوث اعظم کہلائے کہیں قطب عالم کہلائے کہیں کچھ کہلائے کہیں کچھ کہلائے عاشق نے کہا آپ ہزار رنگ بدلیں ہم آپ کو پہچان لیں گے بھئی میرا پیارا اگر جوگنگ ڈریس پہن کر آئے تو میں اس کو پہچاننے سے انکار کردوں گا۔ یہ میری طرح سے انڈرویئر میں نہا رہے ہوں تو میں انکار کردوں گا۔ مجھے کیا ان کا لباس کیا ہے۔ مجھے تو اس سے غرض ہے کہ یہ کیا ہیں۔ اے انسان غور کر آپ تقسیم کیوں ہیں۔ ایک اللہ ایک سلفیہ اللہ ایک کتاب بھی میں مسلمانوں سے بات نہیں کررہا پوری انسانیت سے بات کررہا ہوں آپ کیوں عیسائی ہیں آپ کیوں محمدی ہیں' آپ کیوں ہیں اور ملت اسلامیہ اپنے آپ کو مسلمان کہنے والو آپ تقسیم کیوں نہیں یہ صرف ایک وجہ ہے کہ لوگوں

باپ دادا کے دین کو Follow کیا ہے۔

میں نے اپنے باپ دادا سے یہ نہیں سنا آج یہ حسن اتفاق ہے آج بھی اپنے آپ کو درست کرلو یہ حسن اتفاق ہے کہ باپ دادا بھی اس میں سے ہوں اب سب کے سامنے ہم ظاہری طور پر دونوں بیٹے موجود ہیں۔ گھر پر کوئی دے دے کر اپنے باپ کی دین پر ارتجانہ کرنا۔ کون درست ہو سکتا ہے رسول اللہ کے دین پر چلنا رسول اللہ کے دین پر چلو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ باپ گمراہ ہو سکتا باپ کسی بھی کمال پر کیوں نہ ہو بشر ہے۔ رسول اللہ کی ابتدا بھی کمال ہے اور باپ کا کمال بھی ابتدا ہے۔ یہ حسن اتفاق ہے کہ وہ اپنے ماں باپ رسول اللہ کے دین پھر یہ کیوں بریلوی ہے یہ کیوں دیوبندی بنے یہ کیوں اہل حدیث بنے یہ کیوں کیا آپ نے جی میرا باپ ہے کوئی انسان جو اپنے آپ سے پوچھے جو اپنے ماں باپ کا نہیں رسول اللہ کا دین چلا رہا ہو۔ کون ہیں رسول اللہ کے سامنے کون ہیں' ابوبکر رسول اللہ کے سامنے کون ہے' کوئی امام رسول اللہ کے سامنے کچھ بھی نہیں ہے۔ اگر آپ رسول اللہ کے دین کو Follow کرتے ہیں تو دوسروں کو سہارا بنائیں۔ نام اللہ اور رسول اللہ کا

جلے ہیں اتنے چراغ تیری راہوں میں
مقام بھول کر راہوں سے پیار ہے لوگوں کو

Eida ہوتا کہ ہے۔

میں اس سے پوچھتا ہوں میں اس سے پوچھتا ہوں اور رسول اللہ نہیں ہیں ان سے پوچھو جاؤ اپنی ظاہری ڈیوٹی ظاہری انداز سے کرو کوئی فقیر جائے کوئی عام آدمی جائے دکاندار تو پیسے لے کر ہی کارد ے گا نا۔ ظاہری ڈیوٹی ظاہری انداز سے کرو حقیقی قدم اس وقت تک نہ بڑھاؤ۔ جب تک آپ کو یقین نہ ہو جائے یہ بات رسول اللہ کی بات ہے۔ ہمارے پیارو یاد رکھنا وہ محمد ہیں وہ محمد ہیں۔ میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں کہہ رہا۔ وہ محمد ہیں۔ جب سامنے آئے تو ہم نے کہا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا مطلب اللہ ان کو پیار کر جب ہمارے سامنے آئے تو کہا الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ ہمیں بھی اپنی چادر میں شامل کر ہمارے نفس میں ہمارے سامنے آئے تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہلائے جو محمد ہماری بشریت میں سامنے آئے تو محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہلائے۔ شاندار سعی پر رسول اللہ ان کی ایک ادا ہے۔ محمد دل میں کہے گا۔ درود شریف پڑھئے گا ذرا۔ جن سے آپ کو پیار ہوتا ہے آپ نے وہ بننا ہوتا ہے یہ یاد رکھئے گا۔ انسان تقسیم اس لئے ہے کہ اس نے ذات کی بات نہیں مانی ذات کی بات نہ مانے تو بشر ہے۔ دنیا میں بشر کاب ہوتا ہے نا اور دنیا کا رد ہوتا ہے۔ وہ بد ہو جاتا ہے۔ بد ذات ہو جاتا ہے۔ جب ذات اکی بات نہ مانے تو بد ذات ہو جاتا ہے۔ جو ذات کی بات مانے وہ عین ذات ہوتا ہے ذات حق اپنی بات کیسے منائے۔ جب میرے جیسے بن کر میرے سامنے آئے ہوں میرے جیسے پر ہوں نہ میرے جیسے یعنی نظر میری جیسے آئیں پر ہوں نہ میرے جیسے ان پر میں تن من دھن قربان کر دوں کہ امان ان کا بجھوں کہ آپ نے دیا آپ کی مہربانی آپ نے لے لیا۔ احسان لینے والے کا ہے دینے والے کا نہیں سورۃ توبہ آیت نمبر 103 اس کی گواہ ہے۔

تو انسان اس لئے تقدیم ہے کہ اس نے ذات کی بات نہیں مانی۔ اپنی بات اس میں ملائی ہے۔ میں ابھی آپ کو اگر وقت کم ہے اگر میں ایک فقرہ یہاں بولوں میں نے آپ کے کان میں کہنا ہے وہاں تک پہنچے گا تو بدل جائے گا۔ کیوں جیسے ہی میں بات کروں گا شیطان اس کو موڑے گا توڑے گا تو شیطان کی پہچان کی ضرورت ہے: جو بات حضور سیدنا محمد ؐ کے ہونے میں شک ڈالتی ہو وہ شیطان ہے۔ آزما کے دیکھئے۔ صریحاً شیطان ہے آزما کے دیکھ وہ سراسر صریحاً شیطان ہے۔ ہم نے ابتداء میں آیات جو پڑھیں اب ان کا سن لیں آپ کے محبوب نے جب کہا ملائکہ سے کہ میں بہ نفس نفیس زمین پہ خلیفہ بن کے جانے والا ہوں بزم کو سجاؤ فساد پھیلائیں گے مجھے پتہ ہے جنگ وجدل ہو گا مجھے پتہ ہے میں جہاں جہاں جاؤں گا جو جو بات مانتا جائے گا امن وامان ہوتا جائے گا اور مجھے پہچاننے والے پتہ ہے کون ہوں گے جنہیں ملائکہ سجدہ کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔ ان کی مہربانی وہ ہیں تو سہی لیکن پتہ ہے کیسے رہے ہیں آج تک فیض ہے جاری نہیاں ہیں تو کیا ہوا۔ خورشید جیسے ابر میں ہو چھپا ہوا آپ سب کے ساتھ محبت جو میرے پیاروں کے ساتھ وابستہ ہیں اور زیادہ ہو اور آج کے دن اپنے پیاروں کے لئے تحفہ ہے کہ کوئی دن ایسا نہ ہو گزرے کہ آپ کی بات ملاقات حضور حضور سیدنا محمد ؐ سے نہ ہو کوئی ایک دن بھی نہ گزرے اللہ کرے اچھا تحفہ ہے؟ اور آپ پتہ ہے کیا کریں جس آنکھ نے ان کو دیکھا اس آنکھ کو میں دیکھوں ہے اس کے سوا کیا تیرے دیدار کی صورت تو اتنی صدیوں کے بعد بادل چھٹ رہے ہیں سورج کی روشنی نظر آتی ہے نا سیانوں کو۔ بادل ہیں پر سورج کی روشنی کہاں سے آرہی ہے بولا سورج ہے۔ سیاہ بادل آجائیں تو کہتے ہیں کہ رات ہو گئی ٹائم دیکھتے ہیں گھڑی کہتے ہیں نہیں رات نہیں ہے۔ یہ بادل سیاہ تھے اس لئے اندھیرا نظر آرہا ہے۔ تمام دنیا میں ہی تاریکی چھائی ہوئی تھی کسی نے کہا رسول اللہ انتقال کر گئے نہیں ہیں عاشق نے قرآن دیکھا جیسے گھڑی دیکھی وہ کہتا ہے واعلمو

آج آواز اونچی نہ کیجئے گا ادب سے رہئے گا ٹھیک ہے؟

آج اپنے اپنے لڈو لیکر خاموشی سے چلے جائیں گا۔

صلوٰۃ والسلام آپ کی زبان پر ہو آج ہم آپ کو کہتے ہیں۔

واعلمو ان فی کم رسول اللہ

واعلمو ان فی کم رسول اللہ

واعلمو ان فی کم رسول اللہ

آپ کو مبارک ہو

اختتام

S.H.O
P.S. Millat Park
18.4.97 Lahore

[redacted]

آج ترین مہلک ہتھیار کیا ہے کہ صرف بٹن دباؤ اور میزائل کا اور ایک پورے علاقے کو تباہ کر لو سمجھ آگئی سائنس کی ترقی۔ یہ ابھی آگے آئے گی تو اس ترقی کے تحت کہتا ہوں کہ میرے آقا کا غلام ذرا مونچھ کا بال یوں کر دے تو ساری دنیا ہل جائے اور ہلنے والی ہے۔ ہماری دعوت عام ہے۔ میرے آقا کی غلامی میں آجاؤ آپ کو ربیع الاول مبارک ہو۔ آپ کو ذات حق کے بے حجاب آنے کی ابتداء مبارک ہو۔ آقا صلوٰۃ والسلام کا فرمان عالیشان ہے کہ دنیا والے لوگ خواب میں ہیں۔ جب جائیں گے تب پتہ چلے گا یہ کیا تھا۔ اکثر لوگ اس وقت خواب دیکھ رہے ہیں۔ کیا خواب ہے۔ تعبیر نہیں جانتے خواب کس کیلئے ہے جو اس کو دیوار سمجھ رہے ہیں' جو اس کو لکڑی سمجھ رہے ہیں وہ خواب میں ہیں جن کو یہ جہان نظر آرہا ہے ہوتے ہوئے وہ خواب میں ہیں۔ کہا نہیں جاتا خواب کی تعبیر بتائی جاتی ہے۔ میں نے خواب میں یہ کہا۔ حالانکہ یہ نہیں کیا ہوتا لیکن تعبیر دی جاتی ہے کہ تجھے علم دین ملے گا تجھے نور ملے گا ٹھیک بات ہے کہ نہیں؟ خواب کی تعبیر ہے کہ نہیں؟ تو تعبیر کیا ہے تعبیر یہ ہے کہ ایک ہستی ہے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ بات اس وقت حل ہوگی جب ہم جان لیں گے کہ من اللہ احسان کیا ہے۔ احسان کیا ہے؟ اور کیسے کیا آپ نے ذرا جائزہ لیں کہ احسان کیا ہے اور کیسے۔ کیا آپ نے لقد من اللہ علی المومنین اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ظاہری اس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ نے احسان کیا مومنین پر۔ اے اللہ کیا مومنین پہلے سے موجود تھے؟ ہونا تو یہ چاہئے تھا علی الکافرین کہ ظاہری طور پر یہ کہا جائے کہ کافر پر احسان کیا کہ ان میں سے رسول بھیجے ان پر ان میں سے مراد ہے کہ آدم میں آدم کی صورت میں بھیجا۔ اس سے یہ نہیں ہے کہ عورت بنا کر بھیجا یا قریشی بنا کر بھیجا نہیں یا جن بنا کر بھیجا یا کسی جانور کی صورت میں نہیں آئے۔ دیو کی صورت میں نہیں آئے جیسے وہ ہیں ویسے بن رہے ہیں' ویسے ہیں نہیں' جیسے وہ تھے ویسے بن کر آئے ویسے ہیں نہیں۔ اب سوال یہ پڑتا ہے علی المومنین کیوں؟ یاد رکھو اسی کو لذت عشق محمدی ملی کہ جسے ازل سے چن لیا تھا قدرت نے اس عطا کیلئے۔ شیر کا بچہ اتنا سا ہو تب بھی شیر ہے۔ اتنا ہو تب بھی شیر ہے۔ یہ تو ازلی ابدی فیصلے تھے کہ مومن کنہوں نے بننا ہے وہ معجزے بھی دکھا دے تو ابوجہل ابوجہل ہی رہے گا ابولہب ابولہب ہی رہے گا' منافق منافق ہی رہے گا۔ وہ تو صدیق اکبر ہیں جو بغیر دلیل کے پہچان لیتے ہیں۔ سمجھ آئی؟ یہ ازلی ابدی فیصلے تھے کہ مومنین کون ہیں۔ مومنین کیلئے احسان ہے' دوسروں کیلئے اتمام حجت ہے۔ ایک کوٹھی والا اپنے شاندار برآمدے میں بیٹھا ہے بارش ہو رہی ہے۔ اس کے باغیچے میں پھوار پڑتی ہے' ہوا کا جھونکا آتا ہے' معطر کر جاتا ہے۔ کہتا ہے واہ اللہ تیری رحمت۔ ایک ٹوٹے ہوئے مکان والا ٹین کی چھت ہے' کچا فرش بارش آتی ہے پانی ٹپکتا ہے' فرش کیچڑ بن جاتا ہے کہتا ہے یا اللہ کیا مصیبت ہے۔ وہی بارش اس کیلئے مصیبت ہے اور وہی بارش اس کیلئے رحمت ہے جن کا ایمان پختہ ہے' جن کے اندر محبت رسول کی خوشبو ہے۔ ان پر احسان ہے اور جن کے اندر نفاق ہے' ایمان کچا ہے ان کیلئے اتمام محبت ہے۔ سورۃ عمران کی آیت نمبر 164 جہاں جہاں اللہ پاک نے قرآن میں من کا ذکر کیا ہے اس کا تعلق آپ علیہ والصوم کے ساتھ ہے۔ بھائیو اتنا تو بتاؤ کہ آپ کسی کو تحفظ دیتے ہیں۔ احسان ہے کہ نہیں میں یہ تحفہ دوں کسی کو اور واپس لے لوں اس سے زیادہ میری کم ظرفی کیا ہوگی کہ تحفہ دوں اور واپس لے لوں۔ ہمارے لئے یہ ہے کہ اے انسان آپ اگر کسی کو تحفہ دیں اور واپس مانگیں تو یہ ایسے ہی ہے کہ آپ نے الٹی کی اور واپس نگل لی۔ کیا یہ انسانیت سے گری ہوئی بات نہیں ہے کہ تحفہ دیا جائے اور واپس مانگ لیا جائے۔ چاہے کچھ بھی ہو جائے ہم نے اگر آپ کو تحفہ دیا آپ مجرم بھی کیوں نہیں بن گئے۔ آپ قتل بھی بھلے کیوں نہ کر دیں تو میں تحفہ واپس نہ لوں۔ ٹھیک بات ہے کہ نہیں۔ آپ کیا سمجھتے ہیں اللہ کوئی احسان کرے گا اور واپس لے لے گا۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ اے اللہ آپ نے اپنے مومنین پر من کیا ہے اور من کہہ کر رسول کو بھیجا ہے۔ یوں نہیں مزہ آیا کہ من کیا ہے کہ من کر آئے ہیں۔ ہم جیسے من کر آئے کہ اپنا جیسا بنا لیں۔ یہ من ہوا کہ نہیں کیا آپ نے یہ احسان واپس لے لیا ہے۔ لقد کا جو صیغہ ہے وہ تو بتا رہا

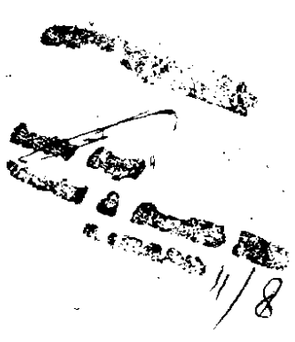

ہے کہ تھا ہے اور رہے گا۔ تو ربیع الاول کیلئے یہ ایک خاص تحفہ تھا۔ خاص الخاص کہہ کیا ہے۔ یتلو علیہم آیت ہی دوبارہ یہ کہتا ہے میں کسی اس وقت تک نہیں مانتا جب تک یہ میرے لئے بہتر نہ ہو۔ آپ بتائے کہ میں بادشاہ بن جاؤں' شہنشاہ بن جاؤں' دنیا میرے کنٹرول میں آجائے' آپ کو کیا فائدہ۔ ہر بندے کی شکل میں رب آپ ہے۔ من یہ ہے کہ عبد بنادیا جائے۔ آپ کو عبد بنادے عبد سے اوپر کوئی چیز نہیں ہے۔ عبد سے اونچا مقام کسی کا نہیں ہے۔ عبد کا تعلق ذات حق سے ہے جو اعلیٰ ترین عبد ہوتے ہیں وہی رسول اللہ ہوئے ہیں۔ آپ نہیں پڑھتے کلمہ شہادت میں

اشہدا ان لاالہ اللہ واشہدانا محمد عبدہ ورسول ہو

عبد پہلے ہے رسول بعد میں ہے جو جتنا عالی عبد ہو گا عبد کا سردار جو ہو گا عباد الرحمٰن کے جو سردار ہوں گے وہی رسول اللہ ہوں گے۔ اس کی سادہ ترین مثال ہے کہ ایک کمپنی ہے اس میں ڈائریکٹر کئی ہیں ان میں سے جس کو بہترین سمجھتے ہیں اس کو چیئرمین بنادیتے ہیں۔ سمجھ آگئی کہ نہیں۔ وہ ہیں سب ڈائریکٹرز چیئرمین بھی ایک ڈائریکٹر ہے پر اب وہ چیئرمین بن گیا ہے تو عبد ہیں یہ سارے عہد میں جو کمال پر پہنچ جائے وہ محمدؐ نہیں۔ یہ عبد ہے کیا عبد ہے دعبیت شریعت دنیا عبت دنیا میں بصورت بشر جب موجود ہوتی ہے تو عبد کہلاتی ہے۔ عبیت ہوتی ہے ناک نقشہ آپ جیسا ہو گا۔ کھانا پینا آپ جیسا ہو گا۔ خاندان ظاہری طور پر آپ جیسا ہو گا اس کے باوجود آپ جیسے نہیں ہوں گے۔

بڑی اعلیٰ محفل نعتی ملائے اعلیٰ میں جو مجلس نبی کریمؐ ہوتی ہے۔ کسی عاشق نے رب کریم کو ایک بات کہہ دی کہ رب کریم یہ عجیب بات نہیں ہے کہ مسجد نبوی کتنی شاندار بنائی جارہی ہے' کتنی شاندار بن رہی ہے۔ لاکھوں کروڑوں روپے اس پر خرچ ہوگئے ہیں اس کے برعکس خود رسول اللہ جائز نہیں تو ان کی بات یہ لوگ نہ مانیں تو آپ نے اتنا اختیار سعودی حکومت کو کیوں دیا ہوا ہے۔ رب کریم آگے سے جواب دیتے ہیں جو مالک ہوتے ہیں ان کی خدمت کیلئے خادم کام کرتے ہیں میں نے سعودی حکومت کو مالک نہیں بنایا' خادم بنایا ہے' یہ خادم ہیں حرمین شریفین کے۔ کسی کیلئے حرمین شریفین کو بنایا سجایا جارہا ہے۔ بارات سجائی جاتی ہے۔ دولہا بعد میں آتے ہیں دلہا کام نہیں کیا کرتے۔ دولہا کام نہیں کیا کرتے۔ اللہ ہو اکبر بہت خوبصورت مشاہدہ ایک سناتے ہیں۔ اسلام آباد ہے۔ جم غفیر ہے ایک نورانی صورت بیٹھی ہوئی ہے۔ اوپر لوگ پوچھتے ہیں کون ہیں آپ لوگ پوچھتے ہیں کون ہیں' آپ ہاتھوں میں کنکریاں لیکر کہتے ہیں ہم وہ ہیں جن کے ہاتھوں میں کنکریاں کلمہ پڑھتی ہیں اور اونچا اونچا لاالہ الا اللہ کی آواز آنی شروع ہو جاتی ہے۔ کیا جہاں ہم ٹھوکر مار دیں وہاں چشمے ابل پڑیں ہر طرف پانی بہنا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ پرانی باتیں تھیں۔ استغفر اللہ میر مجال نہیں ہے کہ سیرت پاک کا ذکر کر سکوں۔ میری مجال نہیں ہے میں نے تو رب کریم سے درخواست کی تھی کہ یہ زبان حاضر ہے۔ اس زبان پر آپ اپنے محبوب کی باتیں خود کریں۔ یہی سیرت تو ان کی لکھی جاتی ہے جو ایک خاص وقت تک آئے ہوں اور چلے گئے ہوں جن کا ہر لمحہ ایک نئی جلوہ گری دکھا رہا ہو۔ میں ان کی سیرت کیسے لکھوں۔ آپ مجھے بتائیں میں سپر سونک کی تصویر لینا چاہتا ہوں۔ میں کیمرہ لیکر کھڑا ہو گیا ہوں ابھی میرا کیمرہ سیٹ نہیں ہوا وہ آگے نکل گیا ہے۔ قل یومن ہوفی شان ہر ہر لمحہ وہ نئی جلوہ گری سے جلوہ گر ہو رہے ہیں۔ اس مسکین نے تو ان کو دیکھ کر یہی اعتراف کیا ہے۔ جب سے آپ کو دیکھا ہے عالم نو دیکھا ہے۔ مرحلہ طے نہ ہوا آپ کی شناسائی کا یاد رکھئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم نے چلے جانا تھا یہاں سے ایک دو دن کے بعد لیکن اپنے پیاروں کیلئے پروگرام بدلا ہے۔ اگلا جمعہ 9 ربیع الاول ہے۔ یہ کائنات کا خاص ترین دن ہے۔ ہماری تحقیق کے مطابق 12 ربیع الاول نہیں ہے' 9 ربیع الاول ہے۔ سرکاری طور پر جو مرضی کریں ہمارے لئے تو ہر ہر لمحہ ہیں اور 9 ربیع الاول اس لئے اہم ہے کہ پہلی دفعہ ذات حق نے فیصلہ کیا زمین پر ہمیشہ کیلئے آنے کا یہ نقطہ آغاز کس کا ہے۔ ذات حق سبحانہ وتعالیٰ کا اپنی توفیق کے مطابق 9 ربیع الاول کو لڈو تقسیم کیجئے

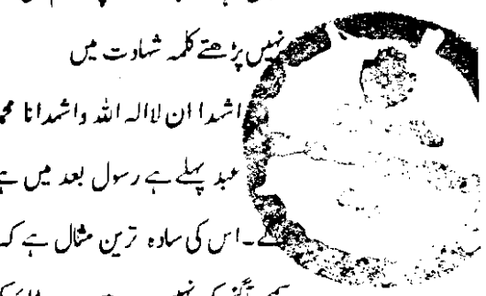

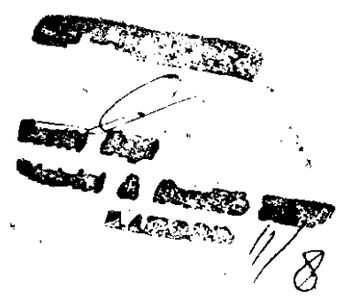

گا۔ کسی کا بیٹا ہو جاتا ہے تو وہ خوشی مناتا ہے۔ ہم انشاء اللہ یہاں وہ خوشی منائیں گے اور ہمیشہ کی طرح ہماری بھی درخواست ہوگی کہ نہ تو ہمیں لڈوؤں سے غرض ہے نہ تقریر سے غرض ہے وہ تو خود پھول بنکر آئیں گے اور ہر طرف پھول ہی پھول بکھیر دیں گے۔ پر رب کریم آپ خود موجود ہوں۔ یہاں پہ ذات حق آپ خود موجود ہوں۔ آقا کہہ لیں یا کچھ کہہ لیں خود ہماری اس مسکین کی محفل میں موجود ہوں۔ ہماری جھونپڑی اس قابل نہیں ہے پر آپ کی عطا کسی کے محل کو نہیں دیکھتی دل کو دیکھتی ہے۔ پیارو یقین کریں باتیں کرنے کا وقت تقریباً ختم ہو رہا ہے۔ یہ آپ کو ہم اکثر کہا کرتے ہیں کہ بولنے کی وقت کے باوجود پیار کی خاطر آجاتے ہیں۔ ہم نے پوچھا اے قادر مطلق ایک پل میں آپ ہمیں ٹھیک نہیں کر سکتے۔ کہتے ہیں آپ کو ہے کیا جو ٹھیک کریں کوئی بیماری تو نہیں ہے۔ ہم چاہتے ہیں ذرا کم بولو' ہم چاہتے ہیں کم بولو ورنہ یقین کریں اس وقت نزول علم کا اتنا زیادہ ہے کہ ہم بولنے پہ آجائیں تو کوئی ہوش میں نہیں رہے گا۔ اب تو وہ مقام آگیا ہے آملیں گے سینہ چاکان وطن سے سینہ چاک' عجیب رنگ لگ رہا ہے۔ عجیب دور آرہا ہے جتنی جلدی ہو سکے اپنے ذہن میں اپنے دل میں آقا کے متعلق کوئی شک ہے تو دور کر لیں۔ آقا کے متعلق جو شک ہے اسی کا نام شیطان ہے دیکھیں نا اللہ نے احسان جتایا (لقد من اللہ ہو ھوالمومنین) اللہ نے احسان کیا ہے مومن پر۔ کون دیتا ہے کسی کو محبوب اپنا جانے کس طرح گوارہ کیا ہے حق نے آپ بتائیں میں اپنے ٹھنڈے کمرے کو چھوڑ کر جہاں میں اپنے محبوب کے ساتھ ہوں کیونکہ آپ کے پاس آؤں کیا لالچ ہے مجھے کیا شوق ہے مجھے کیا اپنی شہرت کا شوق ہے کیا مریدوں کی تعداد بڑھانی ہے۔ نہ نہ آپ سے پیار ہے اسی طریقے سے اس ورا الورا ثم الورا ثم الورا مقام پر جہاں محب اور محبوب کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔ جہاں مصطفائی کبریائی تنہائیں جہاں اللہ سبحانہ ہو وتعالیٰ اور محمد مصطفیٰ تنہائیں وہ وہاں سے ان کو کیوں بھیجیں۔ آقا عالی قدر صلواۃ و السلام کا فرمان عالشان 14 سو سال پہلے بھی یہ تھا' کیا تھا؟ کہ کاش محمد کو محمد کے رب نے محمد نہ بنایا ہوتا کیوں؟" محمد بنکر لوگوں سے رابطہ کرنا پڑتا ہے۔ محبوب کی جلوس ہو جاتی ہے۔ تمام ملائکہ اکٹھے ہیں تمام ملائکہ اکٹھے ہیں اور ملائکے کے سامنے کوئی کہہ رہا ہے۔

از قال رب کالل ملائکتہ انی جائل فی الارض خلیفہ

یہ آیات آقائے دو جہاں سنا رہے ہیں۔ حضور سیدنا محمد مصطفیٰ الصلواۃ والسلام کے صدقے آیئے آپکو Observe آپ ہیں ملائکہ میں آتا ہوں کہتا ہوں پولیس اس منہ سے وہ بولے۔

از قال رب کالل ملائکتہ انی جائل فی الارض خلیفہ

آپ کے رب نے کہا ملائکہ سے۔ کس نے کہا' جو سامنے بیٹھا ہے اسی نے تو کہا۔ میں اس زمین میں خلیفہ بنکر جانے والا ہوں میں بہ نفس نفیس اس دنیا میں خلیفہ بنکر جانے والا ہوں۔ اسی طریقے سے جب مشبہ شکل بنا کر ملائکہ کو دکھا کر ملائکہ سے کہا کہ میں زمین پہ بہ نفس نفیس زمین پر خلیفہ بنکر جانے والا ہوں۔ انہوں نے آگے سے کہا کہ زمین تو انسان فتنہ فساد مچاتا ہے آگے سے جواب دیا۔ آپ نے جواب دیا جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔ سین بدلا اپنے آپ پر ایک لباس پہن ملائکہ آدم سمجھتے رہے حقیقت میں خود رہے کہا بتاؤ سب کچھ کیا ہے چیزوں کی انتہا بتاؤ چیزوں کی ماہیت بتاؤ۔ مساوی ماہیت بتائی اپنی حقیقت چھپائی' ساری ماہیت بتائی اپنی حقیقت چھپائی حتیٰ کہ اللہ کو کہنا پڑا۔ سورۃ مائدہ کہ اے رسول کریم" جو کچھ آپ ہیں بتائیں ان کو آپ کے رب نے آپ کو جو نعمت دی ہے اس کو بتائیں کہ آپ کیا ہیں۔ کس طرح بتایا پھر کوئی جواب نہیں۔ کوئی جواب نہیں۔ ظاہری طور پر آپ کی بیوی ہیں سیدہ عائشہ آتی ہیں 'السلام علیکم' السلام علیکم کوئی جواب نہیں۔ السلام علیک الصلواۃ والسلام و علیک یارسول اللہ کوئی جواب نہیں۔ آپ جب

الصلواۃ والسلام وعلیک یارسول اللہ کہتے ہیں بعض اوقات جواب نہیں آتا کیونکہ راز یہ ہے۔ ظاہری طور پر جھنجھوڑتی ہیں کہتے ہیں من تناڈر جاتی ہیں کہ عربی زبان میں تو عورت کو من انثی کہا جاتا ہے تو آپ کون ہیں۔ یہ من انثا کیوں کہہ رہے ہیں وہ بھی عربی کے اتنے ماہر زبر زیر کی جہاں غلطی ہو وہاں مستی ہوتی ہے غلطی نہیں ہوتی ڈر گئیں کہتی ہیں عائشہ' کہتے ہیں کون عائشہ کہتی ہیں عائشہ' بن ابی بکر کہتے ہیں کون ابی بکر' ذرا دل تھام کر بیٹھئے گا عائشہ زوجہ محمد کہتے ہیں کون محمد ؐ ظاہری ظاہر انداز بھی ہیں اور ظاہری رشتہ دار بھی ہیں۔ داماد ہیں علی سسر ہیں ابوبکر دونوں کو لے آتی ہیں وہ کہتے ہیں ہمارا رہیں تھوڑے من انثا آپ کون ہیں۔ اب وہ انا احمد بلا انا احمد بیلا آگے بولنے والی بات نہیں ہے۔ یار دیکھو تو سہی کہاں کہاں اشارے ہیں۔ اگر تو محمد رسول اللہ غیر ہیں تو اللہ ان کا انعام بتائیں۔ اگر انعام نہیں دے رہے ان کو تو وہ کون ہیں یا اللہ دلیل دے نہیں سکتے ہم رمز ہے اپنے پیاروں کو ہم نے دینی ہے یہ چیز تحفہ یہ ہمارا چیلنج ہے۔ کس کی وجہ سے رب کریم کی عطا کی وجہ سے کسی کو کوئی حق نہیں ہے کہ رسول اللہ کہلائے۔ اللہ نے یہ نہیں کہا تھا کہ ہم جانے والے ہیں کہا تھا میں ایک ایک خلیفہ ہے اللہ کا خلیفہ ٹھیک ہے وہ خلیفہ کیا وہ جن کا خلیفہ ہے ان جیسا نہ ہو۔ علماء کرام بتائیں مجھے کوئی دلیل کہ سورۃ اشراق کی آیت نمبر 11 میں جواب لکھا

[redacted]

ہوں کھائیوں کہتے ہیں کیوں کہا ہے کہ زائد ہے۔ غور کریں اس بات پر غور کریں رسول اللہ صلواۃ راز ہے جو آج تک کھول نہیں سکیا۔ اس جگہ کو مبارک ہو کہ کسی کا صدقہ ہے کہ کوئی پیارا ہو گیا۔ کسی صدقہ سے کہ کوئی پیارا ہو گیا یہ آپ کیلئے امانت ہے یہاں پر [redacted] پرائمری کا اس نہیں پیارے کہ شروع کی باتیں اب پڑھائیں۔ یہاں تو عشاق اور عاشقوں کا عجیب دستور ہوتا ہے۔ مکتبہ عشق کا دستور نرالا دیکھا اس کو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا۔ محمد ؐ سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ قربان جائیں اس محمد ؐ کے جس سے آپ کو پیار ہوتا ہے۔ آپ نے وہ سننا ہوتا ہے یہ یاد رکھئے گا انسان نحیف اس لئے ہے کہ اس نے ذات کی بات نہ مانی جو ذات کی بات نہ مانے جو ذات کی بات نہ مانے وہ بشر ہے دنیا میں بشر کا سب ہوتا ہے نا اور دنیا کا رہوتا ہے وہ بد ہو جاتا ہے بد ذات ہو جاتا ہے جو ذات کی بات نہ مانے وہ بدذات ہے جو ذات کی بات مانے گا وہ عین ذات ہوتا ہے۔ ذات حق اپنی بات کیسے منوائے گی جب میرے جیسی بنکر میرے سامنے آئے گی ہوں میرے جیسے پر ہوں نہ میرے جیسے یعنی نظر میرے جیسے آئیں پر ہوں نہ میرے جیسے۔ ان پر میں تن من دھن قربان احسان ان کا مجھوں آپ کی مہربانی آپ مجھ سے کچھ لے لیا۔ احسان لینے والے کا ہے دینے والے کا نہیں۔ کیا ہوا اگر وقت کم ہے اگر میں ایک فقرہ یہاں بولوں یہ آپ کے کان میں کہنا ہے جب یہ فقرہ وہاں تک جائے بدل جائے گا کیوں۔ جیسے یہ بات کروں گا شیطان اسے توڑے موڑے گا۔ شیطان کی پہچان بھی ضروری ہے جو بات حضور سیدنا محمد ؐ کے ہونے میں شک ڈالتی ہو وہ شیطان ہے آزما کے دیکھ لیں۔ وہ سراسر صریحاً شیطان ہے۔ ہم نے ابتداء میں آیات جو پڑھیں ان کا مفہوم سن لیں۔ آپ کے محبوب نے جب کہا ملائکہ سے کہ میں بہ نفس نفیس زمین میں خلیفہ بنکر جانے والا ہوں۔ بزم کو سجاؤ فساد پھیلائیں گے مجھے پتہ جنگ و جدل ہو گا مجھے پتہ ہے پر جب میں جاؤں گا جو جو بات مانتا جائے گا امن و امان ہوتا جائے گا میرے پہچاننے والے وہ ہوں گے جن کو ملائکہ سجدہ کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔ ان کی مہربانی ان کی مہربانی کہ وہ ہیں تو سہی لیکن پتہ ہے کیسے رہے ہیں۔ آج تک فیض ان کا ہے جاری نہاں ہیں تو کیا ہوا خورشید جیسے ابر میں ہو چھپا ہوا آپ جس کی محبت جو میرے پیاروں کے ساتھ وابستہ ہیں اور آج کے دن اپنے پیاروں کیلئے تحفہ ہے کوئی بھی دن ایسا نہ گزرے کہ آپ ملاقات حضور سیدنا محمد مصطفیٰ ؐ سے نہ ہو کوئی ایک دن بھی نہ گزرے اللہ کرے۔ اچھا تحفہ ہے اور آپ پتہ ہے کیا کریں جس آنکھ سے ان کو دیکھا اس آنکھ کو میں دیکھوں ہے اس کے سوا کیا تیرے دیدار کی صورت سورج نظر آتا ہے ناسیانوں کو۔ کہتے ہیں بادل ہیں سورج کی روشنی کہاں سے آرہی ہے۔ کہتے ہیں

[redacted]

سورج ہے سیاہ بادل آجائیں تو کہتے ہیں رات ہوگئی وہ ٹائم دیکھتا ہے کہتا ہے نہیں رات نہیں ہے صبح کے آٹھ بجے ہوئے ہیں یہ بادل سیاہ تھے اس کو اندھیر نظر آرہا ہے۔ تمام دنیا میں تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔ سب نے کہا رسول اللہ کر گئے نہیں ہیں پر عاشق نے قرآن کھولا جیسے کھڑکی کھولی بولا واعلمو انا فی کم رسول اللہ آج آواز اونچی نہ کیجئے گا۔ ادب سے سنئے گا۔ آج اپنے اپنے لڈو لیکر خاموشی سے چلے جائے گا۔ صلواۃ والسلام آپ کی زبان پر ہو آج ہم بھی آپ کو کہتے ہیں واعلمو انا فی کم رسول اللہ آپ سب کو مبارک ہو۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے بہت ہی پیارو آج ہم نے بہت ہی اہم باتیں کرنی ہیں تمہید اذرا کچھ بات سن لیں کوئی بھی نبی ایسے نہیں ہیں سب انبیاء سچے' سب اولیاء سچے لیکن ایک بات آپ کو بتائیں ہر نبی وقتی ہے ہر ولی وقتی ہے۔ اپنے اپنے وقت میں ہر نبی نے سچ کہا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جو سچ کہتے ہیں وہ حضور سیدنا محمد مصطفیٰ ہیں ولی کی بات صرف اس وقت سچ ہوتی ہے میرے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بات ہمیشہ سچ ہوتی ہے۔ ولی کا سچ وہیں رہتا ہے۔ آقا ہر لمحہ سچ فرماتے رہتے ہیں۔ سچ تو سچ ہے سچ کیسے فرماتے رہتے ہیں جیسے جیسے انسان کا شعور بلند ہوتا جاتا ہے ویسے ویسے وہ سچ فرماتے رہتے ہیں۔ سمجھ آئی کوئی بات؟ بچپن میں بچوں کو جو بات بتائی جاتی ہے گھر کی وہ اور سچ ہوتا ہے۔ بڑے ہوجائیں تو اور سچ ہوتا ہے سمجھ آئی؟ اب ہم مثال دیتے ہیں یہ مت بتائے گا کہ یہ کون کا ترجمہ ہے یہ ذرا سورۃ فتح نکالیں اور غور سے فرمائیں سورۃ فتح کی آیت نمبر ۱ میں انا فتحنا لک فتحا مبین ٹھیک ہے نا انا فتحنا لک فتحا مبین بے شک ہم نے آپ کیلئے فتح فرمادی تھی تاکہ اللہ تمہاری بہت سے گناہ بخشے پہلا نقطہ یہ ہے کہ واہ اللہ اب یہ جو ترجمہ ہے یہ اپنے وقت میں اس ولی نے صحیح کیا۔ کیونکہ اس وقت راز یہی کھولنا تھا آج آپ پیار کرنے والوں کیلئے آپ کے رب نے آپ پیار کرنے والوں کیلئے اور راز کھولا ہے۔ یہ ترجمہ اس وقت ٹھیک تھا آج پہلی دفعہ انہوں نے بتایا بھی غور ہی نہیں کیا کہ سب کا تو عربی لفظ ہی کوئی نہیں ہے۔ سب تو بریکٹ میں لگایا ہے آپ سب سے گناہ بخشے' سب کا تو عربی لفظ ہی کوئی نہیں اور ترجمہ یہ ظاہر کررہا ہے کہ اللہ اور ہے ہم اور ہیں جب دو نہیں ہیں تو سب کون اور بخشنے والا کون؟ یاد رکھئے آپ مبارک لوگ ہیں آپ بہت مبارک لوگ ہیں۔ محمد مصطفیٰ کی جلوہ گری جو فی زمانہ ہے کبھی تھی نہ کبھی ہوگی۔ یہ نہایت اپنے عروج پر ہے ہم سب خوش نصیب ہیں کہ اس دور پیدا ہوئے انسانی معراج انتہا پر چل رہی ہے۔ ایک بات یاد رہے لطف بہت آتا ہے ایک آپ سب سے میں درخواست کروں گا کوئی پیچھے نہ ہو میرے اس مسکین کی بات آپ اس لئے نہ مانیں کہ اس مسکین سے آپ کو محبت ہے۔ آج ہم نے بات وہ ماننی ہے یہ فیصلہ کرلیں جو قرآن کہہ رہا ہے اور القرآن کے صدقہ کہہ رہا ہے اور القرآن کی برکت سے کہہ رہا ہے۔ رب کریم سے دعا ہے اے رب کریم برنگ رسالت کی زبان پر بولیں اور برنگ صحابہ یہ سب پیارے نہیں کوئی غلط نہ میں کروں نہ یہ سنیں۔ آج ہم نے جائزہ اس بات کا لینا ہے تاکہ جب حقیقت واضح ہوجائے تو سبحان اللہ ہم اپنے آقا محمد رسول اللہ کو مان سکیں۔ ان کا ادب کرسکیں ان سے عشق کرسکیں ان کا اطباع کرسکیں۔ ان میں گم ہوسکیں پھر پوری کائنات کھڑی ہوجائے میں تنہا کھڑا ہوں کوئی مجھے ہلا نہ سکے۔ سورۃ احزاب کی جو آیات آپ کے سامنے تلاوت کی گئی تھیں ان کا مفہوم یہ ہے کہ آپ' آپ میں سے کبھی کسی کے کچھ نہیں لگے۔ وہ رسول اللہ ہیں وہ خاتم النبیین ہیں اور اس بات کو اللہ جانتا ہے پیارے اللہ ہمیں بھی بتائے کیا بات ہے وہ کیسے رسول اللہ ہیں کیا کرنے آئے کیا کررہے ہیں۔ کیسے آئے' کیا کرنے آئے کیا کررہے ہیں۔ ہمیں یہ زبان قرآن بتائے ٹھیک ہے نا پہلے ہم عمومی مضمون اور اس کی جو آیات ہیں وہ Discuss کرلیں پھر ایک ایک نقطہ Discuss کریں گے۔ اسی سورہ مبارکہ میں کہا گیا ہے واللہ جنود السموات والارض وکان اللہ ہو عزیز حکیما ہم مانتے ہیں تمہاری ایٹمی قوتیں اے انسانوں ہم مانتے ہیں تمہارے جدید ہتھیار ہم مانتے ہیں تمہاری فوج پر ساری زمین پر نہیں نا۔ تمہاری ہوائی فوج بھی زمین پے BASE ہے۔ جہاز بھی وہیں سے اڑتے ہیں سب کچھ وہیں ہے تمہارے تباہ کن ہتھیار بھی یہیں ہیں۔ ایک ذرہ سا جھٹکا دے دیں آپ کا

اب ایک ذرہ سا جھٹکا دے دے' سب کچھ تباہ۔ آپ کو اندازہ ہے جو اللہ کا لشکر ہے یعنی جو ہمارا لشکر ہے اس کے سامنے آپ کا لشکر جتنا بھی ایک سپاہی کے آگے تمام لشکر ٹھہر نہیں سکتا۔ یہ مت کوئی سمجھے کہ ہم کمزور ہیں آپ کے اللہ کی سنت سے عزیز ہیں پر حکیم ہیں۔ ہیں دست پر اپنی زبردستی کو حکمت کے تحت روکے ہوئے ہیں۔ سردست آپ اس شاق کا صرف جمال دیکھ رہے جب جلال دیکھایا گیا پتہ چل جائے گا۔ ایک ایک کافی ہوگا۔ ایک شاہین شہ لولاک کافی ہوگا اب آگے سنیں پیار سے سنیں آپ انا ارسلنک ہم نے آپ کو بھیجا شاہد و مشرکا نذیرا شاہد مشرو نذیر یعنی جو کچھ آپ بیان کر چکے ہیں وہ دیکھ چکے ہیں۔ میں سیدھی سادی بات کروں گا جو کچھ آپ بیان کر چکے ہیں دیکھ چکے آپ اس مسکین سے جتنی بھی محبت کریں تو کوئی آپ کو بتائے کہ ان کے متعلق بتائیں کیا میرے متعلق بتا سکتے ہیں۔ کچھ اور ہی بتائیں گے نہ وہ تو نہیں بتائیں گے جو میں اپنے متعلق جانتا ہوں۔ کیا آپ بتا سکیں گے اس قمیض کے نیچے کیا ہے۔ کیا آپ بتا سکیں گے میرے جسم کی ساخت کیا ہے۔ کیا آپ بتا سکیں گے میرا جسم کے اعضاء پر تل کہاں کہاں ہے کیا آپ بتا سکیں گے کہ ہے بھی نہیں ہے۔

آپ نہیں بتا سکتے صرف میں ہی بتا سکوں ہوں۔ اے اللہ آپ نے اپنے آپ کو دیکھانے کیلئے ساری کائنات بنائی اپنی معرفت کیلئے بنائی۔ تو مجھے اتنا بتادیں کہ کوئی شخص اگر باتھ روم میں بے لباس نہا رہا ہو تو اس کو کون دیکھ سکتا ہے کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ ہمارے دین کے تحت یہ بھی نہیں دیکھ سکتی۔ کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا۔ سو وہ اپنا آپ اگر بیان نہ کرے تو کون بیان کرے گا۔ خود ہی بیان کرے گا۔ تو آپ کو اگر آپ نے رسول نے بیان کیا ہے تو ظاہر بیان کیا ہے۔ اول بیان کیا ہے' آخر بیان کیا ہے' یہ کون ہیں' وہ کون ہیں' یہاں بھی آپ ہیں اور یہاں بھی آپ ہیں' آپ ہی اپنے آپ کو بیان کر رہے ہیں اور اشارے کی ضرورت تو نہیں ہے۔ سیدنا وہ محمدؐ ہیں جو کسی کے کچھ نہیں ہیں اور وہ محمدؐ نہ موت کا شکار ہو سکتے ہیں نہ اونگھ کا شکار ہو سکتے ہیں نہ فیصلہ کا شکار ہو سکتے ہیں نہ زبان و مکاں میں قید کئے جا سکتے ہیں نہ محدود ہو سکتے ہیں۔ اس محمدؐ کے اندر کائنات ہے۔ اس محمدؐ کے اندر کائنات ہے اور کائنات کے اندر وہ خود آگئے ہیں۔ سورج کی دھوپ بھی زمین کو چھو رہی ہے کہ نہیں۔ سورج کو کوئی فرق پڑ رہا ہے کہ نہیں' کوئی پڑ رہا ہے' سورج سورج ہے۔ سورج گندگی کے ڈھیر کو بھی چھوتی ہے۔ لہلاتی فصل کو بھی چھوتی ہے۔ نخلستان کو بھی چھوتی ہے' عمارتوں کو بھی چھوتی ہے' انسانوں کو بھی چھوتی ہے۔ سمجھ آئی اس بات کی کہ نہیں' لیکن سورج سورج رہتا ہے اسی طرح محمدؐ محمدؐ ہیں چاہے ہمارے درمیان گھوم رہے ہیں۔ تب بھی وہ ورا الورا ہیں۔ مولانا رومی نے اس ساری بات کو ایک چھوٹے نقطہ میں پرایا ہے۔

بہترین نے معترین انبیاء خبر محمدؐ نیست در عرش و سما

انبیاء اور تمام میں ان کے سردار بھی ہیں اور بہترین بھی ہیں۔ آسمان کھنگال کر دیکھ لو' زمین و آسمان کھنگال کر دیکھ لو محمدؐ کے سوا کچھ نہیں ہے۔ سمجھ آئی۔ پانی پانی رہا نا' یہ اللہ سبحان و تعالیٰ کی اپنی جلوہ گری ہے۔ کہیں وہ مرشد کہلائی کہیں پیر کہلائی' کہیں قطب کہلائی کہیں نبی کہلائی کہیں محمدؐ کہلائی۔ ذات حق سبحان و تعالیٰ سے محبت کب ہوگی اے اللہ مجھے آپ سے بڑا پیار ہے' اے اللہ مجھے آپ سے بڑا پیار ہے' اے اللہ میں آپ پر نثار ہوں' اے اللہ میں آپ پر قربان ہوں' اے اللہ میں آپ پر واری ہوں' کون نہیں کہہ سکتا بھئی محبت کا پتہ اس وقت چلتا ہے۔ اللہ خود آجائے میرے سامنے میرے جیسا بن کر میرے سامنے میرے جیسا بن کر آئے میں اپنی بکریوں کا دودھ اس کو پلاؤں پر اس کے جوت سیدھے کروں ایک لمحے کیلئے میرے ذہن یہ بات آئے میں میں ہوں وہ وہ ہے جب اللہ میرے سامنے میرے جیسا بن کر آجاتے تو پھر بات ہوتی ہے میں چھوٹے سے بچے پر جو نزول ہوا آپ کو سناتا ہوں۔ اس بچہ کی عمر بمشکل پانچ سال ہوگی۔ وہ پوچھتا ہے اپنی ماں سے اللہ کدھر ہے۔ میں اس سے پیار کرنا چاہتا ہوں۔ ذرا غور سے سنئے گا چھوٹے سے بچہ کی معرفت اللہ کدھر ہے میں اس سے

پیار کرنا چاہتا ہوں۔ ماں نے کہا اللہ ہر جگہ ہے' ہر طرف ہے تو اس نے ایک قدم آگے بڑھایا۔ بولا میری اللہ سے ٹکر ہوگئی ہے ہوئی نہیں ہے' تو کدھر ہے اللہ مجھے محسوس کروا' ارے چھوٹے سے بچہ کی زبان سے نکلا اللہ کدھر ہے میں پیار کرنا چاہتا ہوں ظاہری خود پر وہ والدہ ہم سے وابستہ ہیں۔ انہوں نے ہم سے پوچھا کہ کیا اسے جواب دوں۔ میں نے کہا اے اللہ سے ملوائیں کہتا کہ وہ کیسے ملوائیں میں نے کہا جیسے ہی اسے بھوک لگے اس کے پاس دودھ لے کر جائے اسے کہیں اللہ نے بھیجا ہے۔ وہ کہے کیسے اللہ نے بھیجا ہے تو کہیں اللہ نے ہوتا تو میں تمہارے پاس کیسے دودھ لیکر آتی۔ وہی تو پیار کر رہا ہے' وہ لپٹ گیا اور اپنی کو چومتا چومتا کہنے لگا میں اپنی ماں کو پیار نہیں کر رہا اللہ کو پیار کر رہا ہوں۔ اب اگر آپ مزہ لیں تو گھر جاکر مزہ لیں اور یہاں بھی بیٹھ کر سنیں۔

یہ آیات بہت ہی شرارتی ہیں

اور تمام عالم اس پر اٹکے ہوئے ہیں۔ کیا کہہ رہا ہے کہ انا ارسلنک شاہد آپ کا تو سمجھ گئے نا انا ارسلنک شاہد و مبشرو نذیرا یہ کا بشر ہے۔

ہم نے آپ کو بھیجا ہے جو کچھ آپ نے دیکھا ہے وہ بیان کرنے کیلئے جو مان جائیں انہیں خوشخبری دینے کیلئے جو نہ مانیں انہیں خبردار کرنے کیلئے بس لئے۔

یہ نا ماننے والے یعنی کہ اللہ پر ایمان لاؤ ماننے والے اللہ کے ساتھ ایمان لاؤ۔ عاشق کیلئے تصویر پیدا کیا ہے کہ ادھر نہیں ادھر ہے۔ اللہ اللہ کے ساتھ ایمان لاؤ اور کہو اللہ اللہ آپ ہی ہو۔ جب سراپا اللہ ہی اللہ رہ جائے گا ورسول ہی اور اس کے مشبہ شکل پر ایمان لے آؤ۔

ونومن ببعض توزوہ و تو کفرہ نسبح بکرۃ واصیلا ہے نا عجیب ایک بات اٹکے ہوئے ہیں' تمام تفسیریں اٹھا کر دیکھ لیں جو بھی دیکھیں اللہ پر ایمان لاؤ اور اللہ کے رسول پر ایمان لاؤ' اس کے رسول ؐ کی ہر لحاظ سے حمایت کرو اور ان کا ادب کرو۔ اللہ سبحانہ ھو تعالیٰ کی تسبیح کرو۔ یہ تو اللہ اور ہے' یہ چکر کیا بن گیا' کہاں لکھا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی تسبیح کرو' کہتا ہے صبح و شام اس کی تسبیح کرو' سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ آپ کسی کو دیکھ لیں جھوٹ نہیں بولنا' کلچر کے پریشر کے تحت ہم لکھیں گے کہ اللہ کی تسبیح صبح شام اللہ کو یاد کرو لیکن یقین کریں میں اپنا سچ بتاتا ہوں مجھے تو جس سے محبت ہے میں اسے صبح و شام یاد کروں گا۔ مجھے اپنے شعور کی ابتدا یاد ہے جب میں بچہ تھا مجھے ماں باپ کے سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا تھا۔ میں صبح و شام ان کو یاد کرتا تھا۔ بڑا ہوا تو صبح شام میری بیوی مجھے یاد آتی تھی۔ اپنی منگیتر یاد آتی تھی۔ LOVE LETTER ان کو لکھا کرتا تھا۔ بڑی مشکل سے نماز پڑھا کرتا تھا۔ میں آپ کو بتاؤں اللہ اللہ ہے ٹھیک ہے پر پریکٹیکل محبت اس سے ہوتی ہے جو سامنے ہو' ہم نے آپ کو بھیجا ہے' یہ اچھی بات ہے۔ یہ کون ہے بھئی آپ کی بہن ہے' آپ کی بھاوج ہے' آپ کی بہو ہے' اچھا شریف لڑکا ایسے ہی تعارف کرواتا ہے اور تنہائی میں جاکر کہتا ہے ہیلو ڈارلنگ سمجھ آگئی کہ نہیں جب آپ سے تعارف کروایا ایک نوبیاہتا جوڑا آیا تو شوہر سے پوچھا کہ یہ کون ہے' بھئی آپ کی بہو ہے ایسے ہی تعارف کروائے گا نا' بجائے اس کے کہ میری بیوی ہے۔ اوب میں تعارف ایسا ہوگا اور تنہائی میں جاکر کہے گا ہیلو ڈارلنگ تو ہم بھی اپنے محبوب کو کہتے ہیں ہیلو ڈارلنگ یہ تو ہم آپس میں بیٹھے ہیں۔ ذرا اس کا مفہوم تو بتادیں۔ سمجھ آگئی اس بات کی صحیح مفہوم بتادیں جن کے اندر اتنا نور ہے ان کو بتانے کی ضرورت ہی نہیں کہ بتانا ہے۔ الفاظ میں لانا ہے لانا ہے' ہم آپ بن کر آئے ہیں' اپنے آپ کو بیان کرنے کیلئے ماننے والوں کو خوشخبری دینے کیلئے' نہ ماننے والوں کو ڈرانے کیلئے اور حجت قائم کرنے کیلئے۔ ہم ہی ہم ہیں' ہمیں مان لو' اپنی فطرت کی تسلیم کا نام ایمان ہے۔ ہمیں مان لو' ہماری منزہ شان کو بھی مان لو اور ہماری مشبہ شان کو بھی' مان لو مشبہ شان میں آؤ خاندان کی مخالفت کرنی پڑے' بیوی مخالفت کرنی پڑے' بچوں کو چھوڑنا پڑے' بچوں

کو قتل کرنا پڑے' بدر دہرانا پڑے' کونین دہرانا پڑے' کربلا دہرانا پڑے' ہماری مشبہ شان کی حمایت کرو' ہلدا ادب کرو تاکہ آپ کے اندر جو ہیں وہ ابھر سکیں ہمیں مشبہ طور پر اداب کرو' تن من دھن قربان کردو چاہے ساری دنیا چھڑانی پڑے اور یہ کسی سچے عاشق کو دیکھ لیں لڑکا ایک لڑکی کی خاطر اور لڑکی ایک لڑکے کی خاطر سب کچھ چھوڑ دیتی ہے۔ سب کچھ چھوڑ دیتی ہے' کیا آپ ہماری خاطر سب نہیں چھوڑ سکتے۔ ہماری مشبہ شان کیلئے ادب کرو' حمایت کرو' سب کچھ قربان کرو اور منزہ شان کی حیثیت سے صبح شام ہماری تسبیح کرو۔ جہاں کہتے ہیں میرے آقا جہاں ہم وہاں آپ' ہے کوئی اس سے اوپر کوئی مقام' اے اللہ کے بندو آقا کی رحمت خاصہ ہے۔ اے ایمان والو کے انبیاء کے اوپر کوئی مقام نہیں ہے انبیاء بھی تبھی انبیاء ہیں جب ہیں اور آج آقا کی دعوت یہ ہے کہ آؤ مجھ میں گم ہو جاؤ' وہاں جاؤ گے جہاں نہ کوئی نبی ہے نہ کوئی ولی ہے' نہ مقرب ہے' صرف محمد ہی محمد ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ آپ سب کو مبارک کرے لیکن جب سے حضور سیدنا نے اپنا ظہور فرمایا۔ سب باتیں ہی اہم ہیں لیکن سب سے اہم بات جو ہے وہ آپ کے سامنے کی جارہی ہے یاد رکھئے ہم الف باتا' الف ب ت ایک دونی دونی دو دونی چار اے بی سی Two Two are Four کو غلط نہیں کہتے۔ بچوں نے انہیں پڑھنا ہوتا ہے۔ یہ بات غلط نہیں ہے' نہ پہلی جماعت میں پڑھنا غلط ہے نہ دوسری میں نہ تیسری میں نہ چوتھی میں' نہ پانچویں میں نہ آگے' غلط پتہ ہے کہا ہے کہ پہلی جماعت کا بچہ یہ کہے کہ اس کے بعد کوئی جماعت نہیں ہے۔ یہ غلط ہے الف ب پ پڑھنے والا یہ کہے کہ اس کے بعد علم نہیں' یہ غلط ہے۔ ہر جاننے والے سے بڑا ایک جاننے والا ہے۔ بیل گاڑی ایک سواری ہے' اچھی ہے' پر جو تانگہ ہے اس سے تیز ہے' اکیلا گھوڑا اس سے بھی تیز ہے' موٹر سائیکل اس سے بھی تیز' کار اس سے بھی تیز ہے اور راکٹ کی کیا بات ہے۔ اب بیل گاڑی والا گاؤں کا رہنے والا کہے کہ اس گاڑی کے علاوہ کوئی گاڑی نہیں ہے تو یہ کہنا غلط ہے۔ ہم اس کی گاڑی کو تو غلط نہیں کہہ رہے' یہ غلط ہے' بات سمجھ آئی' یہ کہنا غلط ہے کہ کوئی اور گاڑی نہیں ہے۔ ہم مانتے ہیں ڈنڈے سے بھی لڑا جاسکتا ہے' پر ڈنڈے والا کہے کہ اس سے بڑا کوئی ہتھیار ہی نہیں ہے' تو یہ کہنا غلط ہے' اسی طریقے سے جگہ جگہ آپ مثالیں لیں۔ غاروں میں رہنا کوئی بری بات نہیں تھی۔ پر شاندار محلات بھی بن گئے ہیں' ہم مانتے ہیں کہ لوگ پیدل حج کرنے جایا کرتے تھے' اونٹوں پر بھی جاتے ہیں اور اب بھی جاتے ہیں۔ گھوڑے پر بھی جایا جاسکتا ہے۔ بحری جہاز پر بھی جایا جا سکتا ہے۔ ہوائی جہاز بھی ہیں اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو وہیں رہتے ہیں' ہم اس کا انکار تو نہیں کرسکتے۔ اس طرح اے مسلمانوں اپنا المیہ زرا غور کرو' آپ ابھی تک اک دونی دونی دو دونی چار اے بی سی پڑھ رہے ہیں' ابھی تک ڈنڈے کی بات کر رہے ہیں۔ ابھی تک اور چھوٹی چھوٹی باتیں کر رہے ہیں جس طریقے سے مادی طور پر ہر چیز نے ترقی کی ہے اسی طرح جلوہ مصطفائی میں بھی ہر لمحہ ترقی ہے۔ آپ اگر کل کی بات کرتے ہیں تو اس کو ہم غلط نہیں کہتے پر آج کی بات بھی صحیح ہے۔ ہم تازہ سالن کھانے والے ہیں پودے پر ہر روز نئے پھول کھلتے ہیں اسی طرح آقائے عالی قدر صلوۃ وسلام کی ہر لمحے نئی شان ہے' کوئی دلی غلط نہیں ہے' پر ہر نبی صرف اپنے وقت میں سچا ہے۔ عیسیٰ علیہ سلام سچے' موسیٰ علیہ سلام سچے' ابراہیم علیہ اسلام سچے' نوح علیہ سلام سچے' آدم علیہ سلام سچے پر اب ہر بات چلے گی تو سیدنا محمد علیہ صلوۃ وسلام کی چلے گی۔ اسی طرح سے حضرت بہاؤ الدین نقشبندی سچے' حضرت شہاب الدین سہروردی سچے' حضرت معین الدین چشتی سچے' حضرت غوث اعظم سچے' پر اب بات محمد کی چلے گی۔ ہر کتاب سچی وہ اپنے اپنے وقت کی کتاب تھی' اب بات قرآن حکیم کی ہوگی۔ قرآن جو ہے وہ ہمیشہ کیلئے ہے۔ پر قرآن کے معنی جو کئے گئے وہ اک دونی دونی' اے بی سی پڑھنے والوں نے کئے۔ الف باپا پڑھنے والوں نے کئے۔ اس کا ہم سب سے بڑا ثبوت یہ دیتے ہیں کہ تاریخ کے حوالے سے بتایئے' حضور سیدنا محمد رسول اللہ ؐ کے قوسب کون سے صحابہ رہے ہیں۔ چیک کرتے جایئے عمرؓ سے زیادہ کوئی قوسب ہے کیا۔ فاروق ؓ اعظم سے قوسب ہے کیا' عثمان ؓ غنی سے قوسب ہے کیا' حیدر کرار سے زیادہ کوئی

11/8

قرب ہے تو بتایئے قرب رہنے والے زیادہ جانتے ہیں تو روایا جتنی احادیث کی ہیں وہ تو دور رہنے والوں کی ہیں۔ قرب رہنے والوں کیلئے یوں نہیں۔ راز یہ ہے کہ قرب رہنے والے ہمیشہ تھوڑے ہوتے ہیں' وہ قلم سے نہیں قدم سے چلتے ہیں۔ دور رہنے والے زیادہ ہوتے ہیں ان کیلئے دور رہنے والوں نے روایتیں دیں جو عام باتیں تھیں۔ وہ عوام کیلئے ہیں جو خاص باتیں ہیں وہ نگاہ سے ملی ہیں دکھا دیجئے گا صدیق اکبر سے صحاح ستہ میں کوئی روایات' کیا صحاح ستہ سے علاوہ کچھ نہیں ہے' جو آپ نے فرمایا ہو آج جی چاہتا ہے تاکہ آپ میں سے ہر ایک کو اپنے پہ اعتماد ہو جائے کیونکہ ہماری التجا ہے آپ کے رب سے کہ آپ میں سے ہر کوئی انتہائی کمال پر پہنچ جائے یہاں بھی حضورؐ کا قرب اس کو نصیب ہو اور ہمیشہ کی زندگی میں بھی ہم کسی پر فتویٰ نہیں لگائیں گے کہ وہ مسلمان نہیں ہے پر وہ مسلمان کیسا کتا بھی اپنے مالک کو پہچانتا ہے۔ گھوڑا بھی اپنے مالک کو پہچانتا ہے' وہ مسلمان کیسا جو اپنے رسولؐ کو نہ پہنچانے جن کی وجہ سے مسلمان ہے ان کی وجہ سے نہ تڑپے' الگا راستہ So Called برائے نام علماء نے روک رکھا ہے۔ آپ کے سامنے قرآن ہے' ہم نے الف ب والا اس کا ترجمہ یہ مفہوم نہیں ادا کرتا' اپنے پیاروں سے حقیقت کو چھپایا نہیں جاتا۔ میں ایک بہت عاجز مسکین ہوں' آپ سب کا نوکر ہوں لیکن کسی کے سہارے بھی کسی سے آگے نہیں۔ آپ پیاروں کے ذریعے پوری ملت اسلامیہ کو چیلنج ہے' امام مسجد نبوی کو چیلنج ہے' امام کعبہ کو چیلنج ہے کہ اس غلام نبی سے بھی آکے قرآن کی بات کریں۔ اللہ پاک نے کیا کرم کر دیا ہے کہ حرم کو تو ان کے پاس رکھ دیا پر مالک حرم کو ہمارے پاس بھیج دیا۔ پھر ہم آپ کو قرآن سے ثابت دیں گے کہ الکتاب میں سے جو نازل ہوتا ہے انسان پر تو بشر بشر رہتا ہے۔ الکتاب اور جب نازل ہو گیا تو بشر بشر نہ رہا باشر ہو گیا۔ کیسے بندے کی شکل میں رب ہو گیا۔ حضور تشریف فرما ہیں اور پڑھ رہے ہیں و تولوا اولیا ملیک من کتاب رب کارب کا کا راز جانتے ہیں کہ نہیں۔ یہ وجود جو آپ کے سامنے کھڑا ہے اسی میں تو رب بول رہا ہے۔ رب اس طرح نہیں بول رہا جیسے اس Amplifier میں سے آواز آرہی ہے۔ اندر آکر بول رہا ہے۔ اب یہ ہے اصل کتاب' اس کتاب کو پڑھ الکتاب کا نزول جب بشریت میں ہوتا ہے تو کتاب بن جاتا ہے۔ یہ کتاب کیا ہوتی ہے۔ ذات حق سبحان و تعالیٰ لباس بشر میں۔ نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ یہ تمام کام جھوٹے ہیں' جب نگاہ یار ملتی ہے تو کیا ہوتا ہے۔ اس مقام پر ہم بتادیں کہ مرید کون ہوتا ہے۔ ہمارے پاس اردو اور پنجابی کی کی اصلاحات میں پیر مرید کا جو لفظ ہے تھوڑا سا Mis use ہو گیا ہے۔ مرید کون ہوتا ہے۔ مرید کہتے ہیں ارادہ کرنے والے کو۔ مرید اللہ آپ ہے۔ اللہ اپنے محبوب کا ارادہ کرتا ہے تو مرید کہلاتا ہے۔ اللہ محب ہیں اور محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آئی سمجھ کہ نہیں ہوتا کیا ہے ایک طرف مصطفائی جلوہ فرماتی ہے اور دوسری طرف اللہ جلوہ فرماتا ہے۔ مرید بن کر آتا ہے' ظاہر میں مرشد کہلاتا ہے اور مرید کہلاتا ہے۔ یاد رکھئے دائیں بائیں دیکھا فلاں ڈپٹی صاحب ہیں' فلاں امیر کبیر ہیں' فلاں جنرل صاحب ہیں' میں بھی حضرت صاحب کا مرید بن جاتا ہوں' ان سے مجھے فائدہ ملے گا۔ کچھ نہیں ملنا اس کو ایک شخص جو اس نظریہ سے آتا ہے کہ مجھے حضورؐ سے ملنا ہے' اللہ کا طالب ہوں میں جس لمحے وہ اپنا ہاتھ مرشد کے ہاتھ میں دیتا ہے۔ اس کو ان ڈائریکٹ حضور کی زیارت ہو رہی ہوتی ہے۔ اس نے اپنا ہاتھ مرشد کے ہاتھ میں نہیں دیا۔ بشر کے ہاتھ میں نہیں دیا بلکہ اس نے اپنا ہاتھ محمدؐ کے ہاتھ میں دیا ہے۔ سورۃ کف کی آیت غالباً 10 لقد انزلنا علیم ذکر رسول اللہ' ہم نے آپ کی طرف ذکر نازل کیا' یعنی رسول جو ہم ذکر لکھتے ہیں۔ اس سے مراد خود رسول ہیں۔ اللہ اکبر جو کہتا ہے وہ خود اکبر ہو جاتا ہے۔ اللہ اکبر جو کہتا ہے وہ خود اکبر ہو جاتا ہے۔ سبحان اللہ' الحمد اللہ' اللہ اکبر' سبحان اللہ جب اللہ کا دیدار ہو' الحمد اللہ دیدار کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اللہ اکبر کا مطلب کہ یہی اللہ نہیں' آگے بھی اللہ کا دیدار ہوتا ہے۔

جب بھی آپ کو دیکھا ہے عالم نو دیکھا

مرحلہ طے نہ ہوا آپ کی شناسائی کا

اب دیکھئے ذرا اب اس کا جائزہ لیا۔ اللہ ہے تو سبحان اللہ کہیں گے آرہا ہے تو سبحان اللہ کہیں گے ناں نظر آرہا ہے تو سبحان اللہ کہیں گے نا' نظر آئے گا تو سبحان اللہ کہیں گے ناں' نظر آرہا ہے تو نہیں سمجھ آرہا' تب اللہ اکبر کہیں گے ناں تو نظر کس میں آئے گا' نظر کس میں آئے۔ اے ملت اسلامیہ میرا آقا سیدنا محمد مصطفیٰ ہمیشہ آپ کے پاس رہے ہیں۔ آپ نے نہیں پہچانا' کھیل ہی تھا کھیل ہی یہی تھا' آنکھ مچولی کھیلی جائے۔ کسی بھی فوجی جنرل سے پوچھ سکے گا۔ سینئر آفیسر نے اسے Next بندے کو جب ترقی دلوانی تو اسے کہتا ہے کہ یہ مصنوعی لڑائی لڑو' یہ سکیم لڑو میں جائزہ لوں گا اور جہاں غلطی کرو گے میں بعد میں آکر بتاؤں گا کہ تم نے یہاں غلطی کی۔ اس طرح میں آقا صلی اللہ علی وسلم نے اللہ سبحان وتعالیٰ نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم واضح کر چکے ہیں۔ دین ہم واضح کر چکے ہیں۔ اب اس دین اور قرآن کو ذرا دے دو ملت کو اور ان کو کہو ذرا نظام چلاؤ اس پر صرف ڈیڑھ دن کی بات ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں اس کو قرآن پر عمل کر کے دکھاؤ۔ ہم دیکھ رہے ہیں کون دیکھ رہے ہیں۔ میں اور میرا محبوب کہاں ثبوت ہے کہ ہم دیکھ رہے ہیں۔ ہم پکارتے ہیں اللہ مدد کر یا رسول اللہ مدد کر ملت اسلامیہ پر رحم کر' آمین کی بھاگ دوڑ سنبھال' پتہ ہے آگے سے کیا جواب دیتے ہیں "اے گروہ جن وانس ہم اپنی خلوت خاص میں مصروف ہیں فارغ ہوں گے تو آپ کی طرف توجہ دیں گے آپ کو سب کچھ دے دیا ہوا ہے' تو آپ کی طرف توجہ دیں گے۔ آپ کو سب کچھ دے دیا ہوا ہے چلاؤ اس کو۔ سورۃ رحمن آیت نمبر 3 ہم عنقریب تمہارے لئے فارغ ہوتے ہیں۔ ابھی ہم فارغ نہیں ہیں۔ ابھی ہم فارغ نہیں ہوئے۔ تمہاری طرف توجہ نہیں دی۔ فارغ ہوں گے تو بتائیں گے کہ کہاں کہاں کمی ہے۔ ہاں اپنے محبوبین کو بتا رہے ہیں۔ بیڈ روم میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا۔ دلہا' دلہن کے دلہا اگر بادشاہ ہو۔ دلہن اگر ملکہ ہو' ہاں کچھ لوگ جا سکتے ہیں۔ دلہن اگر ملکہ تو کس کی جرات ہے۔ کون وہ جو چائے لے کر جائے جو ان کو ناشتہ کھلائیں۔ جا سکے ہیں کہ نہیں اور بڑے بڑے سردار تو سرداریاں کرتے رہ گئے۔ ہم جیسے نوکر ان کو چائے دیتے دیتے ان جیسے ہو گئے۔ ان کے ہو گئے۔ کیوں جناب' تو ان کو وہ اپنے راز و نیاز بتاتے ہیں اور یہ پتہ نہیں اس خاندان پر کس کی دعا ہے یقین کیجئے کہ پتہ نہیں آپ کو خبر ہے کہ نہیں کہ اس وقت پوری دنیا میں یہ راز کہیں نہیں کھولا جا رہا صرف آپ کیلئے کھولا جا رہا ہے پیارو آپ تو بہت سارے ہیں۔ اس اصحاب افروز کے اس لڑکے کو بھی یاد رکھئے گا۔ وہ ایک لڑکا سب میں انقلاب لا سکتا ہے۔ آپ کو بہت سارے چراغ ہیں اور چراغ سے تھوڑی اور زیادہ ترقی کریں۔ دیکھئے آئینہ اگر تکون ہو مربع یا گول اگر آئینہ صاف ہو گا تو سورج کا ٹکڑا دکھا سکتا ہے۔ اپنے آئینے کو صاف کر لیجئے گا۔ آفتاب رسالت طلوع ہے نصف انہار پر ہے۔ ہمارے اللہ میرے ہر پیارے کو یہ توفیق دے دے کہ وہ اپنے آپ کو نہیں رسالت پر انعکاس کرے۔ آفتاب رسالت کا انعکاس کرے تاکہ ہر سو اس کی روشنی پھیل جائے۔ اللہ سبحان تعالیٰ آپ کو ذکر اللہ بھی مبارک کرے اور ذکر بھی مبارک کرے۔